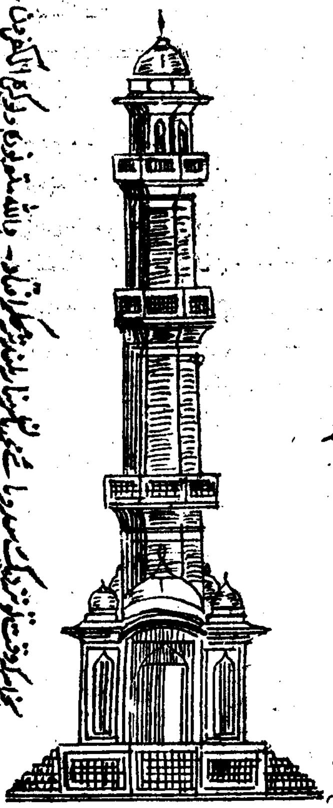


رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

انه اوی القریة

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ چہادر قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ر (۲) خواص و معاونین سے عنہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ر (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عیار

فہرست مضامین

نمبر ۲۴ || قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء مطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ || جلد ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کفر بالرسول کی عبرۃ انگیز سزا یا ایک اہلحدیث کی پردہ دری

خدا کے مرسل کے انکار سے سلب ایمان ہی نہیں ہوتا علم ۔ عقل ۔ دانائی سب ہی کچھ چھن جاتا ہے ۔ یہ مولوی ملا ہمیشہ درسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے تھے بلکہ سالہا سال میں کتابیں رسالے فتوے لکھتے لکھاتے تھے کبھی نہ کسیکو شبہ گذرا اور نہ یقین تھا کہ یہ لوگ عربی زبان سے ناآشنا ہیں ۔ بدبختو نے غیرۃ اللہ خلیفۃ اللہ سے شقاوۃ ازلی کی تحریک سے لڑائی شروع کردی اور جو ملمع غرۃ بنائے بیٹھے تھے اس کی قلعی اتروا کر پردہ دری کرالی ۔

بدقسمتی سے مولوی بٹالوی اپنے رسالہ میں لکھ بیٹھا کہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود (صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ) عربی زبان نہیں جانتے ۔ خدا تعالےٰ کی غیرت کب روا رکھ سکتی تھی کہ اُس کا مامور زمینی کیڑوں کی نیش زنی کا ہدف بنے ۔ اُسکی توفیق اور فضل سے حضرت مرسل اللہ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں اور اُن کے مقابلہ کے لیے تحدی کی ۔ اب ملا بٹالوی بُری طرح بکڑے گئے ۔ چاروں طرف سے مطالبے شروع ہوے کہ ان کا جواب لکھو ورنہ مرزا کی سچائی پر مُہر لگتی اور احمدیت کا کبھی نہ بند ہونے والا باب کُھلتا ہے ۔ بدنصیب ناعاقبت اندیش کو یہ توفیق کہاں کہ عربی لکھنے سے عجز و قصور کا اعتراف کرتا ۔ گذری ہوئی زندگی میں ہی کوئی سطر دو سطر کا نمونہ ہوتا تو اُسے پیش کرنے پر کفایت کرتا اور لوگوں کے آنسو پونچھتا آخر اس موت کے کڑوے پیالہ کو تلخ کام دہن سے یوں ٹالا کہ " میں مرزا کی عربی کا جواب کیا لکھوں وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے ۔ اور غلطی کا نمونہ یہ پیش کیا کہ انھوں نے عجبت کا صلہ لام لکھا ہے اور من چاہیے تھا اس کے جواب میں دیوان عرب اور احادیث سے اُسے دکھایا گیا کہ عجبت کا صلہ لام بھی آیا ہے ۔ یہ سارے واقعات الحکم میں شائع ہو گئے ۔ جن جن لوگوں نے الحکم پڑھا دانتوں میں انگلی دبا کر حیران سے ہو گئے کہ الٰہی اس مولوی کے علم اور عقل کو کیا ہو گیا ہم تو اسے بڑا مولوی سنتے تھے ۔ اس کارروائی سے ہم پر یقین ہو گیا کہ بٹالوی مولوی کا یہ نکال و وبال کم سے کم اسکے ہم اصلوں یا بروزوں یا مثیلوں کے لیے تو ضرور عبرت کا موجب ہوگا ۔ مگر نہیں اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اسکا روحانی فرزند یا بروز ثناء اللہ امرتسری یہ جھگڑا لے بیٹھا کہ مرزا صاحب نے یرد کا صلہ علیٰ لکھا ہے اور الیٰ ہونا چاہیے ۔ اسپر جہاں اس نادان متکبر کی پردہ دری ہوئی دشمنوں کو بھی اُسپر ترس آتا تھا اس کے بعد ہمنے قطعی فیصلہ کرلیا کہ اب ان سبک سر جلد بازوں کو کافی سزا مل چکی ہے آیندہ کوئی بات سوچ سمجھ کر منہ سے نکالیں گے ۔ مگر اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کوبھی تو کارگذاری کے لیے ہمیشہ موقع ملتے رہنا چاہیے اسے آئے دن کوئی نہ کوئی شکار مل ہی جاتا ہے ۔ آج مولوی ابراہیم سیالکوٹی اسکے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور کہاں جا مارا المورہ میں۔

المورہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے ۔ اس جماعت کے لائق مخلص کارکن سید صادق حسین صاحب مختار عدالت نے چار روز ہوے مجھے لکھا کہ یہاں مولوی ابراہیم سیالکوٹی تشریف لائے ہیں کسی تقریب سے ملاقات ہوئی اور ادھر اُدھر کی باتیں درمیان آئیں سید صاحب فرماتے ہیں میں نے مولوی صاحب سے کہا آپ لوگوں نے حضرت اقدس کی پر تحدی کتابوں کا کوئی جواب ابتک کیوں نہیں لکھا ۔ مولوی صاحب نے فرمایا جواب کیا لکھیں وہ تو غلط عربی لکھتے ہیں ۔ میں نے کہا آپ بھی کچھ لکھدیتے مقابلہ کے بعد مرزا صاحب کی غلطیاں اور آپ کی کتاب کی پاکیزگی اور صحت باطل اور حقیقی امر فارق ہو جاتی ۔ مولوی صاحب نے آخر میں آکر کہا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے وَاَحَاطَ عَلٰى رُوْحِهٖ ۔ احاط کا صلہ علیٰ ایسی کُھلی غلطی ہے کہ اس کا مرتکب خوفناک الزام کے نیچے ہے اور کوئی مرزائی اسکا جواب قیامت تک نہیں دیسکے گا ۔ احاط کا صلہ ب آیا کرتا ہے ؟

بیٹے اس خط کو پڑھ کر بلا توقف لسان عرب کی کتابوں کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ذرا سی سعی کے بعد گوہر مدعا ہاتھ آگیا۔ قبل اسکے کہ اس سبک سر جلد باز کی پردہ دری پر کچھ لکھوں ایک دو باتیں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر لکھنی ضروری ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان اور ہمارے آقا و مولیٰ و ولی نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر کسقدر بیّن دلیل ہے کہ جس جگہ سیاہ دل دشمن نے کبھی انگلی رکھی ہے اُسکے نیچے سے معارف و حقائق کا خزانہ نکلا ہے اگر ان اخلاف نے اپنے اسلاف کی پیروی میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے پرائیویٹ زندگی پر کوئی اعتراض کیا ہے تو وہ اعتراض بعینہٖ کسی نبی کی لائف کے کسی حصہ پر جا پڑا ہے اور اگر پبلک لائف پر مُنہ کھولا ہے تو وہی یاوہ گوئی ان کو بڑے کسی اولوالعزم نبی کی شان میں کر چکی ہیں اور اگر آپ کی زبان دانی پر حرف رکھا ہے تو دواوین عرب۔ کتب احادیث اور تفاسیر حضرۃ خلیفۃ اللہ کی طرف سے اعداء اللہ کا منہ توڑنے کو موجود ہو گئیں۔ اب میں جواب لکھتا ہوں و

باللہ التوفیق ۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کی عبارت یہ ہے **فرأیتُ انّ روحہ احاط علیّ و استوی علی جسمی ولفّنی فی ضمن وجودہ حتی ما بقی منّی ذرۃ وکنتُ من الغائبین**۔ پھر میں نے دیکھا کہ خدا کی روح نے مجھے سموچا کا سموچا اپنا کرلیا اور میرے جسم پر مستولی ہو گئی اور اپنے وجود میں مجھے لپیٹ لیا یہانتک کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا اور میں غائب و فانی ہو گیا ۔

اس مقام میں خدا کے بُلائے بولنے والے نے **احاط** کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ خلیفۃ اللہ کو مٹی اور اپنے تئیں آگ کہنے والا اعتراض کرتا ہے کہ صلہ **علیٰ** صحیح نہیں بلکہ یوں ہونا چاہیے **احاط بی** ۔

قبل اسکے کہ میں ثابت کروں کہ اسمقام میں بجز صلہ **علیٰ** کے اور کوئی صلہ اس بلاغت اور فصاحت کو دکھا نہیں سکتا جو **علیٰ** نے دکھائی ہے میں بافسوس اتنا لکھنے سے رہ نہیں سکتا کہ ان مولوی لوگوں کی خطا کاری کی جڑ یہ ہے کہ اول تو ان کا دائرہ معلومات نہایت تنگ ہوتا ہے اور چند محدود اور تاریک کتابوں پر انکا سارا مدار ہوتا ہے پھر اسکے ساتھ بغی اور عناد اور تعصب کی شامت سر پر سوار ہوتی ہے۔ یہ دو مرض ہیں جن کے استیلا سے ان کی رائے ہمیشہ سقیم اور علیل ثابت ہوتی ہے۔ سیالکوٹ میرا وطن ہے میں خوب جانتا ہوں اور دعوی سے کہتا ہوں کہ مدتوں سے اس میں نہ کوئی ادیب ہوا ہے اور نہ اب ہے کوئی کتب خانہ نہیں جسمیں دواوین عرب اور بڑی بڑی لغت کی کتابیں اور شروح دواوین عرب موجود ہوں۔ چند مبتذل پُرانی درسی کتابیں ہیں ان کے سوا کچھ نہیں۔ یہ مولوی ابراہیم اسے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اس نے اپنے اُستاد کے علم اور فہم سے زیادہ ترقی کی۔ اسے خوش قسمتی سے **لسان العرب** مل گئی۔ بس سارے شہر میں یہ پہلا نوجوان ہے جس کے ہاتھ ایسی نادر اور عظیم الشان لغت کی کتاب آئی۔ بڑی خوش قسمتی تھی جو اس سے فائدہ اُٹھاتا اور لسان عرب کی وسعت کا اُس کتاب سے سبق سیکھ کر کسی مصنف پر زبان اعتراض کھولنے میں جلدی نہ کرتا مگر بدقسمتی سے اُسے یہ فیض حاصل نہیں ہوا ۔

اُسے اس اعتراض کو قوت اور حوصلہ سے مُنہ سے نکالنے کی جرأت معلوم ہوتا ہے اسلیے ہوئی کہ **لسان العرب** میں زیر لغت **حاط یحوط** اُسے **احاط** بہ صلہ **علیٰ** نہ ملا اگرچہ میں عنقریب دکھاتا ہوں کہ اُسنے اس مقام میں بھی ٹھوکر کھائی ہے۔ اس سے اُسکو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اب اُس نے لغت عرب کا احاطہ اور استقصا کر لیا ہے۔ اگر وسیع واقفیت اور صحیح علم اسکا مساعد ہوتا تو سمجھ لیتا کہ لغت کا دائرہ بڑا وسیع بلکہ غیر محدود ہے۔ کسی ایک کتاب لغت نے اب تک عربی زبان کا احاطہ نہیں کیا اور نہ کسی نے دعوی کیا ہے۔ بہت سے لغات اور محاورات دواوین عرب کی شرحیں ایسی ملتی ہیں کہ لغات کے صفحات اُن سے خالی ہوتے ہیں۔ اور لغات نویس کوئی لغت کسی لفظ کی تشریح میں بیساختہ لکھ جاتے ہیں اور ترتیب مفردات لغات میں اُسکا ذکر نہیں کرتے ۔

اس امر کے ثبوت کے لیے کہ **احاط** کو صلہ **علیٰ** کے ساتھ اس مقام میں لکھنے سے جو حضرۃ مہبط الوحی کا مقصود ہے وہ کسی اور صلہ سے پورا نہیں ہو سکتا تھا ایک **حدیث** لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے **ملعونٌ ملعونٌ مَن احاطَ علی مشربۃٍ** ۔ اس کے معنے صاحب لغت خود کرتا ہے **المشربۃ الموضع الذی یُشرب منہ کالمشرعۃ ویرید بالاحاطۃ تملکہ ومنعَ غیرہ منہ** ۔ حدیث کے معنے یہ ہیں ملعون ہے جسنے اپنے گھاٹ پر احاطہ کرلیا۔ پھر کہتا ہے کہ معنی احاطہ کے ہیں اپنے لیے اُسکا مخصوص کرلینا اور دوسروں کو اُس سے روک دینا۔ اس حدیث نے جو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مُنہ کے الفاظ سے ترکیب یافتہ ہے **احاط** کو صلہ **علیٰ** کے ساتھ لاکر نہ صرف اس اعتراض کی بیخکنی کر دی ہے جو مولوی ابراہیم الحدیث نے نادانی اور کم علمی سے کیا اور ناعاقبت اندیشی سے دعوی کیا کہ اسکا خلاف نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مقصود و معنی کو بھی وضاحت سے حل کر دیا ہے ۔

جو معنی اس حدیث کے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے گھاٹ پر ایسا تصرف اور احاطہ کیا کہ اُسے بیگانوں سے روک کر اپنے لیے ہی خاص کر لیا وہی مقصود یہاں فقرہ زیر بحث میں حضرت حجۃ اللہ کا ہے۔ اُس فقرہ کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی روح نے مجھ پر پورا پورا تصرف اور استیلا اور احاطہ کیا یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنالیا اور اغیار سے بکلی بیگانہ کر دیا اور اس فقرہ کا خاتمہ اسپر کیا کہ میرا کچھ نہ رہا اور میں غائب اور فانی محض ہو گیا۔ اسی کی تائید میں دوسری سطر میں ہیں یا یوں کہو کہ اُن ہی معنی کو دوسرے خوبصورت قالب میں ڈھالا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ **ونظرتُ الی جسدی فاذا جوارحی جوارحہ وعینی عینہ واذنی اذنہ ولسانی لسانہ ۔ اخذنی ربّی واستوفانی واکّد الاستیفاء حتی کنتُ من الفانین ۔ ووجدت قدرتہ وقوتہ تفور فی نفسی والوہیتہ تتموّج فی روحی وضُربت حول قلبی سرادقات الحضرۃ ودقّ نفسی سلطان الجبروت فما بقیتُ وما بقی ارادتی ولا منای وانہدمت عمارۃ نفسی کلّہا وتراءت عمارۃ ربّ العالمین ومحت اطلال وجودی وعفت بقایا انانیتی وما بقیت ذرۃ ہویتی والالوہیۃ غلبت علیّ غلبۃ شدیدۃ تامۃ وجُذبتُ الیہا من شعر راسی الی اظفار رجلی فکنت لبّا بلا قشور ودہنا بلا ثفل وبلا درد وبوعد بینی وبین نفسی فکنت کشیءٍ لا یُری او کقطرۃ رجعت الی البحر فسترہ البحر بردائہ وکان تحت امواج الیمّ کالمستورین الخ**۔ **ترجمہ** اور میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سب جوارح خدا کے جوارح ہیں میری آنکھ اسکی آنکھ ہے اور میرے کان اُس کے کان ہیں اور میری زبان اُس کی زبان ہے۔ میرے ربّ نے مجھے پکڑا اور مجھے سموچا لے لیا اور ایسا پوری طرح لیا کہ میں فانی ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوت میرے اندر جوش زن ہے اور اُس کی الوہیت میری روح میں موجیں مار رہی ہے۔ اور میرے قلب کے ارد گرد حضرت عزت کے خیمے لگائے گئے ہیں اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو ایسا کوٹا اور پیسا کہ نہ تو میں ہی رہا اور نہ میرا کوئی ارادہ اور آرزو ہی رہی۔ میرے نفس کی ساری عمارت ڈھے گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ میرے وجود کے سارے نشان اور کھنڈر مٹ گئے اور میری انانیت کا بقیہ نابود ہو گیا اور میری بود کا کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ الوہیت نے مجھ پر پورا پورا غلبہ پالیا اور میں سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک اسکی طرف کھینچا گیا پھر میں مغز ہی مغز رہ گیا جسمیں کوئی چھلکا نہیں ہوتا اور روغن رہ گیا جسمیں کھلی اور پیچ نہیں ہوتے اور مجھمیں اور میرے نفس میں دوری ڈالدی گئی پھر میں ایک شے بنگیا جو دیکھی نہیں جاتی یا ایک قطرہ بنگیا جو بحر کیطرف گیا اور بحر نے اُسے اپنی چادر میں چھپا لیا اور وہ بحر کی موجوں میں مخفی و مستور ہو گیا ۔

ان مبارک اور **نورانی فقروں** کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ حضرت اقدس نے اپنے مدعا کو کس فصیح عربی میں ادا کیا ہے۔ میں اپنے تجربہ اور ایمان اور بصیرۃ سے گواہی دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے کوئی صلات کی کتاب نہیں پڑھی اور نہ کبھی دواوین عرب آپکے مطالعہ میں رہے اور نہ رہتے ہیں اور نہ آپ کے کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب تھی۔ عالم الغیب ہمہ دان خدا نے یہ فقرہ (**احاط علیّ**) آپ کے قلم سے نکالا جس سے اُس کا منشا یہ تھا کہ ایک عدو دین بیہودہ فطرۃ اسپر نکتہ چینی کرے گا اور اُس سے اس کلام کا معجزانہ رنگ ظاہر ہو گا ۔

اگرچہ مجھے اس حدیث کے بعد کسی اور سند کی خلقاً کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ کلام نبوی کے بعد اور سند تلاش کرنا یا اُسے کمزور سمجھنا بے ایمان کا کام ہے مگر میں لِسَانُ العرب سے دکھاتا ہوں کہ اُس نے کیسے بیساختہ احاط کا صلہ علی مذکور فرمایا ہے - چنانچہ وہ لغت حاط یحوط کی بحث میں لکھتا ہے یقال للارض المحاط علیھا حائط وحدیقة فاذا لم یحیط علیھا فھی ضاحیة - یہاں اگر المحاط کا صلہ علی جائز نہ ہوتا اور وہ ابراہیم کی طرح زبان عرب سے نابلد ہوتا تو کہہ سکتا تھا المحاط بھا۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وقت پر حدیثیں ہی ان کے علم وتقوی کے کپڑوں کو پارہ پارہ کرتی ہیں - آخر میں مجھے تحدیث بالنعمة کے طور پر یہ بیان کرنا ہے کہ یہ حدیث جس نے لازوال رسوائی مولوی ابراہیم کی قسمت میں کی اور اُسکے کبر ونخوت اور دعوے کی سونڈ پر جلتے لوہے سے بدنما داغ لگایا ہے مجھے کیونکر ملی۔

میں نے پیارے دوست سید صادق کے خط کو پڑھ کر لسان العرب کو اُٹھایا اور باب حاط یحوط کو پڑھنا شروع کیا - اگرچہ اوپر کی منقولہ عبارة سے مجھے خوشی ہوئی کہ احاط کا صلہ علی آگیا ہے مگر دل میں میں نے مزید شرح صدر اور تائید کے لیے پیاس محسوس کی - پھر میں نے تاج العروس شرح قاموس کو پڑھا - اُس میں بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھا - پھر اقرب الموارد کو اُٹھا کر دیکھا اُس میں کچھ نہ ملا - دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد تنہا مسجد مبارک میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اور کس کتاب کو پڑھوں اتنے میں خیال آیا کہ مدالقاموس کو بھی تو دیکھنا چاہیے (یہ ایک عظیم الشان کتاب لغت ہے - یہ ترجمہ ہے انگریزی میں تاج العروس شرح قاموس کا مع شئے زائد - اس کے مصنف ومترجم ایڈورڈ ولیم لین نے چالیس برس مصر میں رہ کر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بڑے بڑے علمائے مصر کی مدد سے اسے طیار کیا - اور اللہ تعالے کی توفیق سے زرکثیر خرچ کرکے ہم نے اسے بہم پہنچایا ہے) عاذنًا حاط یحوط کا باب میں نے کھولا - اُسنے احاط علیہ یعنے احاط کو بصلہ علی بیان کیا اور آگے چلکر لکھا کہ یہ ٹکڑا ہے حدیث کا جسے تاج العروس نے باب شرب یشرب میں بیان کیا ہے - میں نے اُسوقت سجدہ کیا اور اسلام کی کامیابی اور دشمن اسلام کی ذلت وفضیحت پر خدا کا شکر کیا - اس کے بعد میں نے تاج العروس میں باب شرب یشرب کو پڑھا - اُس نے اس حدیث کو نقل کرکے لکھا ہے کہ یہ حدیث میں نے لسان العرب سے لی ہے - پھر لسان العرب میں باب شرب یشرب میں یہ حدیث کو پایا اور تین عظیم الشان لغت کی کتابوں کو اپنی تائید میں پاکر اللہ تعالی کے انعامات وبرکات کا شکر کیا - اس قصہ کے لکھنے سے میری بڑی غرض یہ ہے کہ علوم اور معلومات کی کوئی انتہا نہیں - ذراسی معلومات پر غرہ ہونا اور چند متبذل کتابوں پر ناز کرنا شفاوة اور نادانی کی دلیل ہے - اُمید ہے کہ آیندہ مولوی بٹالوی اور مولوی امرتسری اور ابراہیم سیالکوٹی کی بردہ دری بہتوں کے لیے موجب عبرت ہوگی اور ان جوہڑ کے مینڈک مولویوں کے مقلد یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی سے پرہیز کرینگے اور معًا مجھے اُمید ہے کہ بہت سے سعادتمندوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا وجہ ہے کہ ان بے ادب بزدل مگر زبان دراز مولویوں میں سے جب کبھی کوئی اعتراض کرتا ہے یہی روز بد اُسے دیکھنا پڑتا ہے اور دور سے نہیں بلکہ قریب ہی سے یعنی حدیث سے ہی اُسے شرمندہ اور ذلیل ہونا نصیب ہوتا ہے - آخر بہت سے صافی اور سعید دل اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خدا تعالے کی یہ استمراری نصرة احمدیوں کے ساتھ اور اُس کا یہ خذلان دشمنان حق کے ساتھ بین دلیل ہے اسپر کہ ہمارا سلسلہ خدا تعالی کا سلسلہ ہے وللہ الحمد - خوب ہو اور حضرت کی بھی آرزو ہے کہ یہ مضمون سیالکوٹ میں خصوصًا اور دیگر بلاد میں خوب شائع ہو ممکن ہے کہ ان جاہل فریب دینے والے ملاؤں کی دستبرد سے کوئی روح بچ جائے۔

خاکسار عبد الکریم از قادیان

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

تفسیر سورہ فاتحہ بصورت دیگر

اللہ تعالے قرآن شریف کی سورة فاتحہ مین فرماتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین یعنے ہر ایک حمد اور ثنا اس خدا کے لئے مسلم ہے جسکی تربیت ہر ایک عالم مین یعنے ہر ایک رنگ مین ہر ایک پیرایہ مین اور ہر ایک فائدہ بخش صفت الہی کے ذریعہ سے مشہور اور محسوس ہو رہی ہے یعنے جن جن متفرق وسیلون پر اس دنیا کی لوگون کی بقا اور عافیت اور تکمیل موقوف ہے در اصل انکے پردہ مین ایک ہی پوشیدہ طاقت کام کر رہی ہے جس کا نام اللہ ہے چنانچہ اس دنیا کے کاروبار کی تکمیل کے لئے ایک قسم کی تربیت سورج کر رہا ہے جو ایک حد تک انسان کے بدن کو گرمی پہنچاکر دوران خون کا سلسلہ جاری رکھتا ہے جس سے انسان مرنے سے بچتا ہے اور اس کے آنکھون کے نور کی مدد کرتا ہے پس حقیقی سورج جو حقیقی گرمی پہنچانے والا اور حقیقی روشنی عطا کرنے والا ہے وہ خدا ہے کیونکہ اسی کی طاقت کے سہارے سے سورج یہ کام کر رہا ہے اور اس حقیقی سورج کا صرف یہی کام نہین کہ وہ دوران خون کے سلسلہ کو جاری رکھتا ہے جس پر جسمانی زندگی موقوف ہے اس طرح پر کہ اس فعل کا آلہ انسان کے دل کو ٹھیراتا ہے اور آسمانی روشنی سے آنکھون کے نور کی مدد کرتا ہے بلکہ وہ روحانی زندگی کو نوع انسان کے تمام اعضا تک پہنچانے کیلئے منجملہ انسانون کے ایک انسان کو اختیار کر لیتا ہے اور انسانی سلسلہ کے مجموعہ کے لئے جو ایک جسم کا حکم رکھتا ہے اسکو بطور دل کے قرار دیدیتا ہے اور اسکو روحانی زندگی کا خون نوع انسان کے تمام اعضاء تک پہنچانے کیلئے ایک آلہ مقرر کر دیتا ہے پس وہ طبعًا اس خدمت مین لگا رہتا ہے کہ ایک طرف سے لیتا اور پھر تمام مناسب اطراف مین تقسیم کر دیتا ہے اور جیسا کہ غیر حقیقی اور جسمانی سورج آنکھون کو کامل روشنی پہنچاتا اور تمام نیک بد چیزین انپر کھول دیتا ہے۔ ایسا ہی یہ حقیقی سورج دل کی آنکھ کو معرفت کے بلند مینار تک پہونچاکر دن چڑھا دیتا ہے اور جیسا کہ وہ جسمانی سورج حقیقی سورج کے سہارے سے پہلون کو پکاتا ہے اور ان مین حلاوت اور شیرینی ڈالتا ہے اور عفونتون کو دور کرتا اور بہار کے موسم مین تمام درختون کو ایک سبز چادر پہناتا اور خوشگوار پہلون کی دولت سے ان کے دامن کو پُر کرتا اور خریف مین اس کے برخلاف اثر ظاہر کرتا ہے اور تمام درختون کے پتے گرا دیتا اور بدشکل بنا دیتا اور پہلون سے محروم کرتا اور بالکل ننگے کر دیتا ہے - بجز اُن ہمیشہ بہار درختون کے جن پر وہ ایسا اثر نہین ڈالتا یہی کام اس حقیقی آفتاب کے ہین جو سرچشمہ تمام روشنیون اور فیضون کا ہے وہ اپنی مختلف تجلیات سے مختلف طور کے اثر دکھاتا ہے ایک قسم کی تجلی سے وہ بہار پیدا کر دیتا ہے اور پھر دوسری قسم کی تجلی سے وہ خزان لاتا ہے اور ایک تجلی سے وہ عارفون کے لئے معرفت کی حلاوتین پیدا کرتا ہے اور پھر ایک تجلی سے کفر اور فسق کا عفونت ناک مادہ دنیا سے دور اور دفع کر دیتا ہے پس اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ تمام کام جو یہ جسمانی آفتاب کر رہا ہے وہ سب کام اس حقیقی آفتاب کے ظل ہین اور یہ نہین کہ وہ صرف روحانی کام کرتا ہے بلکہ جسقدر اس جسمانی سورج کے کام ہین وہ اس کے اپنے کام نہین ہین بلکہ در حقیقت اسی معبود حقیقی کی پوشیدہ طاقت اسکے اندر وہ تمام کام کر رہی ہے۔

یہہ تو ہم نے سورج کا حال بیان کیا ایسا ہی چاند کا حال ہے جن صفات کو چاند کیطرف منسوب کیا جاتا ہے وہ در اصل خدا تعالے کے صفات ہین۔

جسمانی طور پر چار قسم کی ربوبیت ایسی ہو رہی ہے جس سے نظام عالم وابستہ ہے ایک آسمانی ربوبیت یعنی اکاش سے ہے جو جسمانی تربیت کا سرچشمہ ہے۔ جس سے پانی برستا ہے اگر وہ پانی کچھ مدت نہ برسے تو جیسا علم طبعی مین ثابت کیا گیا ہے کنوئون کے پانی بھی ختم ہو جائین یہ آسمانی ربوبیت یعنی اکاش پانی بھی دنیا کو زندہ کرتا ہے اور نابود کو بود کی حالت مین لاتا ہے اس طور پر آسمان ایک پہلا رب النوع ہے* جس سے پانی برستا ہے جس کو وید مین اندر کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے والسماء ذات الرجع اس جگہ آسمان سے مراد وہ کرہ زمہریر ہے جس سے پانی برستا ہے اور اس آیت مین اس کرہ زمہریر کی قسم کہائی گئی جو مینہ برساتا ہے اور رجع کے معنی مینہ ہے اور خلاصہ معنی آیت یہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین وحی کا ثبوت دینے کے لئے آسمان کو گواہ لاتا ہون جس سے پانی برستا ہے یعنی تمہاری روحانی حالت بھی ایک پانی کی محتاج ہے اور وہ آسمان سے ہی آتا ہے اگر وہ پانی نہ ہو تو تمہاری عقلون کے پانی بھی خشک ہو جائین عقل بھی اسی آسمانی پانی یعنے وحی الہی سے تازگی اور روشنی پاتی ہے غرض جس خدمت مین آسمان لگا ہوا ہے یعنی پانی برسانے کی خدمت یہ کام آسمان کا خدا تعالے کی پہلی صفت کا ایک ظل ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ ابتدا ہر ایک چیز کا پانی سے ہم نے بنایا ہی

* قرآن شریف کی رو سے جو فضا یعنی پول یا دیر کے ساتھ ہے جس مین بادل جمع ہو کر مینہ برستا ہے اُسکا نام بھی آسمان ہے جسکو ہندی مین اکاش کہتے ہین - منہ -

پانی سے ہی پیدا ہوتا ہے اور وید کی رو سے پانی کا دیوتا اکاش ہے جسکو وید کی اصطلاح میں اندر کہتے ہیں مگر یہ سمجھنا غلطی ہے کہ یہ اندر کچھ چیز ہے بلکہ وہی پوشیدہ اور نہاں در نہاں طاقت عظمیٰ جس کا نام خدا ہے اسجگہ کام کر رہی ہے اسی کو بیان کرنے کیلئے خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں یعنے سورۃ فاتحہ میں یوں فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنے مت خیال کرو کہ بجز خدا کے کوئی اور بھی رب ہی جو اپنی ربوبیت سے دنیا کی پرورش کر رہا ہے بلکہ وہی ایک خدا ہے جو تمہارا رب ہے اسی کی طاقت ہر ایک جگہ کام کرتی ہے اسجگہ اس ترتیب کے لحاظ سے جو اس سورت میں ہے اندر دیوتا کا رد ملحوظ ہے کیونکہ پہلی تربیت اسی سے شروع ہوتی ہے اسی کو دوسرے لفظوں میں آسمان یا اکاش کہتے ہیں اسی وجہ سے دنیا کے لوگ تمام قضا و قدر کو آسمان کیطرف منسوب کیا کرتے ہیں اور بت پرستوں کے نزدیک بڑا رب النوع وہی ہے جو اندر کہلاتا ہے پس اسجگہ اسی کا رد منظور ہے اور یہ جتلانا مقصود ہے کہ حقیقی اندر وہی اکیلا خدا ہے اسی کی طاقت ہے جو پانی برساتی ہے آسمان کو رب العالمین کہنا حماقت ہے بلکہ رب العالمین وہی ہے جسکا نام اللہ ہے۔

غرض خداتعالیٰ کی یہ پہلی ربوبیت ہے جسکو نادانوں نے اکاش یعنے اندر کیطرف منسوب کیا ہے بات یہی ہے کہ اندھوں کو اکاش سے پانی برستا نظر آتا ہے مگر برسانے والی ایک اور طاقت ہے اور اس طور پر یہ جلوہ دکھاتا ہے کہ یہی اسکی ایک صفت ہے پس آسمان کی یہ ظاہری ربوبیت اسکی حقیقی ربوبیت کا ایک ظل ہے اور جو سامان رعد اور صاعقہ وغیرہ کا بادل میں ہوتا ہے دراصل یہ سب اسکی صفات کے رنگوں میں سے ایک رنگ ہے پھر دوسری ربوبیت خداتعالیٰ کی جو زمین پر کام کر رہی ہے رحمانیت ہے اس لفظ رحمان سے بت پرستوں کے مقابل پر سورج دیوتا کا رد ملحوظ ہے کیونکہ بموجب بت پرستوں کے خیال کے جیسا کہ اکاش یعنے آسمان پانی کے ذریعہ سے چیزوں کو پیدا کرتا ہے ایسا ہی سورج بہار کے ایام میں تمام درختوں کو لباس پہناتا ہے گویا یہ اسکی وہ رحمت ہے جو کسی عمل پر مترتب نہیں پس سورج جسمانی طور پر رحمانیت کا مظہر ہے کیونکہ وہ موسم بہار میں ننگے درختوں کو سبزی کی چادر پہناتا ہے اور اسوقت تک ان درختوں نے اپنے طور پر کوئی عمل نہیں کیا ہوتا یعنے کچھ بنایا نہیں ہوتا بلکہ اسوقت وہ بالکل کچھ نہیں ہوتے بلکہ وہ خزاں کی غارت گری کے باعث سے محض ننگے اور برہنہ کھڑے ہوتے ہیں پھر سورج کی پرتو رحمانیت ہر ایک درخت اپنے تغیر کو ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے آخر سورج کی مدد سے درختوں کا کام اس حد تک پہونچتا ہے کہ وہ پھل لاتے ہیں اور جب کہ وہ پھل اپنے عمل کو پورا کر چکتے ہیں تب چاند اپنی رحیمیت کا سایہ ڈالتا ہے اور رحیم اسکو کہتے ہیں کہ عمل کرنے والے کو اس کے عمل کی تکمیل کیلئے مدد دے تا اسکا عمل ناتمام نہ رہ جاوے پس چاند درختوں کے پھلوں کو یہ مدد دیتا ہے کہ انکو موٹا کر دیتا ہے اور انہیں اپنی تاثیر سے رطوبت ڈالتا ہے چنانچہ علم طبعی میں یہ مسلم مسئلہ ہے کہ چاند کی روشنی میں باغبان لوگ انار وغیرہ کے پھٹنے کی آواز سنا کرتے ہیں غرض استعارہ کے طور پر قمر کو بوجہ دوم ہی رحیم کے نام سے موسوم ہوا کیونکہ یہ فعل اسکا ہی ہے جو موجود شدہ پھلوں کی مدد کرتا ہے اور موٹا اور تازہ کر دیتا ہے۔ پھر جب وہ پھل طیار ہو جاتے اور اپنے کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو زمین انکو اپنی مالکانہ حیثیت سے اپنی طرف گراتی ہے تا وہ اپنی جزا سزا کو پہنچیں پس اگر وہ عمدہ اور نفیس پھل ہیں تو زمین پر انکی بڑی عزت ہوتی ہے اور وہ قابلقدر جگہوں میں رکھے جاتے ہیں اور اگر وہ ردی ہیں تو خراب جگہوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں اور یہ سزا جزا گویا زمین کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ جو خدا نے اسکی فطرت کو دے رکھی ہے کہ اچھے پھل کا قدر کرتی ہے اور برے پھل کو ذلیل جگہ رکھتی ہے۔

غرض وید میں بطور استعارہ کے یہ چار نام ہیں جو چار بڑے دیوتاؤں کو عطا کئے ہیں اول اکاش یعنے آسمان جسکو اندر دیوتا بولتے ہیں اور وہ پانی کا دیوتا ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ یعنے ہر ایک چیز پانی سے ہی زندہ ہے اسلئے یہ مجازی دیوتا یعنے اندر جسکو اکاش کہنا چاہئے سب مجازی دیوتاؤں سے بڑا ہے کیونکہ بقول انکے سورج اور چاند پرورش پاتے ہیں اسلئے یہ بہ نسبت اوروں کے ربوبیت عامہ کا دیوتا ہے بعد اسکے سورج دیوتا ہے جو رحمانیت کا مظہر ہے اسکی ربوبیت چاند سے زیادہ اور اکاش یعنے اندر دیوتا سے کم ہے وہ کام جو اس کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بغیر موجودگی عمل کے درختوں پر اپنی عنایت اور کرپا ظاہر کرتا ہے کیونکہ درخت ننگ دھڑنگ کھڑے ہوتے ہیں اور خزاں کے مارے ہوئے ایسے ہوتے ہیں کہ گویا مردے ہیں جو زمین میں گاڑے گئے ہیں اور تہیدست فقیروں کیطرح ایک پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں پس سورج دیوتا بہار کے موسم میں موج میں آکر ان کو لباس بخشتا ہے اور ان کا دامن پھلوں اور پھولوں سے بھر دیتا ہے اور چند روز میں ان کے سر پر پھولوں کے سہرے باندھتا ہے اور سبز پتوں کے ریشمی قبا انکو پہناتا ہی اور پھلوں کی دولت سے ان کو مالا مال کر دیتا ہے اور اس طرح ہر ایک شاندار نوشہ ان کو بنا دیتا ہے پس اسکی رحمانیت میں کیا شک ہے جو بغیر کسی سابق عمل کے ننگے درویشوں پر اسقدر کرپا اور مہربانی کرتا ہے۔ اس قسم کے استعارات وید میں بہت موجود ہیں کہ اول شاعرانہ طور پر معلوم ہوتے ہیں اور پھر ذرہ غور کریں تو کوئی علمی چمک بھی انمیں دکھائی دیتی ہے۔

پھر سورج کے بعد وید کی رو سے چاند دیوتا ہے کہ وہ کمزوروں کے عملوں کو دیکھکر اپنی مدد سے ان کے اعمال انجام تک پہونچاتا ہے یعنی بہار کے موسم میں درخت پھل تو پیدا کر لیتے ہیں لیکن اگر چاند نہ ہوتا تو یہ عمل انکا ناقص رہجاتا اور پھلوں میں تازگی اور نرمی اور طراوت ہرگز نہ آتی پس چاند ان کے عمل کا متمم ہے اس لئے اس لایق ہوا کہ مجازی طور اسکو رحیم کہا جائے سو وید اسکو رحیم قرار دیتا ہے سو استعارہ کے طور پر کچھ حرج نہیں۔

پھر چاند کے بعد دھرتی دیوتا ہے جس نے مسافروں کو جگہ دینے کیلئے اپنی پشت کو بہت وسیع کر رکھا ہے ہر ایک پھل درخت پر مسافر کیطرح ہوتا ہی آخرکار مستقل سکونت اسکی زمین پر ہوتی ہے اور زمین اپنے مالکانہ اختیارات سے جہاں چاہے اسکو اپنی پشت پر جگہ دیتی ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے قرآن شریف میں فرمایا وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہ ہم انسانوں کو زمین پر اور دریا پر خود اٹھایا ایسا ہی زمین بھی ہر ایک چیز کو اٹھاتی ہے اور ہر ایک خاکی چیز کی سکونت مستقل زمین میں ہے وہ جسکو چاہے عزت کے مقام پر بٹھا دے اور جسکو چاہے ذلت کے مقام میں پھینک دے پس اسطرح زمین کا نام مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ہوا یعنے استعارہ کے طور پر صحیفہ فطرت کے آئینہ میں یہ چاروں الٰہی صفات نظر آتی ہیں۔ غرض اسیطرح خدا نے چاہا کہ اپنی صفات کو مجازی مظاہر میں بھی ظاہر کرے تا طالب حق مثالوں کو پا کر اس کے دقیق در دقیق صفات پر اطمینان پکڑے۔

اب اس تمام تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ چار مجازی دیوتے جو وید میں مذکور ہیں چار مجازی صفات اپنے اندر رکھتے ہیں چنانچہ اکاش مجازی طور پر ربوبیت کبریٰ کی صفات اپنے اندر رکھتا ہی اور سورج رحمانیت کی صفت سے موصوف ہی اور چاند رحیمیت کی صفت سے حصہ دیا گیا ہے اور زمین مالک یوم الدین کی صفت سے بہرہ یاب ہے اور یہ چاروں صفات مشہود و محسوس ہیں۔ انہیں امور کی وجہ سے موٹی عقل والوں نے درحقیقت انکو دیوتے قرار دیا ہے[*] اور ان کو رب النوع اور قابل پرستش سمجھا ہے پس ان لوگوں کے رد کیلئے خداتعالیٰ اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں یعنے سورۃ فاتحہ میں فرماتا ہے (باقی آیندہ)

---

[*] کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حقیقت میں یہ سب دیوتا ہیں بلکہ یہ سب ایک ہی آپ کی قبضہ میں ہیں اور انسان کے فائدہ کیلئے بنائے گئے ہیں ہم نے انکو دیوتا کا لفظ محض وید کا استعارہ بیان کیا ہی کیونکہ ان چار دیوتاؤں کو موجب وید کا اسی کی قوم جاری ہیں گویا اختیار رکھ لیتے ہیں یہ چار رحیم ہیں مگر درحقیقت خدا کی مخلوق ہیں اپنے ارادہ سے کوئی کام نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ کیا کام کر رہے ہیں گویا مردہ ہیں بیت زندہ میں یہ چار صفات کی نمونہ جو اکاش اور سورج اور چاند اور زمین میں پائے جاتے ہیں یہ انسانوں کو غور کرنے کیلئے دیئے گئے ہیں تا صفات الٰہی کے سمجھنے میں یہ مددگار ہوں مثلاً اگر لوگ خدا کی رحمانیت کو سمجھ نہ سکیں تو عملاً انکو وید سورج میں استعارہ کے رنگ میں خود رحمانیت کی صفت قرار دیتا ہی یہ اسی غرض سے ہی کہ انسانوں کو اس نقشہ سے خدا کی رحمانیت پر نظر پڑے منہ

[*] بلفظ دیوتا سنسکرت میں رب کو کہتے ہیں جو کسی کی ربوبیت کرتا ہی یعنی پرورش کرتا ہے پس سورج بجائے خود ایک رب ہی یعنی دیوتا ہے اور چاند بجائے خود ایک رب ہی یعنی دیوتا ہی ان تمام ربوں یعنی دیوتاؤں کے سر پر ایک بڑا رب ہی جو مدبر بالارادہ ہی اور وہی خدا ہی اس کا نام رب العالمین ہی یعنی سب کا رب اور تمام ربوں کا بھی رب ہی ارادہ اور اختیار سے کام کرنیوالا وہی ایک ہے باقی سب کلیں ہیں جو اسکے ہاتھ سے چلتی ہیں پس عبارت مذکورہ میں جو کچھ وید کی کو اسی کی سے طور پر بیان کیا ہی الحمد للہ رب العالمین منہ

ربوبیت اور اسلام

(نوشتہ شیخ عبدالرحیم نومسلم)

اللہ تعالیٰ نے جو مجموعہ جمیع صفات کاملہ ہے۔ اِس نے اُمت محمدیہ کو کمالات تامہ سے بہرہ ور کرنے کے لئے سورۃ الفاتحہ کے پڑھنے کے لئے کم از کم پانچ وقت کی نمازوں میں حکم دیا ہے۔ اور پھر پڑھنا بطور فرض کے اُس پر واجب کیا ہے +

اِس سورۃ پر ذرا غور کرنے سے بہ صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہہ چاہتا ہے کہ انسان اِن چار صفات یعنی ربّ - رحمٰن - رحیم - مالک یوم الدین - کو بکثرت یاد کیا کرے تا اِسلام [illegible] کو موقع انعام لازم نہ آئے -

ہم دیکھتے ہیں کہ صفت ربّ جس طرح انسان کے بدنی ضروریات کو پورا کرنا چاہتی ہے - اور زمین و آسمان و ما فیہما کی بناوٹ اسکی عمدہ شاہد ہے - اسی طرح چونکہ انسان صرف خور و نوش ہی سے [illegible] اپنے ایام زندگی بخوبی بلا خوف و خطر بسر نہیں کرسکتا اور طرح طرح کی قلبی حرقتیں اسے آرام نہیں لینے دیتیں اور طرح طرح کے قلق و اضطراب اور مایوسیاں جو انسان کے ساتھ وقتاً فوقتاً لگی ہوئی ہیں اسکے نیست و نابود کرنے اور زندہ درگور کرنے کے لئے کافی طاقتوں اور حملوں سے اُس پر چڑھ چڑھ کر آیا کرتی ہیں اور جو انسانی ضعیف فطرت سے مار پیٹ کر یہہ کہلا دیا کرتی ہیں کہ اے رب تیرے سوا اب مجھے کسی کا سہارا نہیں اور توہی میری کمزوریوں کو پورا کرسکتا ہے - اُنہوں نے ہی صفت ربّ کو جس نے انسان کو اپنی رحمت سے [illegible] کے لئے پیدا کیا ہے - نہ کہ عقاب کے لئے اِس کمزوری کو پورا کرنیکے لئے اپنے [illegible] دلایا - جو اِس ضعیف [illegible] کی پوری داد دیا کرتے ہیں مرسل [illegible] کیا کچھہ کیا کرتے ہیں - وہ یہی وہ اُن مفاسد کو جن سے انسان [illegible] سوزش و حرقت میں کباب ہے - وقت کے مطابق دفع کیا [illegible] اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ وہ کونسے مفاسد [illegible] انسان کو صفت ربّ کے ہوتے ہوئے تباہ و [illegible] کرنا چاہتے ہیں - گویا کہ صفت ربّ کے مقابلہ میں برعکس کام کرکے انسانوں کو ارحم الراحمین کے نیچے سے کھینچ کر اپنے تیز دانتوں میں [illegible]

پہلا یہہ دکھانے چاہتے ہیں کہ اب [illegible] کون کون سے وہ مفاسد کس طرح پیدا ہوا کرتے ہیں اور [illegible] زمانوں میں [illegible] طور سے ایک خاص قسم [illegible] اور انکے مطابق انکی اصلاح ہوا کرتی ہے جیسے اب گذشتہ زمانوں کے مفاسد کو ذکر کرنا منظور نہیں صرف یہی دکھانا ہے - کہ ان کی اصلاح کس طرح سے ہوئی - ہاں اگر بڑی ضرورت ہوئی تو یہی [illegible] ثابت کیا جاوے کہ آجکل کونسے مفاسد ہیں جن سے انسانی فطرت کو آزار دیا گیا ہے [illegible] ذلت ہوا کبھی [illegible] مانگے دیگر اور کبھی [illegible] کی فریاد [illegible] اطمینان اور تسلیاں دیکر [illegible] پر حرف توہی مالک ہوگا - اے میری آہ و زاری [illegible] اگر مجھے بے کسوں کو [illegible] اور وقت [illegible] خبر ہے -

سب سے بڑا ہوا مفسدہ آجکل یہی ہے کہ ہر گروہ نے اُس کتاب کو جسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کو ختم کرتے ہوئے اِس جہان میں لائے اور جس سے پیاسی چلی آتی انسانی فطرت اپنی حرقت اور پیاس بجھا کر اطمینان پا سکتی ہے، اور جسکو ذکر کہا گیا ہے - اور وہی جسکے بغیر قلوب اطمینان نہیں پکڑتے - بالکل پس پشت پھینک دیا - اور اِس حبل اللہ کی کچھہ پرواہ نہ کی جسکے پکڑنے سے کسی قسم کی ہلاکت ہلاک نہیں کرسکتی -

بڑی قوم جو اِس کتاب کی وارث ہے اور اپنے آپکو مسلمان بن مسلمان کہلوا رہی ہے اُسنے تو اِس کتاب کو یوں چھوڑا کہ ملک میں غیر اقوام کی ملک ہونے سے اپنی ذرّیت کو اُنکے علوم پڑھانے کے لئے مکلف کیا اُنکو اور اُن کے راہ و رسم کا ایسا مرید بنوانا چاہا کہ پھر اُنہیں اپنی نہ سوجھنے دی - پھر اُنکی دوسری بدبختی یہہ ہوئی کہ اُنہوں نے اپنا عزت و فخر اور اپنا آرام وہ اسی دنیا کے اسبابوں اور مادوں کو سمجھکر اُن میں ایسا استغراق کیا کہ صفت ربّ کو پکارنے والی فطرت مارے لگاؤں کے اُن میں بالکل مفقود ہوگئی - اور یہی ایک نہایت ضروری آہ بھری پکار جسکو دُعا کے نام سے موسوم کرسکتے ہیں اور ہر طرح سے انسانی کمزوریوں کو اُس ربّ سے پورا کرواتی ہے اُنکی فطرتوں میں نہ رہی - اب وہ ادبار اور بدبختی قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاءکم کے مطابق ان پر جو آیا وہ یہی آیا کہ اُنہوں نے اسباب کو ربّ جسکو سمجھا تھا - اُسکا نتیجہ مادہ پرستی اور اسباب پرستی نکلا اور اُنہوں نے اسی لئے اُس نماز کو جس میں اُنہیں یہہ کہنا پڑتا تھا - کہ تو ربّ ہے اور توہی بے مانگے اور پکارنے سے دیا کرتا ہے اور ہر ایکدن ہمارے ضعفوں کا تکفل تونے

ہی اپنے ذمہ لیا ہے [illegible] پڑھنا چھوڑ دیا - اور بجائے اسکے کہ [illegible] آباؤ کے بتائے ہوئے راستوں اور شراب [illegible] کی [illegible] کو گرم کیا اور ہر قسم کے مفسدہ کو اختیار کیا حتیٰ کہ فسق و فجور اور زنا اور جھوٹی عزت اور تکبر اور خود پرستی اور مولوی اور گرو جیسے کہلانے کے رنگ میں اپنا ظہور دکھلایا - اور بجائے آسمانی [illegible] کے یہہ ارضی ہوگئے اور قریب تھا کہ یہہ قوم مذکورہ بالا جو بات تھی اور کچھہ اندرونی تنازعوں سے یعنی باہمی شیعہ سنی - [illegible] وغیرہ ہونے کے رات دن کے جھگڑوں میں [illegible] ملاح کشتی کی طرح ضلالت کے [illegible] کھاکر بیٹھہ ہی جاتی - مگر صفت ربّ نے موقعہ پر مرزا [illegible] کو قرآنی فہم کے [illegible] کے ساتھہ وقت پر مجدد [illegible] کی طرح بناکر بھیجا - اور اِس مخصوص قوم کی یوں نگرانی کی - اور اپنی ربوبیت کے اندر ہی اندر انکو رکھنا چاہا - مگر صفت ربّ نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ دوسرے اقوام کو بھی یہہ دکھاکر کہ دیکھو بچاؤ اور بے خوف و خطر اور اطمینان دہ یہی راہ ہے - اور اسی طرز پر چلنے سے انسان اپنی بدنی اور روحانی پرورشوں سے بہرہ ور ہوکر ایام زندگی راحت سے بسر کرسکتا ہے ہر قسم کی تائیدوں سے انکی مدد کی -

چونکہ صفت ربّ رسل اسلئے بھیجا کرتی ہے - کہ تا وہ انسانی فطرۃ کو طرح طرح کی نافرمانیوں کے بد نتائج سے جو حرقتوں اور قلقوں اور اضطرابوں سے مبتلا ہوکر اُسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں چھڑائیں - اسلئے قوم نصاریٰ کی سوزشوں اور حرقتوں کی چارہ جوئی کے لئے جو کفّارہ جیسے بیہودہ مسئلے کو اپنا آرام دہ تصور کئے بیٹھے تھے - مسیح بناکر مرزا صاحب کو بھیجا - اور اُن کی طبیعتوں کو اِس مقدس روح کی مختلف قسم کی تائیدوں کے ذریعہ یوں تحریک دلائی کہ تمہارا مسیح تو یہہ ہے - اور غیر اقوام کے بھی دلوں کی اصلاح بھی اسی طرح کی - کہ اپنی رات دن کی تائیدوں سے یہہ کہلا دیا کہ تمہیں اطمینان پذیر راحت وہ دل کبھی میسر نہیں آئیگا جب تک کہ تم اُس طرح ہدایت نہیں پاؤگے جسطرح کہ اِس شخص نے مہدی بنکر تمہیں دکھلایا ہے +

یہہ قاعدہ ہے کہ جب تک انسان اُس شاخ کی طرح جو اپنی جڑھ والے پودے کے ساتھہ ہی تعلق رکھکر اپنی سرسبزی اور شادابی حاصل کرسکتی ہے اپنے رب سے پورا تعلق نہیں رکھتا تب تک اسکی بدنی پرورش اور روحانی پرورش جو طرح طرح کی نافرمانیوں اور خطاؤں کے وقت حرقت، قلب اور بے آرامی سے مبتدل ہوکر انسان کو تمام دنیا کے اسبابوں اور سامانوں سے عیش نہیں اٹھانے دیتی - اُسے پوری طرح حاصل نہیں ہوتی - اور اِسی [illegible]

اُدھوری رہ جاتی ہے - اسلئے وقت جبکہ آدھور اسباب کو اپنا ربّ بنایا جاتا ہے - اور اُن سے آرام کی اُمید کی جاتی ہے - تو ربوبیت الٰہی اپنی ربانہ پرورش سے اپنے رسل بھیجکر مخلوقات کو وہ راہیں دکھاتی ہے جن سے وہ اپنی روحانی پرورش کے لئے باریک راہیں سیکھتے ہیں اور اِسطرح وہ خوف و حزن سے ایک طرف ہوکر اطمینان قلب حاصل کیا کرتے ہیں اور لاخوف علیہم ولاھم یحزنون کے مصداق بن جاتے ہیں ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک رسول آکر نفس مطمئنہ نفوس میں تیار نہیں کروا دیتے - تب تک انسان چاہے بظاہر کتنے ہی اسباب آرام رکھتا ہوا ہو سے چین و آرام نہیں آتا - لہٰذا ایسے وقت جبکہ کفّار سے جیسے گندے مسئلے نے دلوں کو گندہ کرنا چاہا تھا اور اُن راہوں کو جن سے انسان آرام سے اپنے ربّ [illegible] کی ربوبیت سے بے خوف و خطر پرورش پا سکتا ہے - اپنے ہر ایک قسم کے دجل سے ملیامیٹ کرنا چاہا تو ربّ رحیم نے اپنے ہی کرم سے اِس گندے مسئلے کے بد نتائج سے جنہوں نے دلوں کو سیاہ کردینا تھا اور پھر عذاب الٰہی آنیو[illegible] تھا اس وجود کو مسیح موعود بناکر پوری مماثلت سے بھیجا - اسوقت میں پھر سورۃ الفاتحہ کے باقی حصہ کو [illegible] ذکر کرکے کچھہ ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کو یہ دُعا اسلئے عطا کی کرتا یہہ روحانی ضرورتوں کو پورا کرنیکے لئے ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتے رہیں اور اھدنا الصراط المستقیم بار بار کہکر یہ التجا کریں کہ یا الٰہ العالمین وہ راہ ہمیں دکھا جو منعمین کو تونے عطا کی اور ضالین اور مغضوبین کی راہ سے ہمیں ہٹائے رکھہ +

اِن آیات پر ہی ذرا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے ہمجنسوں میں ویسے ہی نمونے کا نمونہ دیکھکر ہی ترقی نہیں کرسکتا - جب تک اسکے پاس ایک ایسا شخص روح القدس کی تائید پاکر زندہ [illegible] اپنے اندر نہ رکھتا ہو - تو گویا خدا تعالیٰ نے اِس اُمت کو یہہ دُعا کم از کم پانچ وقت مانگنے کا حکم دیا انہیں ہمیشہ اپنے فضل انہیں کے الحاح و زاری کی وجہ سے آتے رہیں جو منعمین ہوں - اور ان میں عمدہ تربیت سے نفس مطمئنہ تیار کروا رہیں - اور انکو اسطرح نہ چھوڑ دیا جائے جس طرح کہ مغضوبین اور ضالین رات دن اطمینان حاصل نہیں کرتے اور انکی حرص بڑھکر انہیں جلاتی رہتی ہیں - جیسا کہ باری تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتا ہے - کہ ولا تعجبک اموالھم و اولادھم انما یرید اللہ ان یعذبھم بھا فی الدنیا وتزھق انفسھم وھم کافرون -

تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ آجکل جبکہ مغضوبین اور ضالین بڑہتے جاتے تھے اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس زمانہ کے خاص خاص علامات بتا دیئے تھے اور اس زمانہ کے علماء کے حق میں بڑی مذمت کی تھی اور عام لوگ تو ایک طرف بلکہ مسلمان کہلا کر بھی ضالین اور مغضوبین میں رات دن مل رہے تھے اور انکے گندے علوم اور عجیب عجیب قسم کے دجلوں نے انکو بھی ضال اور مغضوب بنا دینا چاہا تھا اور انہیں انکی اولاد اور تکاثر اموال کی خواہش طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کر رہی تھی ان میں ایک منعم علیہ نہ بھیجا جاتا۔ میری دانست میں اس سورۃ فاتحہ کا سیاق صاف بتا رہا ہے کہ امت محمدیہ میں جسکو یہ دعا سکھائی گئی ہے ہمیشہ ہمیشہ مجدد اور مہدی آتے رہیں گے تو کیا وجہ ہے کہ آجکل ہی جبکہ ہر ایک روح ہلاک ہوا چاہتی تھی اور الٰہی کتاب کا کوئی محافظ منجانب اللہ نہیں رہا تھا اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ باطل ہوا چاہتا تھا۔ اور قرآن شریف پر ملعون بھی اڑاتا تھا اور خود اس کتاب کے وارث اسے پس پشت پھینک چکے تھے ایک محافظ نہ آتا۔

میں اللہ تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میرے دلمیں اسلامی محبت کبھی سرایت نہ کرتی اور میں کبھی اپنی جوانی کے عالم میں عمدہ روزگار چھوڑ کر اسلام میں داخل نہ ہوتا اگر مرزا صاحب کا مقدس وجود زندہ نمونہ اسلام کی صداقت کے لئے اپنے اندر نہ رکھتا ہوتا۔ کیا وہ مولوی جو یہودیوں کیطرح اعلےٰ درجہ کے بد اخلاق بن رہے تھے اور زندہ نمونہ اپنے اندر نہ رکھتے تھے۔ مجھے یا میرے بھائی فضل حق کو اسلام کیطرف منادی کر سکتے بعد کیا ہم اپنے مردہ مذہب سے پھر مردہ مذہب میں آجاتے۔ فقط دعووں پر اگر صداقت کا مدار ہے تو پھر تو سکھوں کی کتابوں میں بھی تھوڑی سی لاف زنی اور گپ زنی نہیں۔ ان جھوٹے ملاؤں کی بد اخلاقی کی حد تو خدا تعالےٰ ہی خوب جانتا ہے جس نے شر الخلائق کے نام سے انہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی موسوم کیا مگر مجھے بھی ایکدفعہ ایک مسجد کے خونخوار ملاں سے عجیب قسم کی دلشکنی حاصل کی۔ میں اور منشی جمال الدین صاحب کے دو لڑکے ایک دفعہ بارش سے پناہ لینے کیلئے جبکہ انسان اپنے بچاؤ کیلئے مضطر ہوا کرتا ہے۔ ایک مسجد میں گھسنے لگے تو ایک صاحب مسجد اندر سے بولے کہ کہاں اس کافر کو ساتھ لئے آتے ہو آخر کار وہ بیچارے بھی میری خاطر ایک درخت کے تلے پناہ گزین ہوئے۔ خدا کا شکر جس نے میری دلشکنی کی قدر کی کہ میں اسی حالت میں ایک دفعہ قادیان میں بھی حضرت اقدس کے پاس آیا جو میرے لئے مسیح بنے اور آپ نے علاوہ اور احسانوں کے جو مجھپر کئے اپنی مسجد میں بٹھا کر اپنے دست مبارک پر جو ید اللہ کہنا بجا ہے بیعت کرائی۔ وہ لذت اور ذوق جو مجھے اسوقت حاصل ہوا اس نے جلدی کفر سے مجھے نکالا اور اس سے زیادہ مسیح میرے نزدیک کیا کریگا مجھ مردہ کو تو جلا دیا۔ اگر آجکل کسی کو مسیح کی ضرورت نہیں تو مجھے تو ضرورت تھی۔

راقم

عبد الرحیم از قادیان حضور کا خادم

قومی ضروریات قابل توجہ قوم

(۱) لنگر خانہ کی ضروریات

ساری ضرورتوں سے بڑھ کر لنگر خانہ کی ضرورت ہے لنگر خانہ آجکل کمی روپیہ کے باعث حضرت اقدس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے اوقات گرامی میں تشویش کا باعث ہو رہا ہے لنگر خانہ کے اخراجات ڈیڑھ ہزار روپیہ سے تو کسی صورت میں کم نہیں ہیں اور بعض دنوں میں یہ خرچ دو دو اڑہائی اڑہائی ہزار روپیہ تک پہنچتا ہے۔ اسواسطے حضرت اقدس کے اوقات گرامی کو ایسی تشویشوں سے بچانیکے واسطے ضروری ہے کہ قوم بڑی سرگرمی کے ساتھ اسکے انتظام کی فکر کرے۔ لنگر خانہ کی ضرورتیں یقیناً یقیناً ہر روز بڑہیں گی اسلئے کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی

یَاتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

بتا رہی ہے کہ دور دراز ممالک اور شہروں سے لوگ آئیں گے اور اب جبکہ اس پیشگوئی کی تجدید ہوئی ہے پھر خدا کے مرسل پر یہہ وحی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور بھی زور کے ساتھ لنگر خانہ کی ضروریات بڑہنے والی ہیں۔ اور دوسری طرف اس پیشگوئی کا ایک جزو وسع مکانک کا بھی ہے یعنے وسعت مکانات مہمانوں کے لئے مہمان خانوں اور دیگر لوازمات رہائش کے سامان بہم پہونچانے لازمی امر ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ چونکہ یہہ اللہ تعالےٰ کے وعدے ہیں ضرور پورے ہونگے۔ ان آنیوالے مہمانوں کے لئے ہر قسم کے سامان اور وسعت مکانات کے اسباب ضرور ضرور پیدا ہونگے مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جنکو ان میں حصہ ملیگا یعنے جو ان اخراجات میں حصہ لیں گے۔ اسلئے وہ قوم جو خدا تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو مشاہدہ کرتی اور ایمان لاتی ہے میں اسے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ مہمان خانہ اور لنگر خانہ کی ضروریات کو مدنظر رکھکر ایسا انتظام کریں کہ تین ہزار روپیہ ماہوار ان اخراجات کیلئے مستقل چندوں کے ذریعہ بہم پہونچایا جاوے جو ہر مہینہ کی پہلی تاریخ تک پہونچ جانا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ آج ہماری قوم پر چندوں کا بہت بڑا بوجھ ہے لیکن اگر ہر احمدی ایک ایک روپیہ فی کس بھی دیوے تو لاکھوں جمع ہو سکتے ہیں کوشش کرو بات کچھ نہیں اور یہہ کام تو آخر ہو کر رہیں گے۔

دریاب گر علاقے بشتاب گر صاحب دلے
شاید کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

تعلیم الاسلام کیا پیارا نام ہے جسپر مسلمان کو قربان ہو جانا چاہئے۔ تعلیم الاسلام سکول کی عظمت اور ضرورت مخالف الرائے لوگوں کی سمجھ میں آسکے یا نہ لیکن احمدی خوب سمجھتے ہیں کہ وہ سکول جو خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اغراض و مقاصد کے ماتحت کھولا گیا ہے وہ اسلام اور اہل اسلام کے لئے کسقدر مفید اور ضروری ہے۔ مسلمان بچوں کو دیندار مسلمان بنانے اور اہل زمانہ کے بد اثروں سے محفوظ رکھنے کے لئے یہہ سکول بطور حرز ہے اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بچے جو اس سکول میں داخل ہوئے انہوں نے روحانی طور پر کس قدر فائدہ اس سکول سے اٹھایا ہے لیکن اس سکول کے قیام و بقا کے لئے مالی مشکلات بدستور چلی جا رہی ہیں ہر چند احمدی قوم کے ایثار اور بذل مال نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کو ساتھ لیکر ہر وقت اس سکول کی دستگیری کی ہے مگر سکول کی آئے دن کی ضرورتوں کی وسعت ہر روز قوم کے سامنے دست سوال دراز کرنے پر مجبور کرتی ہے اور قریباً ایسا ہی تمام قومی ضرورتوں کا حال ہے میری اپنی رائے تو یہہ ہے کہ قوم ہر وقت چندہ دینے کو آمادہ اور طیار رہے اور دیتی بھی ہے لیکن چونکہ وہ چندہ کسی اصول اور ترتیب سے نہیں لیا جاتا اسوجہ سے ضرورتیں بدستور ھل من مزید پکارتی رہتی ہیں۔ اور کالج کا تو یہ حال ہے کہ ابھی قطرہ شد دریا بھی نہیں تاہم میں اور سرپرستان کالج و سکول اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ناامید نہیں ہم سب یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کچھ ایسے اسباب پیدا کر دیگا کہ یہ سکول اور کالج اپنے آپ نمونہ ہونگے اور قوموں کی ھدایت اور رہنمائی کے لئے یہی یونیورسٹی ہوگی (انشاء اللہ العزیز) ہاں تو وہ چھوٹی چندہ میں بے اصولا پن کیا ہے؟

میری رائے ہے کہ تمام احمدی اس چندہ میں شریک نہیں ہوتے اور انہیں نہیں کیا جاتا صرف ایک محدود تعداد ہے جو بار بار کیا جب چاہو لبیک کہکر حاضر ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ لوگ چندہ دینے کو رضامند نہیں ہیں بلکہ ایک کثیر جماعت ایسی ہے جنکو معلوم ہی نہیں کہ سلسلہ میں وہ کونسی ضرورتیں ہیں جنکے لئے چندہ دینا چاہئے کوئی انکو بتاتا ہی نہیں اور وہاں تک ایسی تحریکوں کے نہ جانے کی وجہ یہ ہے کہ ایسے تمام اشخاص کا کوئی باضابطہ رجسٹر موجود نہیں ہے اور وہ اخبارات سلسلہ کو خرید نہیں کرتے جنکے ذریعہ انہیں ایسی اطلاعیں ملتی رہیں۔ اگر ہر ایک احمدی چندہ میں شریک ہو جاوے خواہ بچہ ہو یا بوڑھا عورت ہو یا مرد تو ایک ہی دن میں کالج طیار ہو سکتا ہے۔

خیر بات دور چلی گئی اسوقت میرا منشاء یہ ہے کہ سکول کو مالی مشکلات سے نجات دینے کے لئے یہہ ضروری امر ہے کہ کم از کم ایک ہزار روپیہ ہر وقت اسکے ریزرو فنڈ میں جمع رہے اور کم از کم پانچسو روپیہ ماہوار چندہ مستقل آتا رہے۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے مستقل فنڈ میں تو اگر ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ ہی دے دیں تو جمع ہو سکتا ہے اور ایسا ہی ماہوار چندوں کے لئے لوگوں کو آمادہ کریں۔

میں الحکم کے ایک ہزار خریداروں سے اپیل کرتا ہوں کہ کیا وہ اس فخر کو حاصل کرنا نہیں چاہتے کہ سکول کے ریزرو فنڈ میں سارا روپیہ انکا ہی ہو؟ کیا کوئی ہے جو میری آواز سنے؟

(۳) کالج کے لئے آنہ فنڈ

ایک ہی اخبار میں مختلف چندے کی تحریکیں شاید دنیادار کی نظر میں نامناسب ہوں لیکن جبکہ ایک ہی قوم سے لینا ہے اور قوم کا اپنا ہی کام اور اسکی مختلف ضرورتیں ہیں اور گو کچھ بھی اسے ان ضرورتوں سے مجھے آگاہ ہی کرنا ہے تو میرے نزدیک یہہ بالکل مناسب اور موزوں امر ہے کہ ساری تحریکیں ایک ہی مرتبہ ہوں تاکہ قوم میں اور بھی زیادہ احساس اپنے فرض شناسی کا پیدا ہو۔ کالج فنڈ کی تحریک عام ہو رہی ہے۔

جس جس قسم کے خطوط کالج کے آنہ فنڈ اور کالج کی ضروریات کے متعلق آ رہے ہیں میں انشاء اللہ انہیں سے بعض اگلی اشاعت میں درج کرونگا۔

ہر شخص اپنا قومی فرض سمجھے کہ وہ آنہ فنڈ کے لئے تحریک کرے اور جو کچھ اس سے ہو سکے جمع کرکے ایڈیٹر الحکم کے نام بھیجدے۔ وہ کاغذات میں اندراج کے بعد حکیم الامتہ کے پاس جمع کرا کر الحکم میں رسید دیگا۔ جس شخص کی رسید درج نہ ہو وہ براہ کرم

مے درخشم چون قمر تابم چو قرص ماہ سنم
مسیح زمان و منم کلیم خدا
بعلم و فضل و کرامت کسے نیارد رسید
از ان قفس پریدم برون کہ دنیا نام
مرا بگلشن رضوان حق شدست گذر
بروئے یار کہ ہرگز نہ رستیبے خواہم
سیاہ باد رخ بخت من اگر بدلم
نیامدم زپئے جنگ و کارزار و جہاد
رہ خلاص کجا باشد آن سیہ دل را
چو سیل دیدہ ما ہیچ سیل و طوفان نیست
زآہ زمرہ ابدال حق بائدت ترسید
بہر زہ طالب آن مہدی و مسیح مباش
عزیز من رہ تائید دین دگر راہے است
زمین مردہ بود مے خواست علیہ التقاس
کشادہ اند در فضل گر کنون نالی

بو رحیم آنان کہ در انکار ما افتادہ اند
منم محمد و احمد کہ مجتبے باشد
بجا است آنکہ زار باب وفا باشد
کنون بکنگرہ عرش جائے ما باشد
مقام من چمن قدس و اصطفا باشد
کہ اعانت اسلام مدعا باشد
دگر غرض بجز از یار آشنا باشد
غرض ز آمدنم درس اتقا باشد
کہ با چنین دل من درپئے ایذا باشد
بترس زین کہ چنین سیل پیش پا باشد
علی الخصوص اگر آہ میرزا باشد
کہ کار شان ہمہ خونریزی و دغا باشد
نہ اینکہ تیغ براری اگر ابا باشد
ز دعا نے علان خود اثر کجا باشد
زنا سامدست بخت نارسا باشد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۔ لقد قرأنا فی بعض جرائد الانگریزیہ انھم التقطوا سقط رأسہ علی تخوم نیپال فی بقعة نصب فیہا الامبراطور اسوکہ عمودا فی القرن الثالث قبل المیلاد لتعیین مولدہ و الطلاق تلک المدینة الآن خرائب من الصخریة تتکوّنت بینہا الاشجار الباسقة تتالفت منہا الغابات الغضة والمظنون ان المدینة مسقط رأس المہاجرت قبل وفات بوذا

ے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ در باب بروز فرمودہ اند بروز روح در روح حیاتیست در اصل از خواص حقیقۃ الحقائق تعالی و تقدس است وچون بنسبت او تعالی با مخلوقات نزد ایشان نسبت مظاہر بمظاہر و قیومیت است در مخلوقات نیز این نوع تصرف ثابت است اگر چہ مصدر این نوع تصرف در بعض مخلوقات کہ ملائکہ و جنیان باشند عادی و مسطور است و در بعضے دیگر مخلوقات کہ ارواح نبی آدم از خوارق عادت و قصص الانبیا ازین باب چیزے بسیار منقول است و خود شیخ اکبر ازین باب قدرے کافی روایت کردہ است ... ملخص انتہی در بروز است۔

فتوی مسیح موعود در ممانعت جہاد سیف والسنان و تاکید بجہاد قلم والبرہان درین زمان

ے قال حضرت السید المسیح الموعود فی ممانعة الجہاد اعلموا ایہا المسلمون رحمکم اللہ الذی تولی الاسلام وکفل امورہ العظام جعل دینہ ہذا وصلة الی حکمہ و علومہ و وضع المداد فی ظاہرہ و مکتومہ فمن الحکمة التی اودع ہذا الدین لیزید ہدی المہتدین ہو الجہاد الذی امر بہ فی صدر زمن الاسلام

و مشابہت جواہر او بجواہر او باشد وارد ات ممثل ہر مثل نازل کردہ میشوند پس ممثل بحصول این امر درجت مسیا بہ وجود را از ثمرہ آمدگان مے پندارد و لیقین تام میکند کہ او بلقوم خود نازل شدہ فائز المرام گشت پس بہ مانند او را ہیچ غم بعد از ان و خوش وقت میشود این است راز فرود آمدن مسیح ابن مریم کہ دران مردم اختلاف و جدال مے کنند۔

زمانہ اختراع اعتقاد تناسخ

ے سنت بروز و امثال از قدیم الایام از سنن مستمرہ ایزدی است و براہمہ ہنود از بروز بغلط فہمی خود اعتقاد تناسخ اختراع نمودہ اند و اختراع تناسخ بعد از زمانہ کرشن و بدھ شدہ است۔ شوربختان کتب منزلہ من اللہ را تحریف نمودہ دران اعتقاد تناسخ و ہفوات خود داخل نمودہ اند حضرت کرشن و بدھ معتقد تناسخ نبودند زیرا کہ اگر ایشان معتقد تناسخ و قائل ازلیت مادہ مے بودند در کتب شان بعض مقامات متناقضہ تناسخ و مخالف لوازم آن یافتہ نمے شدند مثلاً در بہاگوت گیتا در باب ہفتم عبارت الہامیہ آمدہ است من حیثیتہ تمام کائنات ہستم + ہیچ از من بالاتر و بزرگتر نیست + اے پسر پرتھا بدان کہ من تخم تمام موجودات ہستم +

فرق درمیان بروز و تناسخ

پس اہنیا آریہ بجانہ خود غور کنند کہ این مقامات گیتا چہ قدر از اعتقادات شان مخالف افتادہ اند۔ درمیان تناسخ و بروز فرقے است بعید مثل کفر و اسلام۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بروز محض تشبہ اوصاف و اخلاق و تناسب جواہر طبیعت احدے بدیگرے و باعث تناسب جاذبہ روحانیت احدے بدیگرے می باشد۔ و اعتقاد تناسخ انتقال روح احدے بجسم دیگرے قرار دادن است پس بروز صحیح و ممکن الوقوع بلکہ عام بر مخلوقات ایزدی دائر و سائر مے باشد و اعتقاد تناسخ غلط و ناممکن الوقوع است و اعتقاد آن سراسر الحاد و کفر است معتقد تناسخ اگرچہ بزبان قائل خدا مے باشد از روئے اعتقاد و لوازم آن دہریہ ثابت مے شود فنعوذ باللہ من ہذا الحاد و الفساد۔ معتقدان تناسخ کہ ادعائے اتباع تعلیم کرشن و بدھ میکنند حال شان مثل نصاری و یہود است۔ قالت النصاری المسیح ابن اللہ۔ و قالت الیہود عزیر ابن اللہ۔ این تمام اقوام سالفہ از صراط مستقیم برگشتہ اند در اعتقادات نو ترا خود را نسبت بتعالیم انبیائے ایزدی میکنند۔ از دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ مبرہن شدہ است کہ رامچندر و کرشن و بدھ از عباد صالحین بودہ اند اما در تعیین زمانہ شان اختلاف است زیرا کہ اہل ہنود در فن تاریخ خیلے سست و کاہل بودند لہذا اثبات تعین تاریخ شان امرے است مستبعد و ہر کسے بظن غالب و قرائن و تحرے خود چیزے درین باب گفتہ است و محققان در حال تقدم و تاخر ہر سہ بزرگان مذکور اختلافے است ژرف از ینجا است کہ یکے از یوادر حہ من مسمی ڈاکٹر سورین سردہ محققان دیگر قسوس دیار مغربیہ باسفار مدونہ خود زمانہ تصنیف بہاگوت گیتا کہ در وے احوال کرشن علیہ السلام مذکور است و با قرب العہد او نوشتہ شد بجہت گستردن دام تزویر و جالیت خود از برائے اثبات ماخذ فقرات جملات بہاگوت گیتا از اناجیل بعد از زمانہ مسیح بقرن سوم عیسوی قرار دادہ اند اما برین اعتبارے نیست۔ زیرا کہ این جعالیت قسوس در ہر جا اظہر من الشمس گردیدہ است۔ فقرات الہامیہ الٰہیہ کہ بر انبیاء و اولیاء نازل مے شوند اکثر متحد المفہوم و المعانی و متقارب المعنی مے باشند زیرا کہ منبع شان یکے مے باشد چنانچہ در اناجیل موجودہ بعض جملات الہامیہ از دست برد و تحریف بے تمیزی ہا مانند باقی ماندہ اند ہمچنان برخے از جملات الہامیہ الٰہیہ در بہاگوت گیتا ... باقی است۔ از انجا است کہ بعض جملات بہاگوت گیتا بعض جملات اناجیل متحد المعنی اند جہلا در آن ... ماخوذ از اناجیل قرار مے دہند اف لکم و لما تعبدون۔

پس دعوے حضرت امام الزمان علیہ السلام برحق و بعثت او کاشف حقیقت نزول مسیح است

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹ - اکثر حصص کتب مزبورہ از دست دجالین مسخ گردیدہ و شناخت فقرات منزل من اللہ متعسر شدہ است زیراکہ برحال اصل خود نماندہ اند بحالت کذائے این کتب را الہامیہ گفتہ سے شود حیتو من بکتب المنزلة من اللہ لا بتحریفات الدجالین۔ فضیلت محفوظیت محض قرآن کریم راست کہ خداتعالے مے فرماید انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ زیادہ از عرصہ سیزدہ صدسال روئے بانقضا آوردہ است از قرآن کریم یک حرف ہم پس و پیش نگردیدہ است چونکہ خداوندتعالی راہدایت جملہ اقوام عالم تا قیامت اکمل تعالیم قرآن کریم منظور بود لہذا کفالت حفظا قرآن کریم را بذمہ خود گرفت و کتب سابقہ مسخ و منسوخ گردیدند۔ و در حقیقت این تقاضائے رضائے ایزدی بود کہ بظہور آمد۔

زمانہ بعثت حضرت کرشن علیہ السلام

یکے از اہل ہنود مسمی کے ٹی تلانگ ساکن بمبئی نوشتہ است کہ زمانہ تصنیف بھاگوت گیتا چار صد سال پیش از حضرت مسیح بودہ است۔ امادرین شکے نیست کہ حضرت کرشن علیہ السلام بزمانہ پانڈو و کورو بودہ اند و جنگیکہ مابین پانڈو و کورو واقع شدہ بود دران حضرت کرشن علیہ السلام موجود بودند لیکن در تعین تاریخ و زمانہ شان معتبر شکے نیست کہ چہ قدر عرصہ قبل از مسیح بودہ اند۔ وآنچہ بابتدائے این کتاب ترتیب بعثت انبیائے ہند تحریر نمودہ ام بطور تحری است اغلب است کہ از ان برعکس بود اما در صالح و مصلح بودن شان شکے نیست و نہ انحصار انبیائے ہند درین است بلکہ عقل و قرائن و حالت امم ہند شاہد است کہ پیش از کرشن علیہ السلام ہم در ہند انبیا گذشتہ اند و زمانہ بدھ را بعد از زمانہ کرشن قرار مے دہند و میگویند کہ اگر بدھ از کرشن اول بودے ذکر بدھ در کتب کرشن وغیرہ مے آمد۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

زمانہ بعثت بدھ و حالات او

بعض مورخان فرنگستان زمانہ بدھ را قبل از میلاد و پنج صد سال و بعضے سہ صد سال قبل از میلاد مسیح قرار دادہ اند چنانچہ یکے از مورخین مصرے نویسد:- البوذا ہو مؤسس الدیانة البوذیة المنتشرة فی الصین والیابان وواضع شرائعها نشأ فی الهند فی القرن الخامس قبل المیلاد وقد شک بعض العلماء فی حقیقته فحسبوه شخصا وهمیا ولکن کتبه وتعالیمه تثبت حقیقة ولد فی اوائل القرن الخامس قبل المیلاد فی بیبال من بلاد الهند بین جبال همالیة الصغری واواسط نهر رابتی فی الشرق الشمالی من بلاد الاودہ وعلی مائة میل علی الشمال من بنارس عند مصب نهر روهیم فی نهر رابتی حیث تکثر الامطار وتتعاظم السیول وکانت تسمی تلک البقاع بلاد الاقویاء (ساکیاس) وکان والده من کبار الاغنیاء اصحاب الاملاک الواسعة ویسمی (سدهودانا) وکان بین نسائه امرأة اسمها ... رزقت منه غلاما سماه سدهانا۔ وماتت وهو طفل صغیر فنشأ قوی البنیة فسموه ساکیا ای القوی ثم مالبث ان ظهرت مواهبه العقلیة فلقبوه (ساکیا الحکیم) وسمی بعد ذالک بوذا - ای المستنیر وانه لما بلغ الحادیة والعشرین من عمره مال الی الخلوة والتنزه فقص شعره ولبس ثوبا اصفر ترقبا وهجر الوطن والاهل واخذ یطوف البلاد زاهدا واشتهر من ذالک الحین باسم (غوتاما الناسک) وکان لخروجه من وطنه رنة حزن

از ینجا است کہ آن حضرت مے فرمائیند ؎

چون مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند	مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین	این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰ - شدید بین اهله وذویه فبکوه وشقوا علیه الجیوب وهو لا یالی ولا هم علموا السبب الذی حمله علی ذالک الهجر فقضی فی طوافه هذا سبع سنوات قرأ فی اثنائها العلم علی اثنین من مشاهیر علماء الهند ثم ترک العلم قبل استیعابه وشخص الی مملکة ماغادا حتی الی مدینة اورایلا فاقام فی غابة هناک عدة سنوات فی الصدم وقهر النفس ینتظر هبوط الوحی فابطاء علیه وکان معه خمسة نساک آخرون ملوا ملک المعیشة فترکوا الغابة وعادوا الی بلادهم اما هو فما زال ثابتا حتی هبط علیه الوحی تحت الشجرة هناک سماها شجرة المعرفة فاصابته غیبوبات متوالیة تلقی فی اثنائها سر النقمص واسرار اخری مقدسة وکان فی عزمه الاکتفاء بما ناله من السعادة ولم یخطر له السعی فی بث تعالیمه ولکنه التقی یوما ببرهمی جری له معه جدال طویل فانکر الرجل علی بوذا انه برهمی بناء علی ان مبادیه الجدیدة تخالف دیانة البراهمة فاجابه انه برهمی حق وعول من ذالک الحین علی نشر تعالیمه واصلاح دیانة البراهمة والسبب الحقیقی لقیامه بالدعوة معقول اذ لا یقوم داع الی الخیر الا متی تکاثرت الشرور وکانت دیانة البراهمة فی زمن بوذا قد فسدت وانغمس اصحابها فی الطمع والترف فقام یدعو الناس الفضایل ویحبب الیهم شظف العیش ویحثهم علی نبذ الدقل فی دینهم والتمسک بالاصل الثابت ومن قرأ تعالیمه تحقیق جلیا انه انما قام فی بادی الرأی مصلحا لا شارعا وکان لقیامه نفع عظیم للبراهمة انفسهم لانهم انتبهوا من غفلتهم فاصلحوا ذات بینهم و باشر بوذا الدعوة فی بنارس فدعا اولا اصحابه النساک الخمسة وعلمهم السبل المودی الی الراحة والمعرفة والنور والسعادة وجعل لذالک السبیل ثمانیة منافذ تؤدی الیه وهی صدق الایمان وصدق العزیمة وصدق القول وصدق العمل وصدق التصرف وصدق الاجتهاد وصدق النیة وصدق التقشف ثم عاد بوذا الی اورولا حیث تلقی المعرفة ودعا جماعة من النساک کانوا یعتمون هناک فلبوا الدعوة بعد معجزات اجراها بین ایدیهم فکانوا له عونا فی نشر تعالیمه ولم یکن فی بادی الرأی یتجرء علی نشر دعوته فی غربی بلاد الهند لان البراهمة هناک کانوا اشداء فاقتصر علی ممالک کوسالا وماغادا وماجاورهما مما لا یخرج عن بلاد الاودہ والبهار وکان الناس یفدون الیه زرافات ووحدانا لسماع الدعوة فکان اذا اتاه طالب قال له۔ سر بالطهارة تنج من الشقاء۔ توفی بوذا فی الثمانین من عمره بعد ان قضی فی نشر دعوته ۴۴ سنة واصبح بوذا بتوالی الایام الها یعبدونه وله تماثیل عدیدة فی انحاء الصین والیابان وقد شاعت دیانته بالاکثر هناک ویبلغ عدد اتباعه الان نحو ۵۵۰۰۰۰۰۰ فی العالم

کلماتِ طیبات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳ - مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے مولوی محمد ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کیا مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ سے چند استفسار کئے آپ نے انکے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

ایڈیٹر

سائل - اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟

حضرت اقدس - قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب پس جہانتک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے - اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا - دیکھو ایک کسان کس طرح پر محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیر آتا ہے بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اس نے دانے ضائع کر دئے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے - وہ اللہ تعالے پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح مومن جب اللہ تعالے کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر کے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جسکا وہ طالب ہوتا ہے -

یہہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو - جبکہ دینوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالے کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے - دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے - اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا - تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے جب طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے - پھر اور کوئی شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خداشناسی کی منزل کو طے کرلے -

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نکرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالے نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے -

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جسطرح کہ اللہ تعالے نے بتایا ہے اسکے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ ہے -

بہت سے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں - یہہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالے اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالے کا فعل ہے اور وہ مشتِ خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں -

اصل راہ اور گر خداشناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے - ایک پنجابی فقرہ ہے

منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپکو اس حالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اسپر موت وارد ہو جاوے اسوقت تک باب رحمت نہیں کھلتا - خدا تعالے میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں - خداجوئی کی راہ میں لفظ پرستی [illegible] کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہئے - جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالے اسے محروم نکریگا -

سائل - استقامت بھی تو ملنی چاہئے - ؟

حضرت اقدس - ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہئے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالے کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے - ایک ادنے درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازے پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر ہی اٹھتا ہے پھر اللہ تعالی تو کریم رحیم خدا ہے یہہ ناممکن ہے کہ کوئی اسکے دروازہ پر گرے اور خالی اٹھے - اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ تو اسکے ہی فضل سے ہوگی بعض اوقات انسان کو یہہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ خلاف مراد پوری نہیں ہوئی - حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالے احتیاج سے ہی انسان کو بری کر دیتا ہے لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا جسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا - مگر وہ بہت خوش تھا - بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو اس قدر خوش کیوں ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہو تو اور کون ہو - بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی - اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی -

حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا ترک غرض بات یہی ہے کہ خدایابی اور خداشناسی کے لئے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے - زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہئے - ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہئے - خدا تعالے کو مقدم کرلے اور گھبرائے نہیں پھر امید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالے کا فضل دستگیری کریگا اور اطمینان عطا فرمائیگا - ان باتوں کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیسا کہ فرمایا ہے قد افلح من زکّٰھا

سائل - دعا جب تک دل سے نہ اٹھے کیا فائدہ ہوگا؟

حضرت اقدس - میں اسی لئے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہئے - اور اس سے گھبرانا نہیں چاہئے - خواہ دل چاہے یا نہ چاہے کشاں کشاں مسجد میں لے آؤ - کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں اسنے کہا کہ تو نے ایک حصہ پر تو قبضہ کرلیا دوسرا بھی حاصل ہو جائیگا -

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ مل جائیگا - اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالے کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا استقامت بخشنا یہہ اللہ تعالے کا فعل ہے -

بھلا جو شخص جلدی کریگا کیا؟ کیا اس طریق پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا - یہہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ اسکا انتظار کرتا ہے بچہ بھی تو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے - اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے - تو لوگ اسے بے وقوف کہیں گے یا نہیں -؟ پھر جب دینوی امور میں قانون قدرت کو اسطرح پر دیکھتے ہو تو یہہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے - جسقدر اولیا - ابدال - مرسل ہوئے ہیں انہوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی اور بے صبری ظاہر نہیں کی وہ جس طریق پر چلے ہیں اسی راہ کو اختیار کرو اگر کچھ ملا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ مل نہیں سکتا - اور میں یقیناً کہتا ہوں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب ہوا ہے تو ادعونی استجب لکم پر عمل کرنے سے ہی ہوا ہے -

مجاہدات عجیب اکسیر ہیں - سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کئے [illegible] میں جتنا کا برگذرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہا اللہ انکے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں - مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں -

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اسنے توجہ کی تو قلب جاری ہو گیا - یہہ کچھ بات نہیں ایسے ہندو فقرا کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں - توجہ کچھ چیز نہیں ہے یہہ ایک ایسا عمل ہے جسکے ساتھ تزکیہ نفس کی کوئی شرط نہیں ہے نہ اس میں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے انگریزوں نے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے - کہ کوئی دوسرا کیا کریگا - میرے نزدیک یہہ بدعات اور محدثات ہیں -

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے نمونہ اور اسوہ سے اس راہ کا پتہ دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ چاہتے ہیں اللہ تعالے کی محبت دلوں میں پیدا ہو - اور شرح صدر حاصل ہو -

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں پس اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی **ٹوٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں** تو **یہہ غلط ہے** میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لیجانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا تعالے کی وحی کے ماتحت طیار ہوئی ہے - پس اس راہ وغیرہ کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اسکی ہم تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں - ہم تو یہی بتلاتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو -

سائل - حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز نہیں رہتے اور اطمینان [illegible]

حضرت اقدس - نمازوں کے نتائج اور اثر تو تب پیدا ہوں جب نمازوں کو سمجھ کر پڑھو - بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو - اور پھر ساتھ ہی یہہ بھی یاد رکھو - یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں کہ تھکو اور گھبراؤ نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہو جاؤگے - ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالے ہی کو مقدم کرو - اور دین کو دنیا پر ترجیح دو - جب تک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے -

یہہ بھی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین حاصل نہیں ہوتا - انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا انہوں نے دنیا کے لئے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لئے -

اور باوجود اسکے کہ انکی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لئے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہتے ہیں؟ کبھی نہیں - دنیا خود انکے قدموں پر آگرتی ہے - یہ یقیناً سمجھو کہ انہوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہہ ایک

علم قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے - جو لوگ برخلاف اسکے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں - سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلئے ضروری امر ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھیراؤ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاؤ اور اسی کو یگانہ و یکتا معبود سمجھو - جب تک انسان ایمان نہیں لاتا کچھ نہیں - اور ایسا ہی نماز روزہ میں اگر دنیا کو کوئی حصہ دیتا ہے تو وہ نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جاسکتا بلکہ محض خدا کے لئے ہو جاوے -

ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا سچا مصداق ہوتب مسلمان کہلائیگا - ابراہیم کیطرح صادق اور وفادار ہونا چاہئے جیطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوگیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا - میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان ہد تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کیطرف اسکو ایک جذبہ پیدا ہو جاوے اسوقت اللہ تعالےٰ خود اسکا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے - اللہ تعالےٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہئے - اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی - یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہو جاوے بات نہیں بنتی اور جو شخص خدا کا ہے [illegible] عیب [illegible] کاری بہت [illegible] مشکل یہ ہے کہ لوگ [illegible] اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں -

سائل - ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کی کیا ہے -

حضرت اقدس - ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو [illegible] کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے [illegible] کون [illegible] جو جلمبہ ہار کی سختی [illegible] میں باہر جاکر کام کرتے ہیں - اور سخت سردیوں میں آدھی آدھی رات کو اٹھکر باہر جاتے اور [illegible] ہیں - پس جسم کو جس طریق پر لگاؤ اسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لئے ضرورت ہے عزم کی - کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا - بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا - آخر ایک طبیب آیا اور اوس نے دعوے کیا کہ میں اسکو روک دونگا - چنانچہ اس نے بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا - ایھا الملک این عزم الملوک

یعنی اے بادشاہ وہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا؟ یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاؤنگا - پس عزم مومن بھی تو کوئی چیز ہے -

سائل - عزم کرنے والے کی کیا ضرورت ہے -

حضرت اقدس - بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو مدد و معاون بھی پیدا ہو جاتے ہیں - صحابہ کے دل اچھے تھے تو اللہ تعالےٰ نے اون کے لئے ایک رسول بھی پیدا کر دیا -

ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کی طرف ہجرت کی اس میں بھی یہی سر تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر خلوق کا ایک جذب تھا -

مسیح موعود اور خدا پر ایمان

۲۶ - جون ۱۹۰۵ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب نے جو سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کے لئے جو ایک خاص جوش اپنے دل میں مخفی رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو یہ تبلیغ ہر ملک - ہر قوم اور ہر زبان میں ہو جاوے - حضرت حجۃ اللہ کے حضور جاپان میں تبلیغ سلسلہ کے سوال کو چھیڑا - اس بنا پر کہ جاپان اسوقت سب کی نظروں میں ایک خاص [illegible] رہا ہے عیسائی لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ عیسائیت کا پرچم وہاں لہرا دیں [illegible] آریہ [illegible] [illegible] کی اشاعت کے لئے جاپان کو وسیع میدان سمجھتے ہیں ان حالات کو مدنظر رکھکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا جوش رکھنے والا دل خاموش نہیں رہ سکتا تھا اور نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور اس سوال کو چھیڑا - میں خود اس موقعہ پر موجود نہ تھا حضرت مخدوم الملتہ نے جب وہ حالات سنائے اور مکرمی ایڈیٹر بدر نے (جہانتک ان کا حافظہ اور قلم ان کلمات کو محفوظ کر سکا جو حضرت قدر کے مونہہ سے نکلے) وہ شائع کئے ہیں اپنے میں بدر سے "مختصر تقریر" درج [illegible] اور درج کرنے سے پہلے اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابھی کوئی میدان جاپان نے نہیں مارا تھا - حضرت اقدس کو ایک الہام ہوا تھا - **ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت** اس الہام کو ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ جانتا ہے - خصوصاً وہ لوگ جو دارالامان میں رہتے ہیں میری غفلت سے یہ اخبار میں پہلے شائع نہیں ہو سکا - اسوقت میری غرض اس الہام کے اندراج سے یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے ساتھ اس مشرقی طاقت کو کوئی مناسبت [illegible]

واللہ اعلم بالصواب - ایڈیٹر

۲۶ - جون ۱۹۰۵ء ایک دوست نے تحریک کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی ہوئی ہے اور عیسائی لوگ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام جاپانی عیسائی ہو جائیں آریوں نے بھی لاہور میں جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ایک مدرسہ قایم کیا ہے اور جاپان میں کئی آدمی بھیجے ہیں - اگر مناسب ہو تو سلسلہ حقہ کی اس ملک میں اشاعت کے واسطے تجویز کیجاوے -

اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا - ہر نبی اور رسول کا آخری زمانہ اسکے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کا پہلا بہت سا حصہ مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپکی عمر کا آخری حصہ ہی تھا - ہم بھی اپنی عمر کا بہت سا حصہ طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں - اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کرکے اس فیصلہ میں گڑبڑ ڈال دیں - ہم چاہتے ہیں کہ اب اس [illegible] کو دیکھ لیں - اس ملک [illegible] میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی [illegible] ہے بعض ذرا سے ابتلاسے ڈرجاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے - گویا ایسے لوگ اس آیت کی ذیل میں آجاتے ہیں من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان تاہم جن کے دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جائے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے [illegible] میں ابھی تو بہت اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ [illegible] ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم [illegible] چاہتی ہے اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو اون کی پیروی ہمارے لئے [illegible] ہوگی اور ہم کو دقت کرنا [illegible] گویا ہم بھی ٹھہرینگے اگر خدا تعالےٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھیگا تو خود ہمکو اطلاع دیگا - عوام کے واسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جب تک پہلے سے خدا تعالےٰ کا منشا نہ ہو ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا دارومدار خدا تعالےٰ کے حکم پر ہے انسان کی اپنی کی ہوئی باتوں میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے - اگر خدا چاہیگا تو اوس ملک میں طالب اسلام پیدا کرے گا جو خود ہماری طرف توجہ [illegible] - اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ [illegible] کے انتظار [illegible] سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ [illegible] کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے ہراساں و ترساں رہو ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جاوے اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنوگے تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کریگا اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کروگے تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھیگا عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے ایسا انسان ایک بھی ہو تو اوس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے - لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے سب سے پہلے دلوں کی طہر کرو - مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے - ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے - ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے - اور دلوں کی پاکیزگی - اگر ہم اپنے آپ کو درست نہ کرینگے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہونگے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں داشتہ آید بکار - اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں ہم ایسے معاملات میں کسی مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے -

یکم جولائی ۱۹۰۵ء - کچھ بیماریوں کا ذکر تھا فرمایا میرا مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا - طبیب ایک حد تک چلکر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اوس کے آگے خدا دعا کے ذریعہ سے راہ کھولدیتا ہے - خدا شناسی اور خدا پرستی اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اون سے آگے بڑھکر جا پیدا ہو - [illegible] تو آدمی زندہ ہی مرجاتا ہے - اسی جگہ سے اللہ تعالےٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا ایک شعر بہت پسند آیا ہے -

ایکہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہونچ جاتا ہے خدا تعالےٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے -

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں ہر ایک کے لئے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں - اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہونچنے کے واسطے کسقدر توجہ اور محنت درکار ہے دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے -

دار الامان کا ہفتہ

۱- اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے اہل بیت اور بزرگان ملت کی صحت الحمد للہ اچھی ہے- گرمی بڑی شدت سے پڑ رہی ہے- خفیف سا ترشح ہوا تھا جس سے ہوا میں عارضی خنکی ہوئی تھی مگر پھر امساک بارش کی وجہ سے وہی حبس اور تلخی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں پر رحم فرماوے-

۲- سنور- لودہیانہ- لاہور- ملتان- بہیرہ- لائل پور- اور دوسرے مقامات سے اکثر احباب نے حاضر ہوکر شرف نیاز حاصل کیا جن میں سے مولوی الہ دین صاحب لودہانوی واعظ دنصار بھی ہیں-

۳- **رؤیا** :- ۲- جولائی ۱۹۰۵ء دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اوس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیش کش کرتا ہے وہ چیز ہمنے لے لی تو وہ ایک ٹوپی تھی جسکو ہمنے سر پر رکھ لیا اوس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک جبہ کی شکل میں تھی وہ بھی ہمنے لے لی-

فرمایا دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اوسی کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم وفضل وکمال ہوتا ہے اور اوسکے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا یا کسی غرض کے لئے رجوع لانا ہے واللہ تعالیٰ اعلم-

ریمارک

المنصور- یہہ ایک ماہوار رسالہ ہے کہ جو دہلی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں بابو محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس قریباً دو سال سے شائع کر رہے ہیں- ہمنے اسکا ایک نمبر حضرت حکیم الامۃ کے پاس دیکھا ہے- **المنصور** ایک قابل قدر پرچہ ہے جس میں بعض مفید کتابیں بھی مسلسل چھپ رہی ہیں منجملہ اسکے ایک کتاب اسرار الاناجیل بھی ہے- اس پرچہ کے ذریعہ منشی محمد اسماعیل صاحب مبائعین کے حالات لکھنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں جو ایک مفید اور ضروری کام ہے- یہہ رسالہ قلیل القیمت اور کثیر المنفعت ہے- میری رائے میں احباب کو ایسے مفید رسالوں کی مدد کرنی چاہئے- قیمت سالانہ صرف عہ اور طالب علموں اور غربا سے صرف ۱۲ ہے-

کلمۃ الفصل- ایک بیس صفحہ کا عربی رسالہ ہے جسکا اردو ترجمہ بھی ساتھ ہے- مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے نے لکھا ہے اور عبد المجید عرب نے چھاپا ہے دہلی ار پر اسے فروخت کرتے ہیں جنے ابھی تک اسے پڑھا نہیں-

شیرازہ قوم

اسمین نے جو فردین الحکم کے ذریعہ شائع کی ہیں وہ اکثر آرہی ہیں- بعض احباب پوچھتے ہیں کہ ایک جگہ کے جو احباب بسلسلہ ملازمت باہر ہیں کیا انکے نام اسی شہر یا گاؤں کی فرد میں درج کریں؟ میری رائے میں اسی گاؤں کی فرد میں درج ہونے چاہئیں-

۲- چودہری مولا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ پوچھتے ہیں کہ جبکہ متفرق طور پر فردیں بہیجی گئی ہیں اور پہلے ضلع دار ایک ایک آدمی تجویز کیا گیا ہے کہ کل ضلع کی فرد بناکر بہیجے تو اسطرح پر کام بڑھ جاویگا- میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ بدقسمتی سے ابھی احباب میں کام کرنے کی روح پیدا نہیں ہوئی- بجز آپ کے مولوی عزیز بخش صاحب چودہری غلام احمد خانصاحب اور چودہری غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر میاں رحمت اللہ صاحب اور کسی نے اس کام میں قدم رکھنے کا نام تک نہیں لیا پھر میں کس امید پر ضلع دار فردوں ہی پر اکتفا کرتا- آپ اس نتیجہ کو سن کر حیران ہونگے- پس آپ تو اپنے ضلع کی مکمل فرد طیار کرکے بہیجیں-

سرکاری خبریں

(مندرجہ ذیل خبریں سول سکرٹریٹ آفس سے دفتر الحکم کو بہیجی گئی ہیں- ایڈیٹر)

خان بہادر خان عبد الغفور خانصاحب- خان زیدا- ڈویژنل جج جہلم کو یکم جولائی سے ۲ ماہ کی رعائتی اور اوس کے سلسلہ میں تعطیل ماہ ستمبر کی اول پندرہ یوم کی رخصت عطا ہوئی-

کپتان بی- ار- روصاحب- عارضی اڈیشنل ڈویژنل وسشن جج سیالکوٹ متذکرہ بالا کی جگہ کام کرینگے- خان بہادر خان عبد الغفور خان صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر کپتان روصاحب بطور عارضی اڈیشنل وسشن جج جہلم میں مامور رہینگے-

ڈبلیو- اے- بی- روسکنول صاحب جو آجکل جہلم میں بطور عارضی اڈیشنل ڈویژنل جج کام کرتے ہیں ماہ جولائی کے اختتام کے قریب دہلی میں ایس- ایل ٹی- کلفرڈ صاحب ڈویژنل جج کی جگہ جو ۱۵ ماہ رو کو ملازمت سے سبکدوش ہونگے تبدیل کردئے جائینگے-

سی- ایم کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کو ۲ جولائی سے ۷ ہفتہ کی رعائتی رخصت عطا ہوئی اور جے بی طامس صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر ایچ- ایس ولیمسن صاحب جو آجکل کرنال میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر ہیں کنگ صاحب کی جگہ قائم مقام ڈپٹی کمشنر امرتسر مقرر کئے جائینگے-

ایچ- ای- اے- وکیفیلڈ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ ۵ جولائی ۱۹۰۵ء کو رخصت سے واپس آکر ہوشیارپور میں تعینات کئے جائینگے-

ٹی- جی- جبن صاحب قائم مقام مہتمم بندوبست گوڑگانوہ نے ۶ جولائی ۱۹۰۵ء سے ۲ ماہ اور ۱۳ یوم کی رعائتی رخصت حاصل کی- جبن صاحب کی غیر حاضری کے زمانہ میں شیخ امیر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست مہتمم بندوبست کے روزمرہ کاموں کی سرانجام دہی کیلئے مہتمم بندوبست سے سمجھے جائینگے-

میجر ایف- یوہیم ینگ صاحب مہتمم بندوبست پٹیالہ کو یکم اگست ۱۹۰۵ء سے ۳ ماہ کی رعائتی رخصت عطا ہوئی- لالہ گوری شنکر صاحب نائب مہتمم بندوبست میجر یوہیم ینگ صاحب کی جگہ قائم مقام رہینگے-

ایف- ایچ برٹن صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر روہتک کو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے ۳ ہفتہ کی رعائتی رخصت عطا ہوئی- منشی بدری پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر برٹن صاحب کی جگہ قائم مقامی کرینگے-

دستخط آر- اے- میتھیوز
سپرنٹنڈنٹ انچارج پنجاب سول سکریٹریٹ-

خبروں کا گلدستہ

فارسی قونصل جنرل متعینہ تفلس کا بیان ہے کہ شاہ فارس کو شہنشاہ آسٹریا نے ویانا میں ۴ روز قیام کرنیکو بلایا ہے اور پریزیڈنٹ لوبے نے بہی پیرس میں ۸ روز ٹھہرنیکے لئے عرض کیا ہے- سینٹ پیٹرسبرگ میں شاہ وقت واپس رونق افروز ہونگے-

شمالی مقدونیا میں برف پگھلنے سے دریا یک لخت برسر طغیانی آگئے- برف کے انبار اس کثرت اور تیزی سے آئے کہ اکثر ہٹلو کو سخت صدمات پہونچے- بعض موقعوں پر راستے بند ہوگئے- تجارت مسدود ہوگئی-

جاپان کے نزدیک حال میں سمندر سے ایک جزیرہ نمودار ہوا ہے- گذشتہ نومبر میں یہاں سے زور کی گرج کی آوازیں سنائی پڑتی تھیں- اور دہوان نکلتا دکھلائی دیتا تہا- دسمبر میں جزیرہ نظر آنے لگا- ابہی یہ جزیرہ ۳۴ ہزار ۸ سو گز کے محیط کا ہے اسمیں ایک قلہ کوہ ۲۴۸ فٹ اونچا ہے- اور ایک گرم پانی کی جہیل بہی ہے-

لارڈ میڈلٹن نے برٹش گورنمنٹ اور افغانستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ لارڈ لینسڈون کی رائے میں جو معاہدہ امیر صاحب نے کیا ہے وہ فریقین کے لئے مفید ثابت ہوگا- اور کہا کہ کسی مشرقی تاجدار کے خلاف قدم اوٹہانا خالی از غلطی نہ ہوگا-

اس سال مصر میں ۲۳۴۲ طالب علم امتحان میں شریک ہوئے جن میں ۴۰ کی سیکنڈ لینگویج فرانسیسی ہے باقی کی انگریزی-

مصری محکمہ اوقاف نے اپنا ایک معتمد مکہ معظمہ روانہ کیا ہے تاکہ مصری فقراء کے تکیہ کی حالت ملاحظہ کرکے اسمیں مناسب اضافہ وترمیم کرے- ۴۰۰ پونڈ سالانہ وظائف فقراء میں بہی بڑہائے ہیں- اور ۲۰۰۰ پونڈ بعض مساجد کی مرمت کے لئے منظور کئے ہیں-

مصر کے انجینئرنگ کالج کا نتیجہ امسال نہایت عمدہ رہا-

کربلائے معلےٰ میں مرحوم سلطان سلیم کی بنوائی ہوئی حسینیہ نام ایک نہر ہے جس میں دریائے فرات کی طغیانی کا پانی آتا ہے- یہ نہر ابتداً ۲۰ گز چوڑی اور ۱۰ گز گہری ہے اور پانی کثرت سے آتا ہے- چونکہ مدتہائے دراز سے بے مرمت پڑی ہے اکثر طغیانی کے وقت ٹوٹ کر باغات وزراعت کو تباہ کرتی رہتی ہے- امسال بہی اسمیں طغیانی آئی اور ایسی آئی کہ اہالی کربلا کے روکے کسی طرح نہ رکی- اور پہلوؤں کو توڑکر پانی ہر چہار طرف آمنڈ آیا- صدہا باغات پانی کے زور سے اکھڑ گئے- اور تمام کربلا میں پانی ہی پانی ہوگیا- بہت سے آدمی مرگئے اور بہت سے مکانات گر گئے-

شیراز میں غلہ نہایت گراں ہوگیا ہے- اگر بوشہر جیسی تجارتی منڈی سے بہی دریہ غلہ نہ پہونچے اور نرخ رہ گیا تو بہت سے غریب بہوکے مرجائیں-

افسوس ہے کہ ایران میں روسی اقتدار یہانتک بڑھ گیا کہ خاص ایران کی رعایا حقوق وطن کو فراموش کرکے روسی رعایا کے برابر حقوق حاصل کرنے کے لئے روسی بننے میں پس وپیش نہیں کرتی- گیلان کے چند ایرانی تاجروں نے روسی حمایت میں آکر سند حاصل کرلی ہے- والی گیلان نے اگرچہ بامردی سے اس سند کو غلط ثابت کرنا چاہا مگر بے نتیجہ نکلا ہے- کہ ایران میں ایرانیوں کے حقوق کی پامالی کی کوئی حد نہیں رہتی اور روسی رعایا کو بیش از بیش حقوق حاصل ہیں- اسی سے ایرانی تنگ آکر روسی بننا چاہتے ہیں-

بالائی برما میں سخت بارش کی وجہ سے سیلاب آگیا اور مودیلی ریلوے کی لائن پہوین اور [illegible] کے مابین ۹ میل تک ٹوٹ گئی- مسافر کشتیوں کے ذریعہ سے گذرتے ہیں-

ڈینس میں ایک کارخانہ شیشہ کی ٹوپیاں ہزاروں کی تعداد میں طیار کرتا ہے یہ ٹوپیاں دیکھنے معلوم ہوتی ہیں پانی سر

رسید زر آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۶-جون ۱۹۰۵ء

۱-محرر کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بکڈپو جون ۱۹۰۵ء ۱۵ عہ ۹ر
۲-مولوی غلام حسن صاحب بابت جماعت پشاور یتامیٰ صہ ر
۳-شاہ ولی خانصاحب قلعہ دار ضلع کوہاٹ مدرسہ عہ
۴-مستری محمد اسمٰعیل صاحب ملازم نواب صاحب (قربانی فنڈ) ۱۲ر
میزان

۷-جون ۱۹۰۵ء

۱-میاں مددخانصاحب ملازم نواب صاحب قادیان مدرسہ ۶ر
۲-جناب پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان فیس کالج سے ر
۳-جناب مولوی شیر علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج
" دارالامان چندہ مدرسہ عہ ر
۴-شیخ غلام احمد صاحب احمدی قادیان مدرسہ ۴ر
۵-منشی غلام سرور صاحب قانونگوئی بندوبست ڈیرہ اسمٰعیل خان
" " مدرسہ عہ
۶-میاں محمد یحییٰ صاحب بیگراں بابت جماعت بیگراں " ر
۷-میاں مسیح الدین ملازم بورڈنگ ہوس قادیان دارالامان مدرسہ ار
میزان

۸-جون ۱۹۰۵ء

۱-بابو شاہدین صاحب اسٹیشن ماسٹر راولپنڈی مدرسہ عہ ر
۲-مولوی نیاز محمد صاحب مدرس مزنگ ضلع لاہور " ۱۲ر
۳-شیخ نیاز احمد صاحب تاجر چرم وزیرآباد مدرسہ
۴-سید قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار " ۸ر
۵-شیخ عبداللہ صاحب پارچہ فروش بازار سیالکوٹ شاہیجہ ... ۱۸ر
میزان

۹-جون ۱۹۰۵ء

۱-میاں خیرالدین صاحب سیکھواں (مدرسہ) عہ ر
۲-چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ (مدرسہ) صہ ر
۳-منشی اللہ دتہ صاحب مدرس مدرسہ رام نگر گوجرانوالہ " ۸ر
۴-ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار
" مدرسہ یتیم فنڈ } عصہ ر
۵-سید قاضی غلام حسین صاحب حصار یتیم خانہ ۸ر
میزان

۱۰-جون ۱۹۰۵ء

۱-محرر کمیٹی منتظمہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان (بکڈپو جون ۱۹۰۵ء)
۲-ہیڈ ماسٹر صاحب " " " (فیس سکول قسط اول جون)
۳-ہیڈ ماسٹر صاحب " " " فیس مارچ ۱۹۰۵ء
۴-زین الدین محمد ابراہیم صاحب احمدی بمبئی مدرسہ عہ ر
میزان

۱۱-جون ۱۹۰۵ء

۱-ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر قادیان (کہال قربانی) عہ
۲-ڈاکٹر عبادالله صاحب احمدی امرتسر (مسکین فنڈ) عہ ر
۳-سید محمد شاہ صاحب مدرس حاجی واہ ضلع لدھیانہ " عہ ر
میزان

۱۲-جون ۱۹۰۵ء

۱-منشی عبدالعزیز صاحب اہلمد ... سہارنپور مدرسہ عہ ر
۲-اہلیہ مولوی محمد صاحب معرفت منشی عبدالعزیز صاحب سہارنپور مساکین فنڈ
۳-میاں محمد یوسف صاحب طالب علم پشاور - یتیم فنڈ
۴-منشی عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار پالم پور مدرسہ عہ ر

۵-سید عظیم الدین صاحب وکیل عثمان آباد ملک نظام مدرسہ ر

۱۳-جون ۱۹۰۵ء

۱-محرر کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان (بکڈپو جون ۱۹۰۵ء) ۶ر
۲-عبداللہ خانصاحب دفتر گورنمنٹ صاحب نگون یتیم خانہ عہ
۳-ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پنڈی گھیپ مدرسہ عہ ر
۴-سید اسداللہ شاہ صاحب گرداور بندوبست
" پنڈی گھیپ مدرسہ ۸ر
۵-شیخ رمضان احمدی ملازم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب
" پنڈی گھیپ ۸ر
میزان

۱۴-جون ۱۹۰۵ء

۱-منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ دراقسمین دفتر انجنیئر ریکو آباد مدرسہ عہ
۲-بابو نواب الدین صاحب کلرک مس کوئٹہ مدرسہ ۸ر
۳-شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر لاہور " عہ
۴-سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام
" قادیان دارالامان آمد بورڈنگ } ۸ر
۵-چودہری محمد نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات مدرسہ
۶-منشی سید محمد رضوی صاحب حیدرآباد دکن مدرسہ لعہ
۷-منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا مساکین فنڈ صہ ر
میزان

۱۶-جون ۱۹۰۵ء

۱-جماعت خان فتح معرفت میاں شیر محمد صاحب کہال قربانی ۱۲ر
۲-جماعت موضع بھینی متصل قادیان معرفت مولوی سکندر علی صاحب
" مدرسہ
۳-بابو فرزند علی صاحب سٹیشن ماسٹر متصل گوجرانوالہ
" مدرسہ مساکین ۸ر } عہ
۴-منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا مدرسہ صہ ر
میزان

۱۹-جون ۱۹۰۵ء

۱-جماعت بنگہ معرفت رحمت اللہ احمدی یتامیٰ فنڈ
میزان

۲۰-جون ۱۹۰۵ء

۱-منشی محمد مقبول صاحب احمدی لکھنؤ مدرسہ ۸ر
میزان

۲۳-جون ۱۹۰۵ء

۱-ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
" دارالامان (فیس مدرسہ جون ۱۹۰۵ء قسط دوم) } ۹ر
۲-مولوی عبدالقادر صاحب مدرس سورہان ضلع لدھیانہ
" مدرسہ ۱۲ر یتامیٰ فنڈ ۴ر } عہ ر
۳-میاں بشیر احمد خانصاحب طالب علم فورتھ ہائی کلاس
تعلیم الاسلام دارالامان کالج فنڈ } ار
۴-میاں محمد شفیع صاحب احمدی ساکن اوجلہ " " ار
۵-میاں فضل الدین صاحب احمدی ساکن کہاریاں
" طالب علم سوم مڈل کلاس تعلیم الاسلام قادیان } کالج فنڈ ار
۶-میاں عبدالرحمان صاحب سکنہ فیض اللہ
" چک طالب علم اسپیشل کلاس تعلیم الاسلام قادیان
۷-میاں محمد حسین صاحب جنیوٹی طالب علم دوم مڈل کلاس " " ار
۸-میاں رحمت اللہ خانصاحب طالب علم
" چہارم پرائمری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان "
۹-سید حبیب اللہ شاہ صاحب طالب علم دوم مڈل کلاس " " ار

۱۰-سید ولی اللہ شاہ صاحب طالب علم سوم مڈل کلاس " " ۴ر
۱۱-عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی طالب علم جماعت پنجم پرائمری " " ار
۱۲-حافظ عبداللہ صاحب وزیرآبادی " " "
۱۳-اطیع اللہ خانصاحب طالب علم جماعت پنجم پرائمری " "
میزان

۲۴-جون ۱۹۰۵ء

۱-سید فضل شاہ صاحب موضع کھیر ضلع گجرات
" مدرسہ عہ یتامیٰ فنڈ عہ } عسہ
۲-سید مقبول شاہ صاحب سب ڈاکخانہ ضلع گجرات مدرسہ ۴ر
میزان

۲۵-جون ۱۹۰۵ء

۱-حافظ محمد الدین صاحب منج گھیر ضلع گجرات
" مدرسہ ۸ر یتامیٰ فنڈ ۸ر } عہ ر
۲-محمد مقبول حسین صاحب علیگڑھ مدرسہ ۸ر
۳-میاں نورالدین صاحب کنجاہ ضلع گجرات " عہ ر
۴-حکیم میاں عطا محمد صاحب بہرسیاں ضلع جالندہر
" مدرسہ قربانی فنڈ صدقہ فطر
۵-چودہری غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندہر مدرسہ
میزان

۲۶-جون ۱۹۰۵ء

۱-میاں نیک عالم صاحب بوری والہ مدرسہ ۲ر
۲-شیخ محمد حسین صاحب جنیوٹ ضلع جھنگ یتامیٰ ۴ر
میزان

۲۷-جون ۱۹۰۵ء

۱-جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب کلرک مدرسہ
میزان

۲۸-جون ۱۹۰۵ء

۱-میاں فضل دین صاحب بوری والہ مدرسہ
۲-میاں نورداد صاحب چک سکندر " ۸ر
میزان

۲۹-جون ۱۹۰۵ء

۱-شیخ غلام احمد صاحب احمدی قادیان مدرسہ ۴ر
۲-منشی ذوالفقار علی خانصاحب انسپکٹر آبکاری ... عہ ر
۳-بابو غلام محی الدین صاحب میرٹھ " ۴ر
۴-منشی محی الدین صاحب " ۸ر
۵-شیخ عبدالرشید صاحب " مدرسہ عہ
میزان

(عاجز الہ داد نائب امین مدرسہ)

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا مال واسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہو کہ اسکا مال واسباب محفوظ رہے؟ حفاظت مال واسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائیں۔ جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کی وجہ سے سر حد پر بہی جاتے ہیں۔ لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ مین یہہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار۔ نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ۔ سفر میں ہر طرح سے آسانی کے ساتھہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجہہ لیا گیا ہے۔ جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہیں وہ اکٹھے منگوائینگے تو انکے ساتھہ خاص رعایت بہی کی جاویگی۔ مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو۔ درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو۔ بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاویگی۔ تمام درخواستیں بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل میٹل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئیں۔

پنجاب سماچار - ہفتہ میں تین بار

یہہ مشہور ملک و اہل ملک کا سچا خیرخواہ اخبار شہر لاہور سے ... سال سے شایع ہوتا ہے اسکے پر زور اور آزادانہ مضامین اور آرٹیکلز نے تمام اخباری دنیا میں دہاک باندہ رکہی ہے دہلی کی شستہ اور بامحاورہ زبان کا اعلےٰ نمونہ ہے اور لطف یہ ہے کہ ہر ایک مذاق کا مسالہ اسمیں موجود ہے قیمت ہفتہ میں تین بار کے عوام سے ... طلباء سے للعہ سالانہ اور فی پرچہ قیمت عہ عوام ... سالانہ ہے۔ المشتہر - منیجر اخبار پنجاب سماچار لاہور



ناپاک مترضوں میں امر فارق یا فرقان ہوجاتی ہے - اُس سے اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہیں جیسا کہ اُن کا دشمن اُنکی تصویر دکھاتا ہے تو خدا تعالےٰ اُنکی تائید کیوں کرتا ہے - اور کیوں اُن کے مخالفوں کو کہ وہ بھی تو آخر اُس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہیں سخت ذلیل کرتا اور آخرکار اُن کا نام ونشان مٹا دیتا ہے - یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیوں کو جواب دے سکتے ہیں اُن تمام جزدی نکتہ چینیوں کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہیں - قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر - الآیہ یعنی اسبات کے ثبوت کے لیے کہ تو (اے محمد) مغفور ومعصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیاں تمام بیجا اور ناروا ہیں) ہمنے یہ کام کیا ہے کہ تجھے فتح مبین دی ہے اس الٰہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہوجاوے گا کہ تو راستی پر تھا اور تیرے مخالف جھوٹے تھے - خدا کی شان لاعلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت میں مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہیں ہوسکتا - جب سے قریش اور اُن کے حلفا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگ شروع ہوئی وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہوکر منتظر تھے کہ آخرکار مکہ جس کے قبضہ میں آئیگا وہی حق پر ہوگا اور اُس کی جانب داری اختیار کریں گے - آخر خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے - لیکن الحمد للہ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اُسکو کبھی سچا ثابت نہیں کرسکتے - اس لیے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اُس کے دعوی کی تائید نہیں کی - اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کرسکتے ہیں فالحمد لله على ذلك حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه -

حضرت حجۃ اللہ امام مفترض الطاعۃ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی فتح مبین کی وحی بارہا ہوچکی ہے - اگرچہ اُسوقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے خدا تعالیٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھاکر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے مگر قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کو بھی سچا کر دکھاوے - فانتظروا انی معكم من المنتظرين فقط

خاکسار عبدالکریم -

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلےٰ حضرت اور بزرگان ملت کی صحت الحمد للہ اچھی ہے -

۲- موسم میں برساتی رنگ پیدا ہوگیا ہے ہفتہ زیر اشاعت میں اچھی بارش ہوگئی -

قومی ضروریات قابل توجہ قوم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے جو گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا گیا تھا کہ کم از کم ہزار روپیہ ہر وقت محفوظ رہنا چاہیئے - ہرچند یہ رقم بہت ہی قلیل ہے لیکن ابھی تک اسپر کوئی توجہ نہیں ہوئی - صرف بابو عبدالرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لودہانہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ بہت جلد ایک روپیہ بھیجدینگے جیسا کہ خریداران الحکم سے چاہا گیا ہے اللہ تعالےٰ بابو عبدالرزاق صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے سابق بالخیرات ہونے کے لئے قدم مارا ہے - میری اپنی یہ رائے ہے - کہ اگر خریداران الحکم پسند کریں تو اس ایک ہزار کے لئے ایک روپیہ ایک آنہ کا وی پی بھیجکر اسقدر چندہ منگوا لیا جاوے - پس اگر کوئی صاحب اس تجویز کے مخالف ہوں تو وہ اطلاع دیدیں ورنہ ۱۰ - اگست کے الحکم کا بہت بڑا حصہ اس چندہ کے لئے میں وی پی کردونگا - آخر یہ کام ہونے ہیں اور ہم سب نے ہی مل کر کرنے ہیں -

شیرازۂ قوم کے لئے مینے ایک ہزار فہرستیں شایع کی تہیں جن میں سے بمشکل پچاس واپس آئے ہونگے - اس قومی حرکت پر میں کیا کہوں؟ اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے اور ہمیں کام کرنے کی توفیق اور طاقت دے ؟ اسکا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے کہ میں تھککر خاموش ہوجاؤں لیکن ناظرین الحکم یاد رکھیں میں انشاء اللہ تھکنا نہیں یاد دلاتا ہی رہونگا جب تک کہ یہ خواب غفلت میں سونے والے بیدار نہ ہوں -

پیسہ اخبار کا مقدمہ لاہور میں

چون خدا خواہد کہ پردۂ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

خدا تعالےٰ کے ماموروں اور راستبازوں کی بیجا مخالفت اور انکا استہزا اور توہین کسی نہ کسی وقت اپنا نتیجہ پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتی - چونکہ اللہ تعالےٰ انسان کی شوخیوں اور شرارتوں پر جلد بازی نہیں کرتا اور جھنجلاکر اسے نہیں پکڑتا بلکہ اسے اپنی خطا کاریوں سے باز آنیکا ہر طرح سے موقع دیتا ہے اسلئے نادان اور کوتاہ اندیش انسان اپنی جان پر ظلم کرتا اور اس استہزا اور توہین کے سلسلہ میں ترقی کرجاتا ہے آخر خدا تعالےٰ اسے اپنی گرفت کا مزا چکہا دیتا اور اسے آگاہ کرتا ہے -

لاہور کے پیسہ اخبار نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت اور آپ کے سلسلہ حقہ کی بیجا مخالفت میں جسقدر زور مارا ہے وہ ناظرین الحکم اور دوسرے لوگوں سے مخفی نہیں ہے - مینے ہمیشہ مسٹر محبوب عالم صاحب کو زبانی اور الحکم کے ذریعہ بہی دلی ہمدردی اور خیرخواہی سے بارہا سمجھایا کہ آپ خدا کے صادق مصدق موعود کی ایسی بیجا مخالفت جسمیں بیجا شوخی اور استہزا پایا جاتا ہے چھوڑ دیں کیونکہ ایسی باتوں کے نتائج آخر برے ہیں خدا تعالےٰ کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اسکے مرسل کی ہتک ہو -

لیکن میری ان ہمدردیوں کو ہمیشہ استہزا کے رنگ میں دیکھا گیا اور پہلے سے زیادہ مخالفت بیجا کا اظہار کیا گیا - تہتک آمیز کارٹون خدا کے برگزیدہ خلیفہ کے متعلق شایع کئے گئے اور مقدمہ گورداسپور کے حالات کے ضمن میں جس طریق سے ممکن ہوا خفیف کرنے کے طریق اختیار کئے گئے لیکن وہ شخص لوگوں کی مخالفت سے کب ذلیل ہوسکتا ہے جسکی حمد آسمان پر خدا کرتا ہو - بہرحال ایک لمبی دوڑ کے بعد مسٹر محبوب عالم اور انکے خاندان نے ایک ایسی آسمانی بلا کا منہ دیکہا جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ ہمدردی اس معاملہ میں مسٹر محبوب عالم اور اسکے خاندان کے ساتھ مجکو ہے اور میں اس شخص کو طبعی دوراز ہمت سمجھتا ہوں جو کسی کے گرفتار بلا ہونے پر خوش ہو چنانچہ اس ہمدردی کا (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مسٹر محبوب سے ہے) تازہ ثبوت یہی جو مجھے معلوم ہوا ہے کہ ظہور احمد مستغیث سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وکیل خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے وکیل چیف کورٹ لاہور کے پاس اس غرض سے گیا کہ وہ اس کے مقدمہ میں پیروکار ہوں یا قانونی مدد دیں لیکن خواجہ صاحب نے اتنا بھی پسند نہیں فرمایا کہ وہ اس شخص سے کلام تک کریں چہ جائیکہ اسکو قانونی مشورہ دیں -

انسانیت کے لحاظ سے بے شک مسٹر محبوب عالم کے ساتھ میری ہمدردی ہے لیکن میں یہ بھی ناپسند کرتا ہوں کہ اس بلا اور تکلیف کے جو انہیں سبق دینے کیلئے نازل ہوئی ہے انہیں عبرت نہ دلاؤں -

یہ موقع ہے کہ مسٹر محبوب عالم اپنی اندرونی اصلاح کریں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے معاملات کو صاف کریں خدا تعالیٰ کے حضور رجوع کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں - مینے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں چند سطریں اس مقدمہ کے متعلق اشارتاً لکھی تہیں - اب باقاعدہ وہ مقدمہ عدالت میں دائر ہوگیا ہے ۱۲ - جولائی کو ظہور احمد مستغیث کے بیان بھی ہوگئے ہیں اور پولیس نے جو چالان کیا ہے ۱۵ - جولائی کو مسٹر ہیرس صاحب بہادر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا ہے صاحب موصوف نے پیروی کیلئے سرکاری وکیل کو حکم صادر فرمایا - آئیندہ تاریخ پیشی [illegible] جولائی ۱۹۰۵ء مقرر ہوئی ہے - ممکن اور مناسب ہوا تو روئیداد مقدمہ درج کردی جائیگی -

آخر میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ معزز ہمعصر زمیندار نے پنجاب سماچار کو اس امر پر ملزم کیا ہے کہ کیوں اس نے پیسہ اخبار کے متعلق واقعات کو پبلک کیا ساتھ ہی الحکم کے گذشتہ نوٹ کو بھی اسنے ناپسند کیا ہے - ہرچند معزز ہمعصر سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا بات تہا جبکہ علی یوسف صاحب المؤید (قاہرہ) کے خلاف ایک مقدمہ مصر میں چلایا گیا تھا تو مصر ہمارے پنجاب اور ہندوستان کے اخبارات نے بھی اسپر مضمون لکھنے اور سخن آزمائیاں شروع کردیں سنو مصر میں تو ایسا خوفناک طوفان بے تمیزی پیدا ہوا کہ بعض سنجیدہ اور متین لوگوں نے محض اس ایک مقدمہ کی وجہ سے (حالانکہ وہ ایک نکاح کا معاملہ تہا) المؤید کا پڑہنا بھی چہوڑ دیا تہا - اور غالباً پیسہ اخبار میں بھی اس کے متعلق مضامین نکلے اور ایسا ہی ٹرمترا کے متعلق جو مقدمہ ہوا اسپر کیا کیا حاشیئے چڑہے - مدار المہام دکن کے نکاح پر کیوں سدے کی گئی؟ ان امور پر گہری نظر کرنے کے بعد وہ بتائیں کہ پیسہ اخبار کے متعلق اگر سماچار نے کچھ لکھا تو کیا خلاف کیا - ہاں اگر اپنی ایسی کمزوریوں کو جنکا برا اثر پبلک پر پڑتا ہے چہپالینا انسانیت کا اعلےٰ فرض ہے تو دوسری بات ہے میں اس فلسفہ کو سمجھ نہیں سکا -

خبرونکا گلدستہ

[illegible] :- کوہ ماناوا واقع جزائر سینڈوچ [illegible] دنیامین سب سے اونچا پہاڑ ہے [illegible] سطح [illegible] بلند ہے۔

ملکی پیداوار - جرمنی کے ۶ کروڑ باشندون مین سے کچھ حصہ صرف اپنے ہی ملک کی پیداوار پر بسر اوقات کرسکتا ہے۔

چین کی آبادی :- چین کے صرف اٹھارہ صوبون کی آبادی مع منچوریا کے چالیس کروڑ ستر لاکھ بانسبت سلطنت برطانیہ کے ستر لاکھ زیادہ ہے۔

شنغہائی :- جنوبی [illegible] مشہور دریائی اپلا [illegible] ایک بار [illegible] رات مین ہوا کی پر طوفان رہیدآنے کی وجہ سے بہت چڑھ گیا تھا۔

قحط الرجال :- رینیک ہرلیبیا واقع منگولیا مین ایک عورت محض اس وجہ سے لوکل مجسٹریٹ بنائی گئی کہ اوس جگہ کے تمام بالغ مرد امریکہ کو چلے گئے اور کوئی شخص ایسا نہین رہا جو اس عہدہ کو پُر کرنے کے قابل ہو۔

عورت پریسیڈنٹ :سلطنت متحدہ کے سپریم جسٹس بریور نے دسر کالج کی زنانہ طالب علمون کو لکچر دیتے ہوئے کہا کہ ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ وائٹ ہاؤس واشنگٹن مین کوئی عورت پریسیڈنٹ بنکر بیٹھے گی - جس سے امریکہ کو وہی عزت حاصل ہوگی جو انگلستان کو ملکہ وکٹوریہ سے حاصل ہوئی۔

عجیب دہوپ گھڑی :- ڈی وٹڈہل بارک واقع بالیٹمور (امریکہ) مین ایک عجیب دہوپ گھڑی ہے جو دنیا کے متعدد مقامات کا وقت بتاتی ہے اس کے بنانے والے کا نام پیٹر ہملٹن ہے۔

دربار :- پرنس آف ویلز بمبئی اور کلکتہ دونون مقامات پر ملاقاتی دربار منعقد کرین گے۔

توسیع ریلوے :- ریلوے بورڈ نے لوکل گورنمنٹون کو موجودہ لائنون کی توسیع یا جدید ریلون کی تعمیر کے متعلق وہ تجاویز پیش کرنے کی ہدایت کی ہے جن سے اون کے صوبجات کو فائدہ پہونچنے کی امید ہو۔

طاعون :- ہفتہ مختتمہ یکم جولائی مین کل ہندوستان کے اندر طاعون سے ۲ ہزار ۲ سو ایک موتین ہوئین - جن مین سے پنجاب مین ایک ہزار ۲ سو ترپن نہین - احاطہ بمبئی ۵۰ سو ۱۹ - صوبجات متحدہ ۱۳۲ برہما ۶۷ -

بارش - غازی پور مین ۲۰ دن کی سخت گرمی کے بعد شدید بارش ہوئی [illegible] گزشتہ کو آگرہ مین بھی بہت [illegible] موسلا دھار پانی پڑتا رہا۔

عجیب بیماری - مدراس [illegible] بلاری سے خبر ملی ہے کہ وہان کوسوان بیماری وارد ہوئی [illegible] لڑکے [illegible] [illegible] بیماری ایسا ہے کہ [illegible] سکتے جاتی مین سوامی سوکھے چٹے ہیں اور وہ پھول بنجاتے ہین -

مسلمان طلبہ :- یونیورسٹی الہ آباد کے امتحان انٹرنس مین بہ مقابلہ ۳۰۶ دیگر اقوام کے ۱۷۴ مسلمان کامیاب ہوئے ہین - اسکول فائنل کے امتحان مین ان کی تعداد ۶۳ بمقابلہ ۵۷۴ کے ہے۔

برقی روشنی [illegible] ویسٹرن ریلوی مین برقی روشنی اور برقی پنکھون کا انتظام ہیجانا چند ہفتون کے اندر ہو جائیگا۔

خیرمقدم - پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقع پر جو فوجی قواعد دہلی مین ہوگی اسکا کل خرچ بالکل علیحدہ رکھا جائیگا۔

مراجعت - [illegible] لیار ولایت سے والپس ہوکر ۲۹ ستمبر تک بمبئی پہونچ جائین گے اور وہان سے سیدھے شملہ جاکر لفٹننٹ گورنری پنجاب کا چارج لین گے۔

شیکسپیئر کا ڈراما - ولایت مین ایک شخص کو شیکسپیئر کا ایک قدیم ڈراما ملا ہے - جس کی قیمت ۸ سو پونڈ لگائی جاتی ہے -

روس کی حالت - روس کی حالت روز بروز خطرناک ہوتی جاتی ہے - بقیۃ بیڑے بھی آمادۂ بغاوت ہین - پولیس کے افسرون نے فوجی خدمات انجام دینے سے انکار کردیا ہے۔

لغش برآری کا کام - جنوبی افریقہ کے طوفان باد اور شکست ذخیرۂ آب سے جولوگ مکانا کے نیچے دب گئے تھے - ان کی نعشین ابھی تک نکالی جارہی ہین۔

مزید تحقیقات - مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ایم ڈلیالنس وزیر اعظم یونان کے قاتل ہی نے اس کی بی بی کو بھی قتل کیا تھا۔

تخفیف - سُنا جاتا ہے کہ روسیون نے دریائے سیحون کے شمالی کنارے کی فوج مین تخفیف کردی ہے - روسی ترکستان مین بدامنی کی افواہین پھر گرم ہین -

جواہرات کی چوری - ڈچز آف ویسٹ منسٹر کے جواہرات کی چوری مین ایک چوکیدار پکڑا گیا ہے - ان جواہرات کی قیمت ۶ ہزار پونڈ تھی -

ریلوں سے حادثات - پچھلے سال ہندوستان کی ریلون سے (۱۱۵۷) آدمی ہلاک اور (۱۰۸۹) مجروح ہوئے تھے - اور بذریعہ ریل خودکشیان پچھلے سال (۱۴۲) اور گزشتہ سے پیوستہ سال مین (۱۴۳) ہوئی تھین -

روشنی کا ٹھیکہ - کانپور کیلئے برقی روشنی کا ٹھیکہ میسرز بگ سدرلینڈ اینڈ کو - کو دیا گیا ہے -

سر ولیم نکلسن : ولایت کے اخبارون مین خبر شائع ہوئی ہے کہ لارڈ کچنر کے بجائے کے حیف سر ولیم نکلسن مقرر ہو گئے - کیونکہ اونہون نے جبرالٹر جانا منظور نہین کیا ہے -

توسیع :- ہزاکسیلنسی لارڈ امپتھل کی مدت حکومت مین اپریل آئندہ کی توسیع کردی گئی ہے - تاکہ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کے موقع تشریف آوری پر ہندوستان مین موجود رہین -

دعائے مغفرت - سادہو ہیرانند سرگباشی کے لیے ہیمو مندر حیدرآباد مین سہ تراق ۸ بجے شام کو دعائے مغفرت کیجانے والی تھی -

ویٹرنری ہسپتال :- کوہ مری کا ویٹرنری ہسپتال وہان کی میونسپلٹی بہت جلد جاری کرنے والی ہے -

سیرامرتسر :- سُنا جاتا ہے کہ حضور پرنس آف ویلز لاہور سے پٹیالہ جاتے ہوئے امرتسر بھی ضرور اترینگے -

تخت دہلی - سر ایڈون الجرنن [illegible] سفیر متعینہ روم انتظام کررہے ہین کہ قلعہ معلی کے مغلیہ تخت کی مرمت کے لیے اٹلی کے کسی ہوشیار کاریگر کو روانہ کرین -

جلوس کی تصویر :- مسٹر ڈی - آر - میکنزی مشہور مصور - جو دربار دہلی کے موقع پر شاہی جلوس کی تصویر تیار کرنے کے لیے متعین ہوئے تھے - اب ۱۸ فٹ طویل اور ۱۱ فٹ عریض کرمچ پر شملہ مین ہاتھیون - کے جلوس کی تصویر اُس موقع کی تیار کررہے ہین - جس وقت جلوس جامع مسجد کے قریب تھا - تصویر غالباً بڑے دن تک تیار ہو جائے گی -

حادثہ :- بھکر کی خبر مظہر ہے کہ نیجگرائیر کے سٹیشن پر ایک شخص ریل سے کچل کر مرگیا - یہان یہ قاعدہ ہے کہ سٹیشن کے ادنے ملازم ریل کے آنے کی خبر سٹیشن ماسٹر کو کرنے کے لیے لائن پر کھڑے رہتے ہین اس طریقہ کا انسداد ہونا چاہیے -

امیر صاحب کابل - ہز مجسٹی امیر صاحب کابل مع سردار نصر اللہ خان غزنی کے دورہ کا ارادہ کررہے ہین -

دار السعادۃ مین ۱۰-۱۱ جون کو سخت آندہی آئی اور شہر پر طوفان بادچلا - جس سے اکثر مکانات ڈھہ گئے - جنرل وصفی پاشا اپنے مکان کے نیچے دب کر فوت ہوئے اور اکثر لوگ زخمی ہوئے محل چراغان کو بہت صدمہ پہونچا - یہ محل سلطان عبدالعزیز مرحوم نے لندن کے محل بلورین کے نمونہ پر کئی کروڑ روپیہ خرچ کرکے تعمیر کروایا تھا - مسجد ایا صوفیا کا بھی ایک مینار مخدوش حالت مین ہے اور اسکی چوٹی کی برجی گرگئی ہے - (بعد کی خبر) ۱۲ جون کو سخت ہیبتناک طوفان بادچلا جو پہلے سے بھی بڑھ گیا بہت سے عالیشان محل گرگئے - دریائے باسفور مین بہت لوگ غرق ہو گئے - اور اسکدار مین شدید زلزلہ آیا جس سے لوگون کے مال وجان کا بہت نقصان ہوا - حضرت جلالتمآب نے مصیبت زدون کی اعانت کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور اون کو مال سے امداد کرنے کا اہتمام عظیم فرمایا ہے کمیٹی نے مصیبت زدون کے رہنے کو فی الحال بہت سے لکڑی کے گھر بنادیے ہین اور فوجی افسرون نے مصیبت زدون کو دوسو خیمے دیئے ہین اور زخمی لوگون کے علاج کے واسطے بھی ایک الگ کمیٹی مقرر ہوئی ہے -

ہنار کے مسٹر ہارلی اینڈ ہملٹن نے اپنی ایک عجیب ایجاد پیٹنٹ کرائی ہے - یہ ایک قسم کی مٹی کی اینٹین ہین جنمین ابرق کا برادہ ملایا گیا ہے - اگر ان اینٹون کی چہت پر ایک تہ لگا دی جائے تو سخت سے سخت گرم موسم مین بھی مکان نہایت سرد اور خوشگوار رہیگا اگر بیرونی جانب ایک ایک اینٹ آنار کی دیوارین بھی انہی کی بنائی جائین تو مکان مین مقیاس الحرارت ۲۵ و ۳۰ درجہ کے مابین ہوجائیگا۔

مارسیلز - (یورپ) مین ایک کسان تربوز کی کاشتکاری کرتا ہے - یہ اپنے تربوزونکو بجائے پانی کے دودہ سے سینچتا ہے - کسان کہتا ہے کہ اس طرح تربوز کی جسامت دوچند ہوجاتی ہے - مارسیلز کی نمایش مین اسی کو سب سے زیادہ انعام ملتا ہے -

کرکٹ کے بعض شوقین بیٹ کو ہر وقت ہاتھ مین رکھنے کے عادی ہوجاتے ہین بعض سوتے وقت بھی اسکو پاس رکھتے ہین - ایک شخص کا شوق اس سے بھی بڑھ گیا جس نے مرتے وقت وصیت کی کہ اسکا بیٹ اسکے ساتھ قبر مین رکھدیا جائے۔

افغان ترکستان مین چند یہودی دوکاندار اور سوداگر ہین جنکی نسبت اب تک کوئی شبہ پیدا نہین ہوا تھا - مگر اب وہ روس کے جاسوس سمجھے گئے ہین اور انکو گورنر صوبہ نے چلے جانے کا حکم دیا ہے ان لوگون نے اپنی دوکانین بند کردین اور اپنے خریدارون سے حساب کتاب طے کرکے جانیوالے ہین -

جنوبی ہند مین سخت طوفان آیا جس سے جان و مال کا بہت نقصان ہوا - جزائر کوچن کیرالائن مین سے دو جزیرے تباہ ہو گئے - ہوا ایسی تند تھی کہ کوئی شے اپنے مقام پر نہین ٹھہر سکتی تھی -

نفاق ظاہری اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کیلئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو تو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں کون ہے؟ جو اس کو تباہ کر سکے۔ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اسکی مخالفت کرے یہ بڑھیگا اور پھیلیگا اور فرشتے اسکی حفاظت کریں گے اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا میں اسکو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کیلئے لازمی سمجھتا ہوں یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلے کی ترقی فوق العادۃ ہو رہی ہے بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں۔ اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔

مسیح کی موت کا جھگڑا بالکل صاف ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے قول سے اور مسیح علیہ السلام کے اپنے اقرار سے فلما توفیتنی میں موت ثابت کر دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے معراج کی رات میں ان کو مردوں میں دیکھا۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ جو شخص ابھی اس عالم میں ہے وہ ان روحوں میں جو اس جہان سے گذر چکی ہیں کیونکر شامل ہو گیا؟

انفاق فی سبیل اللہ

مومن وہ نہیں جو صرف زبان سے کہے میں نے اللہ و رسول کو مان لیا۔ اگر زبانی جمع خرچ سے کوئی شخص مومن کامل ہو سکتا تو ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین (بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے مگر وہ مومن نہیں) نازل نہ ہوتا۔ منافق اور مومن میں فرق یہی ہے کہ منافق کہتا ہے اور کرتا نہیں اور مومن جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ کرتا بھی ہے۔ حقیقی ایمان عمل ہی سے ظاہر ہوتا ہے اسی لیے فرمایا انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصادقون (حجرات) مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کسی قسم کا شک نہیں کیا (اور نہ کوئی ایسا فعل جس سے قطع تعلق پایا جائے جو ریب کے مفہوم میں داخل ہے) اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ بس یہی سچے مسلمان ہیں۔ پھر مومنوں کے حق میں فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (اللہ نے مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے خرید لیا) اور اخیر پر فرمایا فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ (پس تم خوشیاں مناؤ اس سودے کی جو خدا کے ساتھ کیا توبہ) یہ اصلی بیعت ہے کہ سودے میں اپنے تئیں بیچ دینا۔ اچھا اب دیکھو کہ ایسی بیعت کرنے والے ایک تو صحابہ کرام تھے۔ انہوں نے اس اقرار کو کسطرح نبھایا جانوں کے نثار کرنے کے بارے میں تو خدا تعالیٰ کی یہ شہادت موجود ہے۔ منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر (بعض تو اپنی جان فدا کر چکے اور بعض منتظر ہیں) اور مالوں کی نسبت سنئے کہ ایک وقت آیا کہ حضرت ابوبکرؓ سارا مال رسول اللہ صلعم کے حضور رکھ دیا پوچھا گیا ما خلفت لعیالک (تو نے اپنے عیال کے لیے کیا باقی رکھا) عرض کیا اللہ و رسولہ ابو طلحہ مہمان کی روٹی پکاتی ہیں مگر گھر میں کچھ نہیں۔ سو دیا بجھا کر اپنا کھانا اسکو کھلا دیا ایسا ہی نواح شام میں حذیفہ قریب المرگ شہید تھے تو میدان جنگ میں پانی دیتے ہیں مگر ہر ایک یہی کہتا ہے پہلے میرے بھائی کو دو۔ اسطرح پانی پھر پہلے کے پاس واپس آتا ہے اور اتنے عرصہ میں سب واصل بحق ہو جاتے ہیں اور یوں یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود تنگی کی حالت میں ہوں) کا مصداق ٹھہرتے ہیں ابوداؤد نے تو دمشق ہی کیسی بابت جو انہوں نے گھر سے ایک بی بی۔ تلوار رکھ کے باقی سب جائداد بیچ دی۔ ابو عثمان نے اپنی لڑکیوں کو فروخت کر دیا یہ تو سلف صالحین کا حال ہوا اب تم اپنا حال سنو۔ پہلے یہ دیکھو کہ تم کونسی جماعت ہو حضرات! آپ وہی جماعت ہیں کہ و اخرین منھم لما یلحقوا بھم (وہ اخیر زمانے میں آنیوالا گروہ جو ابھی تک ان صحابہ میں شامل نہیں ہوا) جسکی شان میں وارد ہوا ہے کہ اسی اعتبار سے آپ صحابہ کرام میں داخل ہیں اور آپ میں بھی وہ پاک وجود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) موجود ہے جو تیرہ سو برس پہلے انہیں موجود تھا جبھی فی الامیین رسولا منھم فرما کر اخرین منھم میں کسی علیحدہ رسول کا ذکر نہیں کیا اسلئے کہ انہیں بھی وہی رسول مزکی معلم کتاب و حکمت ہوگا جو پہلوں میں تھا گویا مسیح موعود دراصل آپکے وجود میں ایسا فنا ہوا کہ خود وہی ہو گیا اسلئے علم نفی وجود وہ رکھتا ہے یہ پہلا ثبوت ہے اس بات کا کہ تم میں رسول موجود ہے۔ (۲) پھر تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو چکا ہے اور فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (ہم عذاب نہیں دیتے جبتک رسول نہ بھیج دیں) پس پے در پے عذاب کا نزول رسول کی موجودگی کا ہماری نبوت ہے (۳) ہم سورۃ فاتحہ میں روز دعا پڑھتے ہیں کہ ہمیں وہ راہ دکھا جس پر چلکر پہلے انعاموں کے وارث بنیں جو اگلے منعم علیہ گروہ (انبیاء علیہم السلام) نے پائے۔ اور مغضوب علیہم اور ضالین ہونے سے بچا۔ اسمیں پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ میں یہ تین گروہ پیدا ہو جائیں گے سو ہم ایک ایسی جماعت بھی دیکھتے ہیں جو کتاب اللہ کو دراز ظہور ہم چھوڑ کر بے سر و پا طالمودی روایات پر اعتماد کئے بیٹھی ہے اور فتوی فروشی اور لوگوں کا مال بالباطل کھانے اور کافر بنانے میں اپنے بھائیوں سے سبقت لیگئی ہے دوسری طرف وہ گروہ بھی موجود ہے جسکی نسبت میں کسی نے کہا ہے۔ دیکھو تو کرسٹان جو پوچھو تو مسلمان۔ پس تیسرے گروہ کی موجودگی بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امت شر الامم نہیں بلکہ خیر الامم ہے۔ میرے دوستو! یہی وہ گروہ ہے جس کا امام وہ وجود باجود ہے جسکی خبر وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ اور ولہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ میں بھی دیگئی ہے ان دونوں آیتوں سے ظاہر ہے کہ آخری زمانے میں پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہونیوالے تھے۔ اسی لئے آنیوالے مہدی کی نسبت فرمایا کہ میرا نام اس کا نام ہوگا حتیٰ کہ والدین کا نام بھی ایک ہوگا اور ایک ہی قبر میں مدفون ہوں گے مطلب یہ کہ میں ہی ہونگا۔ صرف جسم کا فرق ہوگا۔ جیسے چاند مختلف برجوں میں طلوع کرتا ہے مگر اسے تناسخ نہ سمجھ لیجئے۔ یہ بروز ہے جسکے معنی ہیں کسی کی روح دوسرے میں آنا سو یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد مرسل ربانی کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے اسکی جماعت میں آپ صاحبان داخل ہیں۔ شکر کرو کہ جانوں کی میدان جنگ میں نثار کرنے کا ابتلا ہم کو پیش نہیں آیا۔ صرف مال ہے جس کے خرچ کرنے سے ہمیں دریغ نہیں چاہیے بعض لوگ چندہ طلبی پر اعتراض کرتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ کیا اگلے انبیاء کرام علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں ہمارے رسول الثقلین (روحی فداہ) کو ارشاد ہوتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا (ان کے مالوں سے صدقہ لیکر جمع کیجئے تاکہ انہیں اس کے ذریعہ پاک کرو اور ان کا تزکیہ کرو) اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام صدقات رسول و امام ہی کے پاس جمع ہونے چاہیئے تاکہ وہ انہیں موقعہ و محل کے مناسب حال خرچ کرے۔ اگر اس وقت جہاد میں خرچ ہوتا تھا تو اب ایسے کئی محل ہیں۔ اول دیکھو لنگر خانہ جس سے یہ مقصود ہے کہ جو لوگ طلب حق و تحصیل علم و تحقیق حق کیلئے یہاں آتے ہیں ان کے خوراک پوشاک مکان وغیرہ کا انتظام ٹھیک رہے تاکہ وہ بہ جمعی سے سیکھ سکیں۔ اور ان لوگوں کو بھی مدد پہنچتی رہے جو وہاں عارضی طور سے محض خدا کیلئے اقامت پذیر ہیں میرے ایک دوست نے مجھے کہا کہ جتنے اصحاب وہاں موجود ہیں وہ چندے کا حصہ لیتے ہیں اگر آج تم لوگ امداد بند کرو تو یہ سب نوکر ہو جائیں۔ اسی وقت مجھے یہ آیت یاد آگئی جو میں نے پڑھ سنائی ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ولللہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لا یفقھون۔ (یہی ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں جو رسول اللہ کے پاس ہیں ان کو خرچ نہ دو تاکہ ادھر ادھر منتشر ہو جائیں۔ آسمان و زمین کے خزانے تو اللہ کیلئے ہیں یہ سمجھتے نہیں) پھر میں نے کہا۔ بندۂ خدا تم اتنا سمجھو کہ جو لوگ وہاں رہتے ہیں کیا انکی غیر معمولی لیاقت اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ اپنے وجہ معاش کیلئے ہرگز کسی کے محتاج نہیں اور اگر کمانے پر آئیں تو دوسرے دنیا داروں سے ہرگز کم نہیں رہ سکتے میں تو جہاں تک سمجھتا ہوں ان میں سے ہر ایک صرف دین کیلئے اپنی دنیا کا نقصان کر بیٹھا ہے۔ دوم مدرسہ جس کا فائدہ یہ ہے کہ پادریوں کی انجیلی تعلیم سے بچتے رہیں اور انگریزی کی ساتھ ساتھ اپنا دین بھی سیکھتے جائیں تاکہ یہ سب دنیا۔ دین کے رنگ میں آکر موجب اجر عظیم ہو۔ سوم۔ ریویو آف ریلیجنز یہ رسالہ تبلیغ اسلام کیلئے جاری ہے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بعثت کی اصل غرض یکسر الصلیب کو پورا کرنیوالا ہے چہارم الحکم و بدر کہ وہ حضور کی شان مہدویت کی اظہار کیلئے ہیں۔ پنجم چھاپہ خانہ جس کے ذریعہ معارف و حقائق سے بھری ہوئی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ ان سب کی امداد ہم پر فرض ہے کیونکہ آپکا دعوی تسلیم کرنے کے معنے یہی ہیں۔ یوں زبان سے کہہ دینا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں میں نہیں جانتا کیا فائدہ دیتا ہے جبکہ وہ ہماری تصدیق کا محتاج نہیں۔ اگر اسے کوئی بھی نہ مانے تو بھی وہ مسیح موعود ہی ہے۔ امامت کے عہدہ پر خدا نے مقرر کیا ہے۔ کوئی ہم نے نہیں کیا پس ہمارے ماننے سے یہ مراد ہے کہ اس کے کام میں تن من دھن سے مدد دیں۔ جتنا امداد سے پہلو تہی کرتے ہیں

اتنا ہی ایمان میں قصور ہے ۔ دیکھو پچھلے سال جب زمینداروں کو معلوم ہوا کہ ایک گھوڑی لینے سے بہشتی مقبرہ میں جگہ ملتے ہیں تو کئی لوگوں نے اپنے زیور اپنے مکان بلکہ اپنی زمینیں بھیج دی تہیں ۔ وجہ یہ کہ زمین ملنے کا یقین تہا ۔ ایسا ہی اگر بہشت کی زمین کے وارث ہونے کا یقین ہو ۔ تو کیوں نہ بے دریغ مال خرچ کر دیا جاوے بے شک ۔ اولاد و دولت کی محبت ایسا نہیں کرنے دیتی ۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ (توبہ) اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہاری بہائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے رشتہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جسکے سست پڑ جانے کا اندیشہ ہے ۔ اور مکان جو تمہیں پسند ہیں ۔ اللہ اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہیں ۔ تو انتظار کرو یہاں تک کہ خدا کا عذاب آنازل ہو ۔ پہر ایسی قوم کو فاسقین فرمایا جو مال خرچ کرنے اور چندہ دینے میں دریغ کرتی ہے ۔ چونکہ انسان کو مال و دولت کی محبت بہت ہی ہے اسلئے کئی بار فرمایا (۱) وانفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الیٰ اجل قریب فاصدق واکن من الصٰلحین ۔ (جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے خرچ کر دو پہلے اس سے کہ تم میں سے کسی کو موت آ دے اور کہے اے میرے رب اگر تو مجہے کچھ مہلت دے تو میں صدقہ کروں اور صالحین سے ہو جاؤں) (۲) لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا (تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے جب تک کہ خرچ نہ کرو) (۳) یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ (اے ایمان والو خرچ کرو اس سے جو تمہیں ہم نے رزق دیا پہلے اس کے کہ وہ دن آوے جسمیں کوئی بیع دخلہ و شفاعۃ نہیں) پس صحابہ کرام میں داخل ہونا چاہتے ہو تو تم بہی دے کرو ۔ یہ وقت ہے کیونکہ جب پورے طور سے فتوحات شروع ہو گئے (چنانچہ ہو رہے ہیں) اور وامتازوا الیوم ایھا المجرمون کا وقت آگیا تو پہر خرچ کا وہ اجر نہ ملے گا جو کہ اب ملتا ہے ۔ فرمایا لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا (حدید) (جو لوگ فتح سے پہلے خرچ کریں اور لڑیں وہ برابر نہیں بلکہ بڑا درجہ رکہتے ہیں ان سے جو بعد میں خرچ کریں اور لڑیں) (۴) لقد تاب اللہ علی النبی والمھٰجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ (توبہ) (اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت میں ساتہ دیا بڑا فضل کیا ہے) پس اے میرے عزیزو ۔ دل کہول کر چندہ دو اور ہر ایک قومی ضرورت کا لحاظ رکہو ۔ اور اس کو اپنی سعادت و بہبودی کا وسیلہ سمجہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر احسان نہ جتلاؤ ۔ کہ ایسے احسان جتلانے والے ہلاک ہوئے ۔ یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھدٰکم للایمان (حجرات) (تجہ پر احسان جتلاتے ہیں کہ اسلام لائے کہدے مجہ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو ۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکہتا ہے کہ ایمان کی ہدایت دی ۔

اللہ تعالیٰ اس مضمون کو مبارک کرے اور مجہے اور سب بہائیوں کو اس پر عمل کی توفیق دے ۔ آمین

(احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات)

انتقال

میرٹھ سے نہایت افسوسناک خبر آئی ہے کہ میرے مکرم مخدوم بہائی جناب منشی ذوالفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری میرٹھ کی اہلیہ کلان کا ۱۲ جولائی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے شام انتقال ہو گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحومہ موصوفہ ایک دیندار اور مخلص احمدی خاتون تہی ۔ خانصاحب موصوف اسکی بیماری کی حالت میں وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہے لیکن آخر وہ ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مرضی تہی سخانصاحب موصوف کو کچھ شک نہیں ایک سخت صدمہ پہنچا ہے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ انکا اخلاص اور خدا تعالیٰ کے ساتہ سچا تعلق رضا بالقضا انہیں ضایع نہ کریگا ۔ اللہ تعالیٰ خود انکی جزا ہو اور اس موقع پر انہیں خاص صبر عطا کرے مرحومہ کا جنازہ غایت پڑہا جاوے ۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ۔ آمین ۔

تازہ الہام

۱ ۔ روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کہولا گیا ۔
۲ ۔ فَصَرَكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۔

مُبارکباد

بریں مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ بہبودیِ جانِ ماست

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

اما بعد

نہایت مسرت اور خوشی کے ساتہ ظاہر کیا جاتا کہ میرے محسن و مخدوم زادہ جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب خلف الرشید حضرت میر ناصر نواب صاحب سلمہما اللہ الوہاب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے آخری امتحان میں کامیاب ہوئے اور سب سے اوّل رہے ۔ میں اس کامیابی پر اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خصوصاً مبارکباد عرض کرتا ہوں کیونکہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ موجہ اور قبولیت دعا کا نتیجہ ہے ۔ میں مخدومی میر محمد اسمٰعیل صاحب کے واجب العزت والدین کو اور پہر حضرت ام المومنین علیہا السلام کے حضور جنکے حقیقی بہائی ہونے کا ڈاکٹر صاحب کو فخر حاصل ہے نہایت ادب اور صدق دل کر مبارکباد عرض کرتا ہوں ۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور عام مسلمانوں کے لئے بہی یہہ کامیابی قابل فخر ہے کیونکہ یہ پہلا احمدی اور مسلمان ہے جو میڈیکل کالج کے آخری امتحان میں پنجاب ۔ یو ۔ پی اور سنٹرل انڈیا میں اوّل نکلا ہے ۔ (اَتَمَّمْ زِدْ فَزِدْ)

یہہ کامیابی اور بہی مسرت اور خوشی کا موجب ہو جاتی ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب اپنے زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کے ساتہ سچے مسلمان کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں اور ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتہ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک موثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں جسکی وجہ سے ہمیشہ کالج کے اوستاد آپ سے خوش رہے ہیں ۔

خدا کرے کہ ہماری قوم اور حضرت مخدومی میر محمد اسمٰعیل صاحب کے والدین اور دوسرے متعلقین میر صاحب کی بہت بڑی بڑی کامیابیاں دیکہیں اور انکا وجود خیر و برکت کا موجب ثابت ہو ۔ آخر میں پہر ایک بار اپنے مخدوم و محسن بزرگوں کو اس تقریب پر مبارکباد دیتا ہوں ۔

احقر العباد خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر

ایک آنہ فنڈ کالج کے لئے

میں نہایت شکر گذاری کے ساتہ ان احباب کی فرستادہ رقوم کی رسید دیتا ہوں جنہوں نے قیام کالج کیلئے ایک آنہ فنڈ میں چندہ بہیجا ہے ۔ یہ ایک آنہ ماہوار جو دو سال تک ہر احمدی دیگا ایک صدقہ جاریہ ہوگا ۔ اور اسکی زندگی اور بعد الموت بہی ثواب کا باعث ہوگا ۔ قوم توجہ کرے تو کچھ بات نہیں جن احباب نے چندہ دیا ہے اور ان کی رقوم درج رسید نہیں ہوئی ہیں وہ اطلاع دیں ۔

یہہ غلطی اکثر کیجاتی ہے کہ مختلف چندوں کے ساتہ تداخل کر دیا جاتا ہے اگر براہ راست یہہ چندہ بہیجا جاوے تو حساب میں غلطی کا احتمال نہیں رہتا ۔ کالج کے آنہ فنڈ کا چندہ ایڈیٹر الحکم کے نام بہیجدیا جاوے لیکن کوپن پر جلی قلم سے آنہ فنڈ اور تفصیل درج ہو ۔

رسید زر موصولہ یہہ ہے

جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی ؎ دو سال کیلئے
جناب منشی غلام سرور صاحب اہلمد ڈیرہ اسمٰعیل خان عصہ
منشی عبد العزیز صاحب ہیڈ ماسٹر متہرا ۲ کس ۲ سال لعہ
نامعلوم الاسم بذریعہ غلام دستگیر شاہ ٹکٹ ۸ر
اہلیہ منشی گلاب خانصاحب سب اورسیر دہرم سال ۱ عہ
بابو محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین الہ آباد عصہ
معرفت ۸ر
بابو فیروز علیصاحب سٹیشن ماسٹر مستہ کوال عصہ
معرفت ۱۵ر
منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی چندوسی ۱۰ر
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب دو سال کے لئے عہ
سید اسد اللہ شاہ صاحب گرداور پنڈی گہیب ایک سال ے
منشی محمد مقبول صاحب لکہنو ۶ ماہ عصہ
بابو غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگہ ۲ سال عہ
بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لادوالس پور عصہ ۵ ماہ کیلئے
منشی ذوالفقار علیخانصاحب میرٹھ ایک سال ے
ضیاء الدین طالب علم اسلامیہ کالج لاہور ۸ر
مستری محمد عمر صاحب جلالپور جٹان عصہ
مولوی غلام نبی صاحب قادیان ۲ر
مولوی یار محمد صاحب قادیان ۱ر ۳ر

اطلاع

عام طور پر دیکہا گیا ہے کہ حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب کے نام پر جو خطوط آتے ہیں جن میں اکثر مستفتی اپنا نام یا تو لکہتے نہیں یا لکہنا بہول جاتے ہیں ۔ اور بہر اکثر کے جواب کیلئے ٹکٹ بہی ہوتے ہیں ۔ پس ایسے خطوط کا جواب بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور چونکہ خطوط کثرت سے آتے ہیں اور

ضرورتِ امام

نبشتہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی

روحی فداک یا روح اللہ صلعم - السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ - مکرمی مولانا عبد الکریم صاحب کا ایک گرامی نامہ سے معلوم ہوا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو حضور کے غلامون سے ہین وہ اس زمانہ کے فتنہ و فساد پر مضمون لکہین سو جہانتک دیکہا گیا حضور نے کوئی بات بہی باقی نہین چہوڑی جسقدر زمانہ کے فسادات حضور نے بسط کے ساتہہ ارقام فرمائے ہین اب کوئی نئی بات نہین نکال سکتا جو لکہیگا وہ انہین کو دہرائیگا لیکن چونکہ حضور کے حکم کی تعمیل ہمارا ایمان ہے اسلئے یہان سے سب نے اسپر لکہا ہے اور اسیوجہ سے حسب الحکم مین بہی ایک ٹوٹا پہوٹا مضمون ابلاغ خدمت بندگان عالی کرتا ہون - مین تو سب سے زیادہ فتنہ اس زمانہ کے علماء کا دیکہتا ہون خواہ وہ مسلمان ہین یا پادری ایک ہین - اور جو فتنہ عظیم الشان اس زمانہ کا ہے اور جس سے ہر ایک نبیؑ اور رسل اپنی اپنی امتون کو ڈراتا چلا آیا ہے اور ہمارے سید و مولی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تمام علامات اور نشانات اور رفتت تک ظاہر فرمادئیے وہ سب اسوقت پوری ہوگئے سواون نشانات اور علامات کا پورا ہونا ہی اور دجالیت کا تمام عالم پر محیط ہونا نہ صرف ضرورت مصلح کی ظاہر کرتا ہے بلکہ اوس عظیم الشان مصلح کا جو بوجہ ان عظیم الشان فتنون کی اصلاح کی وجہ سے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے موسوم تہا موجود ہونا ظاہر کر رہا ہے - بڑا فتنہ اس زمانہ کے علماء کا اسلئے ہے کہ جناب فخر الرسل سید الانبیاء مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ کے علما کی نسبت خبر دی ہے کہ وہ بدترین خلایق اوس زمانہ سے ہونگے بوجہ بےعلمی کے فتوی دینگے خود بہی گمراہ ہونگے اور دوسرون کو بہی گمراہ کرینگے اب اس حدیث شریف کا منشاء ان علماء کی تکفیر بازی ہے جو مسلمانون پر کفر کے فتوے لگاکر بمصداق حدیث شریف کہ جسکی تکفیر کیجادے اگر وہ نہ ہو تو وہ کلمہ لوٹ کر اوسی پر آتا ہے خود بہی گمراہ ہوتے ہین اور اپنے پیروؤن کو جو انکے فتوون کیوجہ سے مسلمانون کو کافر جانتے ہین گمراہ کرتے ہین اور باوجود کہلانے شیخ العرب والعجم اور شمس العلماء اور ابو البرکات اور ابو سعید کے - خدا جانے کیا کیا ان لوگون نے اپنے لقب رکہے ہوئے ہین پہر ان کی معلومات اور علم کتاب و سنت کا یہہ حال ہے کہ باوجودیکہ قرآن کریم مین اس تکفیر بازی سے بچنے کے لئے اللہ جلشانہ نے صریح اور بیّن طور پر فرمادیا۔

ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا یعنی اوس کو بہی کافر نہ کہا جائے کہ جس سے محض السلام علیکم ظاہر ہو اور حدیث شریف مین ہے من صلّی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمتہ اللہ و ذمتہ رسولہ ولا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری پر انکا کفر کا فتوے دینا صاف انکی بےعلمی اور کتاب و سنت سے دوری ظاہر کرتا ہے اور اسطرح بےعلمی سے فتوی دیتے ہین خود بہی گمراہ ہوتے ہین اور دوسرون کو بہی گمراہ کرتے ہین ماسوائے اسکے اس زمانہ کا فلسفہ اور سائنس ایسا بہاری فتنہ ہے کہ جس سے تعلیم یافتہ بہی عقاید حقہ سے دست بردار ہوتے جاتے ہین اور یہہ علماء بوجہ اپنی بےعلمی کے ہرگز اس بہاری فتنہ کا مقابلہ کرکے حمایت اسلام کی نہین کرسکتے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بوجہ اتقا اوٹہہ جانیکے جو اس جماعت مین بالکل معدوم ہے فہم قرآن کریم کا نہین رہا کیونکہ قرآن کریم کے جانیکے لئے اتقا کو ہی مولی کریم نے شرط ٹہیرایا ہے جیساکہ فرمایا

اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ

سوکون انکار کرسکتا ہے کہ اب ایسے مصلح کی ضرورت ہے جسکو علم قرآن کریم کا دیاگیا ہو جسکی وجہ سے وہ موجودہ فلسفہ اور سائنس کا مقابلہ کرکے انوار اور برکات کتاب اللہ کو پہیلاوے - دجالیت کے فتنہ کو تقویت اور جہان مین پہیلانیوالے بہی یہی اس زمانہ کے بےعلم مولویصاحبان ہین کیونکہ دجال اکبر کا بڑا فتنہ جو شرک کا قائم کرنا اور توحید الہی کا معاذ اللہ نیست و نابود کرنا ہے اوسکی بناء حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات ہے جسکی وجہ سے وہ حی و قیوم اور خالق وغیرہ مانے جاتے ہین اور جس سے شرک و ظلم کا ایک دریا تمام جہان مین بہہ رہا ہے اور دیکہا جاوے تو جسقدر اسوقت خرابیان اور انواع و اقسام کے گناہ اور بدکاریان پہیلی ہوئی ہین ان سب کی بناء یہی مسئلہ حیات عیسےٰ علیہ السلام ہے اسیوجہ سے آج آسمانی کتاب اور ہدایت انبیاء علیہم الصلوٰۃ کا چراغ ٹمٹماتا نظر آتا ہے اور شرک و ظلم سب کا ذتیرہ بنگیا جس سے ضلالت اور کفر کی ایک تیز آندہی چہار طرف چل رہی ہے کیا عیسائی اور کیا آریہ اور کیا برہمو اور کیا مسلمان سب کے مشرکانہ عقاید ہین اور توحید الہی کے مصفا اور روشن چہرہ پر اعتقادات مشرکانہ کا گرد و غبار چہایا ہوا ہے جس سے اوسکا اصلی چہرہ نظر نہین آتا - عیسائیون کا تو یہہ عقیدہ ہی ہے کہ باپ سے بیٹا پیدا ہوا اور بیٹے اور باپ کے ملنے سے روح القدس پیدا ہوئی - اور پہر باوجود اسکے ان تینون کو نہ تقدم ہے نہ تاخر اور تینون ایک ہی ہین اور تینون ہی ازلی جب تقدم و تاخر نہین تو اسکے جہٹلانیکی کیا

دلیل ہے کہ روح القدس سے بیٹا پیدا ہوا اور بیٹے اور روح القدس کے ملنے سے باپ پیدا ہوا - غرضکہ یہہ لوگ تو یسوع صاحب کو زمین و آسمان کا مالک حی و قیوم اور خدا کی سی صفات اون مین مانتے ہین لیکن ان مولویصاحبان کا بہی عقیدہ اون سے کم نہین ہے یہہ لوگ بہی حضرت مسیح کو حی و قیوم اور خدا کی صفات خاصہ مین شریک جانتے ہین بلکہ وہ تو نبی ہی تہے یہہ کافر دجال پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اوسکو خدائی کی تمام قدرتین ہونگی اور یہی خدا کی صفات خاصہ مین شریک ہے - زمین و آسمان اوسکے قبضہ مین ہونگے دوزخ و بہشت اوسکے ساتہہ ہونگے اپنے حکم سے مار یگا اپنے حکم سے زندہ کریگا وغیرہ وغیرہ عقاید رکہتے ہین اور اسپر ایمان رکہنے کو دوسرون کو مجبور کرتے ہین اب یہ شرک کی تعلیم نہین تو اور کیا ہے آریہ اور برہمو کا حال پوشیدہ نہین ہے آریہ خدا روح مادہ کو انادی سمجہتے ہین برہمو عقل کے پوجاری ہین اور اونکا خدا ایسا کمزور ہے کہ نہ صفت گویائی کی اپنے اندر رکہتا ہے نہ یہہ طاقت کہ ہمین بیدار کرکے اس زندگی کے لئے کوئی دستور العمل ہمارے واسطے بہیجتا بلکہ اوسکا پتہ بہی انکی ہی عقل نے لگایا ہے - غرضکہ یہ زمانہ ایمانی اور اعتقادی فتنون کا ہے اسیواسطے فتنے بہی دو قسم کے ہین ایک انسانی فتنہ جو طرح طرح کی بدکاریان ہین جیسے زنا اور شراب خواری وغیرہ بےحیائی کا ایسا عام ہو جانا کہ اوسکو برا نہین سمجہا جاتا اور انسان اور حیوان مین تمیز باقی نہین رہی اونکا نتیجہ دوسری قسم کے فتنے جو خدا کیطرف سے ہین - بارشون کا وقت پر نہ ہونا قحط سالی کا ہونا وبا و من کا پہیلنا طاعون کا مسلط ہونا سو ہر قسم کے فتنون کا آج زور شور ہے اور مسلمان نام کے مسلمان ہین شرک نے وہ زور پکڑا ہے کہ ایمان باللہ کسی مین باقی نہین رہا - اس طرح محض مونہہ سے امنا باللہ کہنے والون کو تو خداوندکریم بہی بے ایمان بتاتا ہے جیساکہ فرمایا ومن الناس من یقول امنا باللہ و بالیوم الاخر وما ھم بمومنین اوسنے آمنا باللہ کی یہہ علامت رکہی ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون الخ

سواس ایمان کو چہار طرف نظر اٹہاکر دیکہہ لو نہ شیخ العرب والعجم مین پایا جاتا ہے نہ دوسرے مولویصاحبان اور مسلمانون مین اور یہ سب وجہ اسکی ہے کہ قرآن کریم کا علم اٹہہ گیا اور ان کے سینے اس سے خالی ہوگئے اور شرک مین گرفتار ہوکر وجہ

توحید الہی تہی اور جسے قایم رکہنے کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر وقتاً فوقتاً ہمارے سید و مولی خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم تک لکہو کہا نبی اور رسل آئے ہاتہہ سے کہو بیٹہے خوف الہی اور رجوع الی اللہ اور تقوے بالکل نہین رہا یہی وجہ ہے کہ اوس پاک کلام پر جو سبحانہ اللہ ہماری ہدایت اور راہ نمائی کیلئے اوسنے آپ بہیجا اور جسکی وہ پاک و صاف تعلیم ہے کہ عالم اور حکیم فلسفی اور نیچریہ اور دہریہ اور عام جاہلون کی ہدایت کے لئے یکسان ہے اور پہر اوس نبی کریم سید الطاہرین حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی پر جسنے اپنا عملی نمونہ دکہاکر خلقت کو لوگون پرستی کے گڑہے سے نکالا اور جسکا تمام جہان پر احسان ہے خاصکر عیسائیون پر تو بڑا بہاری کیونکہ یسوع صاحب کے سوانح جو انجیل سے معلوم ہوتے ہین اون سے تو وہ نبیؑ تو کیا معمولی آدمی بہی معلوم نہین ہوتے اور یہودیون کا اعتراض صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپکے خدا ہونے کے یہ دلائل ہین کہ تمام عمر خوف کے مارے چہپتے پہرے اور اعلاء کلمۃ الحق بوجہ نہ بہروسہ ہونے خدا پر زبان سے مردمیدان بنکر نہ نکال سکے اور یہی تعلیم جہوٹ کی شاگردون کو دیتے رہے کہ کسی سے نہ کہنا کہ مین مسیح ہون اور کہتے کچہہ اور کرتے کچہہ ہے اور جو دعوی کیا پورا کرکے نہ دکہایا اور آخر کو پکڑے گئے اور دشمنون کے ہاتہہ سے جوگت ہوئی ظاہر ہے - اور بالآخر سولی پر لٹکائے گئے - اور یہودیون کا قول کہ جہوٹا سولی پر لٹکایا جاتا ہے راست آیا اور ان نادان دوست پولوسیون نے بہی معاذاللہ معاذاللہ اونکا ملعون ہونا یہود مردود کے اعتراضات نہ اوٹہانیکی وجہ سے مان لیا اور خداوندکریم سے آپکا ایسا گہرا تعلق تہا کہ تمام رات رو رو کر دعائین کرتے رہے لیکن دعا قبول نہ ہوئی اور کامل ایمان باللہ ہونیکا یہہ ثبوت دیا کہ آخری وقت مین بجائے رضاء الہی کے کلمہ کے ایلی ایلی تونے مجہے کیون چہوڑ دیا یہ کلمے آپ کے منہ سے نکلے اور آپکی کامیابی اور شاگردون کی وفاداری کا حال جو آپکی فیض صحبت سے تہا ظاہر ہی ہے لیکن قرآن کریم نے ظاہر کیا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی اور مقرب الہی تہے اور آپ وجیہا فی الدنیا والاخرۃ خدا کے نزدیک تہے اور یہود مردود نے اور پادریون نے جو یہود مردود کا جواب نہونیکی وجہ سے کمال بےشرمی اور بے ایمانی سے ایسے پاک اور برگزیدہ خدا کو اپنے جہوٹے کفارے کے بدلے مین کہ وہ معاذ اللہ معاذ اللہ ہماری حرام کاریون اور بدکاریون اور شرارتون کیوجہ سے ملعون ہوکر دوزخ مین پڑا اور ہم کو نجات دیکر آزاد کر گیا اب

ہم جو چاہین کرین بالکل بے ایمانی کا خیال ظاہر کرایا۔ اور بتایا وہ خدا کا برگزیدہ اور پاک انسان نبی اللہ حبیب اللہ ملعون ہوکر سولی پر نہین مرا بلکہ جیسا کہ اوس سے وعدہ کیا گیا تھا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک الخ اوسکو پاک کرکے موت دی جیسا کہ آیہ شریف فلما توفیتنی مین اس وعدہ کا ایفا ہے اور جسکی تفسیر بخاری شریف مین ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دی سو اوس احسان کا بدلہ اس گروہ نے یہہ دیا کہ اوس سید معصوم اور سید الطاہرین صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عفت پر حد درجہ کی بیحیائی اور بے شرمی اور بے ایمانی سے حملے کئے اور امہات المومنین کے درباری اہمار جیسی ناپاک اور گندہ کتاب شائع کی اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام معاذ اللہ دجال کذاب زانی فریبی دغاباز وغیرہ وغیرہ رکھا گیا یہہ وہ وقت نہین کہ غیرت الٰہی جوش مین آئی۔ اور اگر کوئی مصلح اسوقت موجود نہ ہوتا تو زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے پھر یہی نہین کہ عیسائیون اور اون کے پس خوردہ کہانے والے آریون وغیرہ ہی نے آپ کی ایسی بے ادبی کی ہے بلکہ مسلمانون اور وہ مسلمان جو صاحب علم اور مولوی کہلاتے ہین اور صاحب عقل ہین ان لوگون نے بہی کم بے ادبی نہین کی دیکھو انکا اعتقاد حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ ہے کہ سب دشمنون نے اونکو پکڑ کر قتل کرنا چاہا تو خدا نے اپنی قدرت سے ایک دشمن کو اونکا ہم شکل بنا دیا جسکو سولی دیگئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری اسی جسم کے ساتھہ آسمان پر اوٹھا لیا جو ابتک زندہ آسمان پر موجود ہین اور زمانہ کی عوارضات بہی اون پر اثر نہین کرتے لیکن جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن درپئے قتل ہوئے تو آپ کے ساتھہ یہہ خاص مدد نہین ہوئی بلکہ آپ مثل اور انسانون کے رات کو چھپکر نکلے اور غار مین پوشیدہ رہے اور آپکو دشمنون کے ہاتھون سے تمام تکالیف اوٹھانی پڑین یہانتک کہ دندان مبارک بہی شہید ہوئے اور آپ پر عوارض زمانہ نے بہی اثر کیا جوان ہوئے بوڑھے ہوئے اور آپ برخلاف عیسیٰ علیہ السلام موت کا پیالہ پیکر مثل اور انسانون کے اسی زمین مین دفن ہوئے۔ حضرت عیسیٰ کو یہہ قدرت تہی کہ وہ اندہون کو انکہیں دیتے تہے اور مریضون کو اچھا کرتے تہے اور مردون کو زندہ کرتے تہے اور بہت سے جانورون کے خالق تہے اور غیب کا علم رکہتے تہے یعنی تمام صفات خاصہ الٰہی مین شریک تہے لیکن آنحضرت سے کوئی بات ایسی ظہور مین نہین آئی اور آپ بمصداق آیہ شریفہ انما انا بشر مثلکم صرف بشر تہے فرق محض وحی

کا تہا۔ حضرت مسیح کو خدا نے اسی جسم خاکی کے ساتھہ آسمان پر اوٹھا لیا لیکن جب آسمان پر چڑہنے کا معجزہ ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کیا گیا تو حکم ہوا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ حضرت عیسیٰ سے کسیوقت تائید روح القدس کی جدا نہوتی تہی ہر وقت روح القدس خدمت مین رہتے تہے لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کبہی کبہی ضرورت کیوقت آتے تہے اور ایک دفعہ انشاء اللہ نہ کہنے پر وہ عتاب ہوا کہ عرصہ تک وحی کا سلسلہ بند ہوگیا اور معاذ اللہ معاذ اللہ خدا کی لعنت ایسے عقاید والون پر کہ آپ کی وحی مین شیطان ایسا دخل دیدیتا تہا کہ آپ بتون کی تعریف نماز مین قرآن شریف پڑہتے ہوئے کر گئے تہے خدا کی پناہ اس عقیدہ سے اور آپ پر سحر کا بہی اثر ہوا جو عرصہ تک رہا۔ حضرت عیسیٰ کی نبوت متفقہ ہے اور آپ بطور قایم مقام اونکے آسمان پر چلے جانیکے بعد آئے جو وہ پہر خود آئینگے اور آخر زمانہ کے نبی وہی ہونگے آپ قرآن کریم کے خلاف کچہہ نہین کر سکتے تہے۔ کیونکہ وہ خدا کا کلام قیامت تک کیلئے ہے اور جزیہ حسب فرمان خدا قبول کر لیتے تہے لیکن حضرت مسیح اس حکم کی کچہہ پروا نہ کرکے ہرگز جزیہ قبول نہین فرمائینگے۔ آپ کی ذات پاک کی نسبت اور تمام جہان کی نسبت اگر خداوند کریم لفظ توفی کا استعمال فرمائیگا تو اوس کے معنی موت کے ہونگے اور اگر عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ لفظ توفی کا آئیگا تو اوس کے معنی آسمان پر اوٹھائے جانے کے ہونگے اس قسم کی بہت سی باتین ہین جو ان لوگون نے اختیار کی ہوئی ہین اس گروہ کو تو اس زمانہ کے عاقل نامعقول کہتے ہین اور جو صاحبان ذیعلم معقول ہین اونہون نے بہی کچہہ کسر ہتک اور توہین اسلام اور بانی اسلام کی باقی نہین رکہی یعنی نیچری صاحبان جو دراصل برہمو کی ایک شاخ ہے اور جو دہریت کے رنگ سے رنگین ہین انکا اعتقاد وحی والہام کی نسبت یہہ کہ وہ انسان کے ہی دلی خیالات ہوتے ہین اور اسکی نسبت دیوانون اور پاگلون سے دیتے ہین کہ جیسی اون کی آوازین آتی ہین اور خارج مین اون کا کوئی وجود نہین ہوتا یہی حال وحی والہام اور انبیاء علیہم السلام کا ہے قرآن کریم خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی دل کے خیالات ہین اور وہی باتین ہین جو اہل کتاب سے سنی تہین کیونکہ وحی والہام اوسیکا ہوتا ہے جسکا اسکو پہلے سے علم ہوتا ہے دوزخ و بہشت اور وجود ملائکہ سے انکاری ہین اور نعماء بہشت کو رنڈیون کے چکلے سے مشابہت دیتے ہین اور خدا کی تمام قدرتون پر ان لوگون کا احاطہ ہے جس سے باہر وہ کچہہ نہین کر سکتا اور وہ اسباب کا مثل ہماری

ہی محتاج ہے کیونکہ بلا اسباب مہیا ہوئی خواہ کسی شے کی طلب مین انسان خدا سے دعائین کرتا کرتا مر بہی جائے لیکن وہ نہین دیسکتا کیونکہ خلاف قانون قدرت ہے جسکی ایک فہرست انکے پاس مرتب ہوئی موجود ہے۔ معجزات انبیاء سابقین اور قرآنی معجزات کو بوجہ خلاف نیچر ہونیکے تسلیم نہین کرتے بلکہ ہنسی اور ٹہٹہ اوڑاتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قسم کی باتیں تمام مذاہب مین کم وبیش موجود ہین [illegible] اصل یہی اعتراضات ایک ایسے مصلح کی ضرورت کو ثابت کر رہے ہین کہ جو اون باتون کو جواب فضول کے رنگ مین ہوکر نہ رہنے دے بلکہ عملی رنگ مین لاکر اون کا پوشیدہ چہرہ دکہلاوے۔ سوتہم قرآن کریم کا اوٹھہ جانا فلسفہ اور سائنس کے زہر ہلاہل سے تمام جہان کا متاثر ہوکر عقاید حقہ سے دست بردار ہونا اور علماء وقت سے اونکا مقابلہ نہونا اور اون نشانون اور علامات کا جو مسیح معہود اور مہدی مسعود کے وقت اور ظہور کے لئے تیرہ سو برس قبل مخبر صادق صلعم نے خبر دی تہی پورا ہونا اور دجالی فتنون کا اس کمال کو پہونچنا کہ جس سے کوئی بچا نہین رہا۔ اور رمضان المبارک مین خسوف وکسوف کا ہونا کہ جو مہدی کیلئے ایک ایسا نشان ظاہر کیا گیا تہا کہ جو ابتدائی دنیا سے نہین ہوا تہا اور خاص مہدی کے زمانہ کیلئے مخص تہا۔ اور شروع صدی مین حسب فرمودہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجدد وقت کا ظہور فرمانا یہہ تمام وہ باتین ہین جو خود پتہ دے رہی ہین کہ مسیح موعود و مہدی مسعود مجدد وقت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسوقت موجود ہے۔ جو اسوقت قادیان مین ہے اور جسکا نام پاک غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جس نے وہ کسر صلیب کیا کہ صلیبی اعتقاد والون کا دل جانتا ہے اور اوس کے دم سے خنزیر قتل ہوتے تمام جہان دیکہہ رہا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اوسنے وہ ہدایت پہیلائی کہ شرک کے گڑہے سے ہمکو نجات دی اور توحید کا پاک و مصفا اصلی چہرہ اوس کی بدولت پہر نظر آنے لگا وہ اسلام اور بانی اسلام کا انصار بنا اونکی صداقت پر دعوے الہام کا کیا اور خدا نے اون کی مدد فرمائی کتابین وہ لکہین کہ اعدا کو دم مارنیکی جگہ نہین ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کا مزہ چکہا دیا اور اون باتون کو یعنی معجزات انبیاء علیہم السلام کو جو قصون کے رنگ مین ہوکر ناقابل اعتبار سمجہے جاتے تہے عملی رنگ مین لاکر دکہا دیا اور وحی والہام کی کیفیت اور حقیقت کو ظاہر فرما دیا بلکہ اس چشمہ الٰہی سے بہت سون کو پانی بہی پلا دیا اور علم کتاب الٰہی کا نمونہ

ابہی بمقام لاہور بموقعہ جلسہ تحقیق ہدایت ماہ دسمبر ۹۶ء مین اور آپکی عظمت اور جلال کو اسطرح دکہایا کہ تمام مذاہب کے علماء اور فضلاء جو اپنے مذہبون کی وکالت کرنے آئے تہے بے اختیار ہوکر اپنی عجز بیانی کا اقرار اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کی صداقت زبان حال سے کرکے اوس کے کلام معجز بیان کے روبرو مدہوش ہوکر سربسجود ہوگئے اور بول اوٹھے کہ اسلام کی فتح ہے۔ جسکی آنکہہ دیکہنے کی ہون دیکہے فقط
خاکسار حضور کا ایک ناکارہ اور عاجز غلام
ظفر احمد از کپورتہلہ

اطلاع

بقایا دار توجہ کرین پہلی ششماہی گذر چکی ہے وصولی بقایا کیلئے وی پی جاری ہو رہی ہین۔ ناظرین قومی حمیت و پاسداری کا لحاظ کرکے اور اپنی خوش معاملگی سے انہین وصول کرین ورنہ واپسی وی پی پر اخبار بند کر دیا جاویگا۔ شکایت معاف۔

عیسائیوں اور مسلمانوں میں مباہلہ

دہلی کے مسلمانوں اور عیسائیوں میں فروری ۱۹۰۵ء سے ایک مباحثہ حیات اور وفات مسیح کے متعلق ہو رہا تھا عیسائیوں کا دعویٰ یہ تھا کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے لیکن مسلمان اپنی کم فہمی اور نادانی کی وجہ سے اس امر پر مصر ہیں کہ مسیح علیہ السلام نے وفات نہیں پائی بلکہ وہ اس جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کچھ ایسا کمزور اور بودا ہو چکا ہے کہ ایک معمولی اردو خواں طالب علم بھی اس بیہودہ اور غلط دعویٰ کے مدعی علماء کو تنگ کر سکتا ہے چہ جائیکہ مقابل میں ایک پرانا مناظر حافظ ہو جو ایک عرصہ تک مسلمان رہ کر بھی مباحثے کرنے کا عادی تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دہلی کے ان علماء کو جو اس مناظرہ میں عیسائیوں کے سامنے آئے سخت حیران اور لاجواب ہونا پڑا۔ اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ کیونکہ قرآن کریم ایسی مجید کتاب ایسے بیہودہ اور لغو دعویٰ کی کب موید اور مصدق ہو سکتی تھی۔

میں نے اس مناظرہ کے اعلان کو پڑھ کر تعجب کیا ایک وہ زمانہ تھا کہ پادری لیفرائے صاحب دہلی میں مشنری تھے جو آجکل پنجاب کے بشپ ہیں وہی احمد مسیح حافظ جو اس وقت مسلمان تھا لیفرائے صاحب سے مناظرہ کیا کرتا تھا۔ اور ان دنوں جب لیفرائے صاحب دہلی سے لاہور آئے اور وہاں کے رنگ محل میں انہوں نے تین لیکچر دیئے جن میں سے پہلا لیکچر ضمناً حیات و وفات کا مضمون اپنے اندر رکھتا تھا اس وقت لاہور کی اکثر پبلک کو معلوم ہے کہ ایڈیٹر الحکم نے جو ابھی طالب علم تھا پادری لیفرائے صاحب سے اس مضمون پر گفتگو کی۔ اور پادری صاحب کو صاف لفظوں میں اقرار کرنا پڑا تھا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں سے مناظرہ نہیں کرتے۔ پادری لیفرائے صاحب اس وقت حیات مسیح کے مدعی تھے اور میں بالمقابل وفات ثابت کرتا تھا آج چودہ سال کے بعد کیا عجیب بات ہے اس لیفرائے کا شاگرد احمد مسیح قرآن شریف سے وہی وفات مسیح کا مسئلہ لیکر مسلمانوں پر اتمام حجت کرتا ہے۔ اور مسلمان محض اپنی نادانی کی وجہ سے بھری مجلس میں شرمندہ ہوتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی وجہ سے ایک صداقت کا انکار کیا جس کا خمیازہ انہیں احمد مسیح کے مناظرہ میں بھگتنا پڑا۔

پادری حافظ احمد مسیح نے جب دلائل کے ذریعہ دہلی کے مناظر مولوی کو حیران کر دیا تو اس نے اتمام حجت کی ایک اور صورت نکالی یعنی وفات مسیح پر مباہلہ کیلئے فریق مقابل کو بلایا۔ چنانچہ میں ذیل میں وہ اشتہار جو احمد مسیح صاحب نے شایع کیا ہے درج کرتا ہوں۔ مولوی عبد المجید صاحب نے بلطایف الحیل مباہلہ سے پیچھا چھڑایا ہے۔ میں اس مباہلہ پر انشاء اللہ ایک عجیب آرٹیکل لکھوں گا لیکن چند سے انتظار کے بعد۔ دہلی کے ان علماء کو جنہیں احمد مسیح صاحب نے مخاطب کیا ہے واجب ہے کہ وہ حیات مسیح کے ثبوت کیلئے میدان میں نکلیں۔ اور یا مولوی عبد المجید صاحب کو مباہلہ کیلئے اکسائیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ خدا کا مسیح اس دہلی میں حیات مسیح پر شیخ الکل کو قسم دیتا تھا اور وہ قسم کھانے سے بچتے ہیں آج مولوی عبد المجید صاحب بھی مباہلہ سے گریز کرتے ہیں۔ میں اب ذیل میں وہ اشتہار درج کرتا ہوں جو پادری احمد مسیح صاحب نے دیا ہے۔ - ایڈیٹر

اشتہار برائے آگاہی اولی الابصار

مولوی محمد عبد المجید صاحب مشہور مناظر و واعظ اہلحدیث دہلوی منجانب اہل سلام اور مولوی حافظ احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی منجانب عیسائیاں کے مباحثہ وفات مسیح کا انجام

فروری ۱۹۰۵ء سے ہمارا مباحثہ بکر سیٹیوال ہال واقعہ بازار سرکی والان میں جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب واعظ دہلوی سے دربارہ وفات مسیح ابن مریم ہفتہ وار بروز جمعہ متواتر پانچ چھ جمعہ تک ہوتا رہا۔ ہمارے دلایل قاہرہ اور شکست خصم کے جوابات سے مجبور ہو کر مولوی صاحب نے آخری جمعہ میں اپنے دعویٰ کو جو لفظ توفی کے لغو معنی پورا پورا لینا جیسے کا تیسا لینا وغیرہ کا تھا چھوڑ کر ہماری دعویٰ کو نہایت سنجیدگی و متانت سے قبول کر لیا کہ توفی کے معنی مطلق قبض کے ہیں۔ مگر اسپر جو ہمارا سوال پیش ہوا کہ قبض مطلق کے جبکہ ذی روح انسان اس کا مفعول ہو کیا معنے ہوتے ہیں آیا قبض روح۔ یا قبض جسم۔ یا قبض جسم مع الروح۔ یا قبض شکم جو تقلیل غذا وغیرہ کھانے سے پیدا ہو جاتی ہے؟ اسکا جواب ماہر علوم دینی جناب مولوی صاحب موصوف نے کچھ نہ دیا اور نہ دے سکتے تھے اور نہ اب حقیقی جواب اسکا دے سکیں گے۔ اس تقریر کے بعد چند جمعہ تک بوجہ پیش آجانے دیگر ضروریات دینی کے مباحثہ ملتوی رہا آخرہ ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء کے جمعہ کو مولوی صاحب نے بجواب ہماری چٹھی مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء یہ تحریر فرمایا کہ "ہم نے احمد مسیح کے دعویٰ کو جرح کر کے منقوص کر دیا ہے اس لئے جب تک وہ اپنے دعویٰ کی ترمیم یا دوسرا دعویٰ پیش نہ کریں گے میں گفتگو نہ کرونگا کیونکہ میں مجادلہ کرنا نہیں چاہتا اور کہ پادری برٹن صاحب جبتک پچھلی بحث کا فیصلہ اور آیندہ کے واسطے کسی دیگر مسئلہ مناظرہ کا تقرر نہ کریں گفتگو نہ کرونگا"۔ اگرچہ مولوی صاحب نے ایک دل خوش کن فقرہ کہ "ہم نے احمد مسیح کے دعویٰ کو مجروح و منقوص کر دیا ہے" لکھکر اپنا پیچھا چھڑانا چاہا ہے جسکا مفصل اور محکم اور معقول جواب اپنے رسالہ میں جو اس مباحثہ کی بابت ہم شایع کرنے والے ہیں انشاء اللہ دینگے اس جگہ صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ مولوی صاحب اس حیلہ سے اپنے نادان دوستوں میں شاید فاتح سمجھے جاویں اہل علم و عقل تو آپکے ہر جلسہ کی تقریر سے جو کچھ آپ ہمارے دلائل و براہین کے جواب میں فرماتے رہے ہیں مثلاً لفظ شُبِّهَ میں ضمیر کونسی ہے یا شبہ کی ھ کیسی ہے یا شُبِّهَ لَهُم کی تفسیر میں کَانَّهٗ مَذْبُوحٌ اور مسیح کو مشبہ اور قتل اور صلیب کو مشبہ بہ یا ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اَيْدِيْهِمْ یا وُفِّيَتْ اُجُوْرَهُمْ یا فانی درھما وغیرہ وغیرہ یا ھو الذی یتوفکم بالیل یا الله یتوفی الانفس حین موتھا بیان کرنے سے بخوبی نتیجہ نکال چکے ہیں کہ آپنے کہاں تک حمایت قرآن یا حفاظت اسلام و اثبات عقائد دیرینہ مقلدانہ خود کی فرما کر تاج کامیابی پہنا ہے جو کچھ کسر باقی رہگئی تھی وہ آپنے ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء کے جمعہ کو ایک عام مجمع اہل اسلام میں ہمارے اس ترمیمی دعویٰ اور آسمانی فیصلہ کی درخواست پر پوری کر دی جس کے لئے ہمیں اس اشتہار کی تحریر کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے حسب خواہش مولوی صاحب اپنے دعویٰ کی ایسی ترمیم کر دی کہ جس کے انکار و اقرار ہر دو سے ہماری ڈگری ہوتی تھی اور ہوئی یعنے ہمنے مولوی عبد المجید صاحب سے حسب آیت مباہلہ قرآنی یہ درخواست کی وہ مجمع عام میں اللہ جل شانہٗ کے روبرو کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کھاویں کہ "میں اس خدا قادر مطلق کی قسم کھاکر جس نے محمد صلعم کو نبی اور قرآن کو اپنی وحی سے نازل فرمایا ہے اپنے یقین دلی اطمینان قلبی سے ایمان کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کی وفات قرآن اور حدیث سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوئی میرا ایمان ہے کہ قرآن وحدیث سے مسیح کی حیات و صعود آسمانی بجسد عنصری خاکی بشری ثابت ہوتا ہے اور احمد مسیح نے جو دلائل وفات پیش کئے ہیں وہ بالکل غلط اور خلاف قرآن وحدیث ہیں ان سے تو حیات ثابت ہے نہ وفات۔ پس اگر میں اپنی اس شہادت میں جھوٹا ہوں تو اے خدا عزیز مجھکو مورد اس آیت مباہلہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کا فرما" اس پر جملہ حاضرین آمین کہیں۔ ایسی ہی میں احمد مسیح ازروئے توریت و انجیل وفات مسیح کے حق ہونے پر قسم کھاؤں گا اور بصورت کذب مَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کرونگا۔ اسپر بھی جملہ حاضرین آمین کہیں۔ اس کے بعد ہم اپنے دعویٰ وفات مسیح کو واپس لیں گے۔

اے اہل اسلام یہ تھا قطعی فیصلہ کہ ہم نے اپنا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرنا چاہا مگر مولوی صاحب نے خدائی فیصلہ کو بوجہ خاص منظور نہ کیا۔ افسوس صد افسوس کہ وہی مولوی عبد المجید صاحب جو اپنے تئیں حمایت اسلام پر فدا شدہ اور اپنی زندگی اشاعت قرآن میں وقف کئے ہوئے ظاہر کرتے تھے اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا جنہوں نے ایک جلسہ بھی انجمن اشاعت القرآن کا کیا تھا جسکی تعریف و توصیف میں دہلی کا مقامی اخبار کرزن گزٹ رطب اللسان ہے اور جو جلسہ مناظرہ میں شعروں پر شعر اور دعاؤں پر دعائیں فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ پڑھتے تھے۔ اور جو اپنے اظہار علمی کے واسطے تُنَّہ کی ستر اور ناک کی بہتر معنے بیان کرنے لگتے تھے مگر لفظ "توفی" کے پورے چار پانچ معنی بھی بیان نہ کر سکے اور جو بڑے زور سے دعویٰ کرتے تھے کہ تیرہ سو برس سے کوئی تاریخ اٹھاکر دکھاؤ کہ کسی عیسائی نے جرأت مباہلہ کی ہو اور جو یہ فرماتے تھے کہ میرا قرآن کے ایک ایک لفظ پر ڈیرا پڑا ہوا ہے وہی آج ایک قرآن کی آیت مباہلہ سے تجاہل عارفانہ کے طور پر یا واقعی اپنی ناواقفیت کا اظہار کر کے حمایت قرآنی و اسلام سے دست بردار ہو گئے۔ اور وہی آج ایک عیسائی کے ساتھ مسیح ابن مریم کی وفات پر مباہلہ کرنے سے حیلہ کر گئے۔ اور بری طرح حیلہ کر گئے۔ اے اہل دہلی اور اے وہ لوگو جو اس جمعہ میں موجود تھے تم نے سنا تھا اور یاد ہے جو کچھ مولوی صاحب نے ہماری اس درخواست مباہلہ کا جواب باصواب اپنی قلب واجف سے مرجوفانہ دیا تھا۔ جس سے اپنی تبحر علمی اور وسیع معلومات و ہمدردی اسلامی کا بھی پورا ثبوت دیدیا اگر نہیں یاد تو ہم پھر تمکو سنا کر یاد دلواتے ہیں سنئے جناب معلی القاب "قَاطِعُ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ" حامی اسلام و سنت سید المرسلین

حامی فروع و اصول جامع معقول و منقول فخر اسلام وارث خیر الانام مولوی محمد عبد المجید صاحب سفیر نے یہ جواب دیا تہا کہ میں اس مباہلہ کے لئے تیار ہوں اور پہر تیار ہوں مگر اس شرط کے ساتہہ پادری رڈن صاحب میر مجلس مناظرہ اور جملہ عیسائیان دہلی معہ اپنے زن و فرزند کے آویں اور میں بہی اپنے رفیق و مطیع فرمانبردار مسلمانوں کو حتی الوسع معہ اہل و عیال کو لیکر آؤنگا پہر مباہلہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ سبحان اللہ کیا جواب ہے اور کس آب و تاب کا کہ جسکے سنتے ہی جزاک اللہ و مرحبا کے نعرے بلند ہوں۔ بعض نہایت ہی کچے مسلمان جن کے دل اور کان مخالف کے کلام کے سننے کی ناقابل ہیں وہ تو شاید اس مضطربانہ جواب سے خوش ہو گئے ہوں گے۔ مگر سلیم الفطرت اور تہ کو پہونچنے والی طبیعتیں تو سنتے ہی تاڑ گئیں تہیں کہ جو کچہہ راز مخفی اور حقیقت پنہانی اس پُر حیلہ جواب میں تہی۔ اور یہ بہی ممکن ہے کہ ہمارے نیک دل مولوی صاحب بہی اس جواب سے مطمئن ہو گئے ہوں۔ اور شادمانی کے نقارے بجواتے ہوں۔ مگر نہیں۔ یہ خوشی اور شادمانی مولوی صاحب کی ہو خدانخواستہ یا دیگر پورانے مسلمانوں کی محض فانی اور بناوٹی اور ظاہری خوشی ہے جو عنقریب مبدل برنج و غم ہو جانے والی ہے حقیقی خوشی وہ ہے جو لازوال ہے اور وہ ہم کو بفضل ایزد متعال نصیب ہوئی اور ضرور ہوئی اور پہر ہوگی فانظروا یا اهل الاسلام۔

اے صدق کے دلدادہ لوگو اور اے حق کے متلاشیو ذرا سوچو اور خوب سوچو کر کیا یہ شرط بہی مباہلہ کے واسطے ہے کہ جو آپکے فخر قوم مولوی صاحب نے پیش فرمائی ہے؟ کیا میری یہ درخواست تہی کہ تمام اہل اسلام دہلی کو آپ معہ عیال و اطفال کے لاویں تو مباہلہ کریں؟ کیا نصاریٰ نجران کے ساتہہ نجران کے تمام عیسائی معہ زن و فرزند کے طلب ہوئے تہے یا رسول عربی نے اپنی تمام صحابہ کو معہ اہل و عیال کے مباہلہ کے واسطے ساتہہ لیا تہا ہرگز نہیں پہر کیوں مولوی صاحب نے یہ حیلہ کیا۔ کیا اب بہی اسکے حیلہ ہونے میں آپ صاحبوں کو شک ہے؟ اگر شک ہے تو ثابت کرو کہ یہ شرط مباہلہ ہے هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

کیا یہ جواب مصداق اس مثل مشہور کا نہیں ہے کہ "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادہا ناچے گی"؟ فتدبروا وتفكروا ولا تكن من الغافلين والمحجوبين۔

ہمارا جواب الجواب بہی سنو اور موازنہ کرو۔ ہم نے کہا کہ مولوی صاحب مناظرہ میرے اور آپکے درمیان ہے آپ اہل اسلام کی جانب سے اور میں مشن دہلی کی جانب سے مناظر ہوں اور فریقین اپنی اپنی ذات سے بشرح صدر مباہلہ کے مجاز ہیں۔ نہیں آپ اپنے عیال و اطفال اور میں اپنے بیوی بچے لے آؤں گا۔ ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين۔ اس کا جواب مولوی صاحب نے آئیں بائیں شائیں دیا اور ہمارے بیان وفات مسیح پر مہر کر دی۔ اب ہم بذریعہ اشتہار ہذا عوام اور خواص اہل اسلام دہلی سے نہایت ادب کے ساتہہ التجا کرتے ہیں کہ اگر مولوی محمد عبد المجید صاحب اس میدان کے مرد ثابت نہ ہوئے تو کچہہ تعجب نہیں۔ آپ اپنے دیگر مشاہیر علماء دہلی سے عموماً اور جناب مولوی محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی و مولوی محمد بشیر صاحب بہوپالوی سے خصوصاً عرض کر کے اس ناکامی کے داغ کو مٹانے کی سعی فرماویں اور صاحبان ممدوح سے کسی صاحب کو آمادہ کریں کہ ثبوت حیات بشری و صعود بجسد خاکی و نزول بجسم عنصری مسیح علیہ السلام کا ہمارے سامنے ظاہر فرما دیں اور اگر ان صاحبان بہی حیلہ و عذرات پیش کر کے اثبات دعوی و عقیدہ خود سے بچنا چاہیں تو آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کہاں تک وہ اس کمزور اور بادر ہوا مسیح کے صعود و نزول و حیات جسمانی والے عقیدہ کے حامی و مددگار ہیں۔

اے ناظرین آپ خوب یاد رکہیں اور ذہن رکہیں کہ حضرات نامبردگان آپ کو طرح طرح کی گندم نما تقریروں سے بہلا دیں گے مگر اثبات دعوی کے لئے مستعدی نہیں دکہلا دیں گے اور اگر جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب کو بہی دوبارہ ڈلہوسی بنڈ ملنے کی کچہہ حرکت پیدا ہو تو جناب ممدوح بہی دوبارہ تشریف لا کر وفات مسیح کے مباحثہ سے اگر خوف ہو یا اس کے متعلق وہ معلومات نہ رکہتے ہوں تو بسم اللہ وہ اس کا دوسرا پہلو یعنے اصل دعوے حیات مسیح و صعود و نزول بجسد عنصری بشری جسکے وہ مدعی ہیں اسی کو ثابت فرماویں مگر براہ مہربانی جو صاحب اس میدان میں قدم رنجہ فرماویں وہ ذرا اپنے منصب اور فرض کا زیادہ لحاظ رکہیں غلط مبحث کے طور پر نزول کو صعود سے اور فروع کو اصول سے نہ ملاویں اور مدعی و منکر کی حیثیت کا اندازہ کرتے رہیں ایسا نہ ہو کہ مدعی خود ہو کر منکر سے دلائل اثبات دعوی طلب کرنے لگیں یا منکر کو مدعی قرار دیدیں ہر ایک مناظر کا ضروری فرض ہو گا کہ جس بات کا وہ مدعی ہو اس کے اثبات کے دلائل وہ پیش کرے اور حیات و صعود و نزول جسمانی مسیح علیہ السلام کے مدعی اہل اسلام ہیں اپنی کا فرض ہے کہ اپنے اس عقیدہ اور دعوی کا اثبات فرماویں نہ کہ ہم سے الٹے دلایل اپنے دعوی کے مانگنے لگیں۔ مولوی عبد المجید صاحب سے اسوقت جو فدیہ پیش ہوا ہے۔ یعنی مولوی المہ دین صاحب لودہیانوی۔ وہ اس بحث کی طرف آتے ہیں نہ آویں گے اس لئے وہ فدیہ و کفارہ قبولیت کی عزت حاصل کرنیوالا نہیں ہے۔

آخر میں ہم یہ بہی اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ مباحثہ مولوی عبد المجید صاحب کا مفصل حال معہ سوال و جواب فریقین کے عنقریب شایع کریں گے جسمیں نہایت بسط کے ساتہہ مولوی صاحب موصوف کی چہٹی مرقومہ ۵ رمئی ۱۹۰۵ء متذکرہ صدر کا جواب بہی مندرج ہوگا۔ مگر اس اشتہار کے جواب آنیکے بعد ہم اس رسالہ کو طبع کرائیں گے تا کہ اس کا جواب الجواب بہی اسمیں آجائے۔ والسلام على من اتبع الهدى

المشتہر

خاکسار حافظ احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ اینڈ کیمبرج مشن۔ دہلی مورخہ ۲۲ رمئی ۱۹۰۵ء۔

پُرانی نوٹ بک میں سے کچھ

جب انسان حجۃ اللہ کے مقام پر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی اس کے جوارح ہو جاتا ہے ما ینطق عن الهوى کے یہی معنے ہیں۔ اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب کہ انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور اسکا وفادار بندہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتہہ اسے کامل صلح ہوتی ہے اسکی کوئی حرکت کوئی سکون اللہ تعالیٰ کے اذن اور امر کی ایک کل ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اسپر ما ینطق عن الهوى کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ مقام کامل اور اکمل طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا۔

مکر کا لفظ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے استعمال کیا ہے پہر یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہی آیا ہے اور براہین احمدیہ میں میرے متعلق بہی ایک الہام ہے مکر کی حد اسوقت تک ہوتی ہے جبتک وہ انسانی تدبیر اور منصوبوں تک ہو لیکن جب انسانی منصوبوں کیطرح نہ ہو تو پہر وہ خارق عادت ہوتا ہی کم نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کفار نے جو منصوبے کئے وہ اسمیں پورے ناکام اور نامراد رہے اور اللہ تعالیٰ نے خارق عادت طریق سے آپ کے وعدہ کے موافق بچا لیا۔

مذہب کبہی سرسبز نہیں ہو سکتا جبتک کہ اسکی روحانیت کا بروز نہ ہو۔ اسلئے ضروری تہا کہ اسلام کے کامیاب اور بامراد ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے اور مدینہ طیبہ میں قبر کے اندر رہے گو مگر میں یہ ماننے کو طیار نہیں ہوں اللہ تعالیٰ نے مجہہ پر یہی ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو قبر میں رکہے گئے وہ ایک پاک دانہ کی طرح رکہے گئے ہیں جس کو بہت سے خوشے لگے ہیں جو اصلها ثابت وفرعها في السماء کا سچا مصداق ہیں۔ اگر کوئی شخص اس امر کو نہیں مانتا تو وہ گویا تسلیم کرتا ہے کہ معاذ اللہ آپ ضایع ہو گئے حالانکہ آپکے برکات اور فیوض کا تو یہاں تک اثر ہوا کہ مدینہ طیبہ کا نام یثرب بہی نہیں رہنے دیا کیونکہ یثرب ہلاک ہونے کو کہتے ہیں۔ میں یقیناً کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجہہ پر اس حقیقت کو کہولدیا ہے کہ آپ مدینہ کی خاک میں اس دانے کیطرح تہے جس سے ہزارہا دانے اگیں۔ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں وہ تعصب اور ضد میں اندہے ہو کر آپکے اس دانہ سے مشابہ سمجہتے ہیں جو معاذ اللہ کرم خوردہ ہو اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت ہے کہ نبی کے اخلاق عادات اور توجہ کسی اور کو بہی دیئے جاتے ہیں جو اسکی اتباع میں اسکی محبت میں کامل طور پر فنا ہو گیا ہو اور ظلی طور پر اس کے کمالات اور خوبیوں کو اپنے اندر جذب کرتا ہو۔ اس صورت میں اس نبی کا حلیہ اسکو دیا جاتا ہے اسوقت اسکا نام اس نبی کا ہو جاتا ہے یہی سر ہے جو انجیل میں لکہا ہے مسیح نہ آئیگا جبتک ایلیا نہ آئے۔ اور دوسرے مقام پر ایلیا کے آنے سے مراد اسکی خو اور طبیعت اور طاقت پر آنے سے لی گئی ہے۔ پس مہدی کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آئیگا اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ظلی اور بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہو گا۔

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قایم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔

اور عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور انکا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بالکل بہول جاوے خدائے واحد کی عبادت ہو۔

میرے ان مقاصد کو دیکہکر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ انہیں یاد رکہنا چاہئے کہ جو کام